قُرَّاۃُ العُیُونِ وَمُفَرِّحُ القَلبِ المَحزُونِ

کا ترجمہ

گنھگاروں کیلئے جھنم کے خطرات

نیکو کاروں کیلئے بشارتیں

مؤلف: الامام فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

تحشیہ و تخریج: مولانا نسیم صدیقی نوری

انجمن ضیاءِ طیبہ

نزد دفتر المؤذن حج وعمرہ سروسز، آدم جی داؤد روڈ، بیٹھادر، کراچی۔

انتساب

رسالہ ہٰذا کو شہدائے عید میلاد النبی ﷺ کے نام سے معنون کیا جاتا ہے جن میں حضرت علامہ مولانا مختار احمد قادری شہید، حضرت صاحبزادہ علامہ فرید الحسنین کاظمی شہید، حافظ محمد تقی شہید، حاجی محمد حنیف بلو شہید، مولانا عباس قادری شہید (سربراہ سنی تحریک)، مولانا افتخار احمد بھٹی شہید، مولانا محمد اکرم قادری شہید، عبدالقدیر عباسی شہید، ذاکر حسین شہید (چیئر مین پاکستان پیرا میڈیکل)، آصف حسین ضیائی شہید (عالمی تنظیم اہلسنّت و جماعت)، مولانا محمد کاشف اشرفی شہید (نائب امیر جماعت اہلسنّت سرجانی ٹاؤن)، مولانا نور محمد بلوچ، مولانا وزیر احمد چشتی، پیر حسام الدین پاشا رحمانی، پیر محمد پیرل، حافظ محمد علی شہید، حافظ محمد احمد شہید، حافظ محمد شہزاد شہید و شہدائے دارلعلوم نعیمیہ و دیگر شہداء شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرما کر اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ایسی شہادت کی موت ہر مسلمان کا مقدر بنائے۔ (آمین)

واسطہ پیارے کا جو کوئی سنی مرے
یوں نہ فرمائیں تیرے شاہد کہ وہ فاجر گیا
عرش پر دھومیں مچیں کہ مومن صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے کہ طیب و طاہر گیا

از نتیجہ فکر امام احمد رضا مجدد، محدث و محقق بریلوی علیہ الرحمۃ

پیش لفظ

الحمد للہ علیٰ احسانہٖ ''انجمن ضیاءِ طیبہ'' گزشتہ دو سال سے مسلک حقہ اہلسنّت و جماعت کی ترویج واشاعت کیلئے خدمت میں مصروف عمل ہے۔ انجمن کی نسبت شیخ العرب والعجم حضرت قطب مدینہ شاہ ضیا الدین قادری مدنی قدس سرہٗ (خلیفۂ اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمۃ) سے معنون ہے۔ انجمن ضیاء طیبہ نے خواص وعوام کی اعتقادی ونظریاتی راہنمائی کیلئے تاحال اہم موضوعات پر محققانہ اور ناصحانہ 32 کتب کی اشاعت کا اہتمام کیا ہے۔ شمسی کلینڈر کے پہلے یوم جمعہ کے موقع پر بعد عشاء الف مسجد کھارادر میں حالات حاضرہ کے مطابق اہم موضوعات پر درس قرآن وحدیث کے اجتماعات بعنوان ''ضیائے قرآن'' منعقد ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کراچی کے مختلف ٹاؤنز میں ''ضیائے قرآن'' کی محافل کا منفرد انداز میں انعقاد کیا جائے گا۔ جس میں درس کے اختتام پر بیان کردہ موضوع پر پہلے سے شائع شدہ کتاب حاضرین میں مفت تقسیم کی جائے گی۔

انجمن ضیاء طیبہ علمائے اہلسنّت سے استفادہ کیلئے درخواست گزار ہے کہ مسلک کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے تصنیف وتالیف میں مشغول ہوں اور اس سلسلے میں عنوانات کے تعین کیلئے اور تصنیفات کی اشاعت کیلئے ہم سے رجوع کریں۔ مدارس کے مہتمم حضرات اور ارباب علم و دانش (وابستگانِ اہلسنّت) کی خدمت میں انتہائی مؤدبانہ التماس ہے کہ آج کے دور میں ادیانِ باطلہ اور گمراہ فرقوں نے میڈیا وار برپا کر رکھی ہے مختلف چینلز پر ملت اسلامیہ کو اعتقادی ونظریاتی طور پر

گمراہ کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں، بدعقیدگی کا زہر ہلاہل جدیدیت کے میٹھے شربت میں گھول کر پلایا جارہا ہے۔ اخبارات، رسائل وجرائد اور ٹی۔ وی۔ چینلز پر مسلّمہ اسلامی عقائد کو چھیڑا جارہا ہے۔ جاہل عالم بن کر، کم عقل دانشور بن کر، کہانی نویس صحافی بن کر بے باکانہ انداز میں کہہ رہے ہیں کہ عقیدہ و جذبہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ ایسے پر آشوب دور میں آپ پر زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ ملت کی راہنمائی کیلئے ہراول دستے کا کردار ادا کریں۔

پیش نظر کتاب ''قرّاۃ العیون'' چوتھی صدی ہجری کے معاون مجدد، عظیم فقیہہ امام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف لطیف ہے اور اس کا ترجمہ حضرت علامہ مفتی غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمۃ نے کیا تھا۔ جسے جدید تبویب کے علاوہ حواشی اور آیات قرآنیہ کی تخریج کے ساتھ مولانا نسیم احمد صدیقی نوری نے ترتیب دیا ہے۔ یہ کتاب یقیناً اپنے قارئین کیلئے نہایت مفید اور علم میں اضافہ کا باعث ہوگی اور معاشرتی برائیوں کے خاتمہ کے لئے اس کا مطالعہ مؤثر ہوگا۔

انجمن کے کاز کے دائرہ کو وسیع کرنے کیلئے آپ حضرات سے ہم مفید آراء وتجاویز کے طلبگار ہیں۔ اپنے سنی بھائیوں اور بہنوں سے استدعا ہے کہ انجمن ضیاءِ طیبہ کیلئے مستقل استقامت اور روز افزوں ترقی کی دعا کیجئے۔ اللہ تعالیٰ سبحانہٗ تمام سنیوں کو شہدائے (رحمہم اللہ) عید میلاد النبی ﷺ کی طرح شہادت کی موت نصیب فرمائے (آمین)

سید اللہ رکھا ضیائی

انجمن ضیاءِ طیبہ

امام الہدیٰ حضرت ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (مصنف کتاب) کا تعارف: مولانا نسیم احمد صدیقی نوری

نام ونسب اور ولادت:۔ حضرت ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ کا اسم گرامی نصر، کنیت ابواللیث اور معروف القاب "امام الہدیٰ" اور "فقیہ" ہے۔"معارف اسلامیہ" "حدائق الحنفیہ" میں نسب، نصر بن محمد احمد ابن ابراہیم مرقوم ہے۔(دائرۃ المعارف الاسلامیہ جلد اول صفحہ ۹۰۴)

بعض محققین نے نام ونسب اس طرح رقم کیا ہے، "نصر بن محمد بن ابراہیم الخطاب السمرقندی التوزی البلخی"

دوسرا قول یہ ہے، "نصر بن محمد بن احمد (یا محمد) بن ابراہیم السمرقندی☆ (الجواہر المضیۃ جلد ۳ صفحہ ۵۴۴۔ کشف الظنون: جلد دوم صفحہ ۱۱۸۷۔ طبقات المفسرین للداودی: جلد دوم صفحہ ۲۴۵۔ الاعلام للزرکلی: جلد ۸ صفحہ ۳۴۸۔)

ارباب علم ودانش میں فقیہ حنفی کے نام سے بھی مشہور ہیں۔ان کی ولادت سمرقند میں ہوئی، جب سمرقند، تاشقند اور بخارا میں تحصیل علم کا شغف قابل دید نی تھا اور طالبان علم دور دراز سفر کر کے مکۃ المکرمہ، مدینۃ المنورہ، بغداد، کوفہ اور بصرہ جا کر وہاں موجود اکابر محدثین وفقہاء کے آگے زانوئے تلمذ بچھاتے تھے۔حضرت ابواللیث سمرقندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ ولادت آپ کے تذکرہ نگاروں نے تحریر نہیں کی ہے تاہم ڈاکٹر زکریا عبدالمجید النوتی مصری نے چوتھی صدی ہجری کے پہلے عشرہ ۳۰۱ھ تا ۳۱۰ھ میں ولادت کی تاریخ کا قیاس کیا ہے۔

لقب:۔ آپ "الفقیہ" لقب سے مشہور ہوئے، اس کی عام وجہ تو یہ ہے کہ علم الفقہ میں مرتبہ عظیمہ پر فائز رہے اور آپ کے ہم عصروں میں کوئی ایک بھی آپ کے مقام تک نہیں پہنچا۔یہ قول شیخ علی محمد معوض، شیخ عادل احمد عبدالموجود مصری اور الدکتور زکریا عبدالمجید النوتی کی طرف منسوب ہے جو کلیۃ اللغۃ العربیہ جامعۃ الازہر میں پروفیسر رہے ہیں۔

انہی تینوں محققین کے مطابق امام ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ اس لقب "فقیہ" سے نہایت محبت رکھتے تھے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ لقب انھیں خواب میں نبی کریم ﷺ نے عطا فرمایا تھا، جب انھوں نے اپنی کتاب "تنبیہ الغافلین" کی تصنیف سے فراغت کے بعد اسے روضۃ النبی ﷺ میں پیش کیا یعنی پڑھا اور پھر رات کو خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے، رسول اکرم ﷺ نے اپنا دست اکرم امام ابواللیث کی طرف بڑھایا، آپ ﷺ کے دست مبارک میں انہی کی تصنیف تھی اور فرمایا! "اے فقیہ اپنی کتاب لو"۔بس اسی دن سے امام ابواللیث علیہ الرحمۃ "فقیہ" کے لقب سے مشہور ہوئے۔(حوالہ: اعلام الاخبار (مخطوطہ) ورقہ ۱۲۶)

دوسرا لقب "امام الھدیٰ" بھی معروف ہے اور یہ لقب آپ سے پہلے حضرت امام اہلسنت ابومنصور الماتریدی رضی اللہ عنہ (وصال ۳۳۳ھ) کو ان کے معاصرین نے دیا تھا، جن کا تجدیدی کارنامہ تیسری صدی ہجری سے متعلق ہے۔دوسری علمی شخصیت کہ جسے "امام الھدیٰ" کہا گیا وہ حضرت امام ابواللیث حنفی علیہ الرحمۃ کی ذات ہے۔(الجواہر المضیۃ جلد ۳ صفحہ ۳۶۰)

تحصیل علم:۔ اپنے والد محمد بن ابراہیم التوزی علیہ الرحمۃ (جو بڑے فاضل اور فقیہ تھے) سے ابتدائی تعلیم حاصل کی امام ابواللیث اپنی تفسیر میں اکثر مقام پر نقل کرتے ہیں کہ "حدثنی ابی" یعنی میں نے اپنے والد سے سنا۔فقیہ ابواللیث علیہ الرحمۃ نے فقہ میں امام ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن محمد بلخی ہندوانی قدس سرہ (وصال ۳۶۲ھ) سے علم کی تحصیل میں مصروف عمل رہے جن کا علمی شجرہ صرف چار واسطوں سے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔جسے مولانا عبدالاول جونپوری (وصال ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء) نے اس طرح بیان کیا ہے۔

"امام ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن محمد بلخی ہندوانی فقیہ، جلیل القدر، فاضل، عارف، خدا پرست زاہد، مذہب حنفی کے بڑے مؤید استاد کامل تھے انھوں نے ابوالقاسم صفار سے، انھوں نے نصیر بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن سماعہ سے، انھوں نے ابو یوسف سے، انھوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ پڑھی اور ابوبکر اعمش سے بھی فقہ پڑھی ہے"۔(مفید المفتی صفحہ ۳۳) دیگر اساتذہ وشیوخ

میں شیخ الحنفیہ الخلیل بن احمد القاضی السجزی، محمد بن الفضل البلخی المفسر رحمہم اللہ اجمعین قابل ذکر ہیں۔حضرت امام ابونعیم اصفہانی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف حلیۃ الاولیاء جلد ۱۰ صفحہ ۲۳۳ پر حضرت محمد بن الفضل البلخی المفسر کے علمی مقام اور زہد وریاضت کا خصوصی تذکرہ کیا ہے۔

مولانا عبدالاول جونپوری، امام ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ والرضوان کی فقاہت اور علمی مقام کے بارے میں رقمطراز ہیں:۔

"کتب فتاویٰ میں ان کی رائے اور اقوال بہت بڑے اعتماد کے ساتھ نقل کئے جاتے ہیں، شرح وقایہ کی کتاب النکاح باب المہر میں بھی آپ کا ذکر ہے"۔(مفید المفتی صفحہ ۳۵)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے بھی فتاویٰ رضویہ میں امام فقیہ ابواللیث علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ وغیرہ سے عبارات نقل کی ہیں۔فقیہ سمرقندی علیہ الرحمۃ علم تفسیر، فقہ، اصول الدین، فلسفہ اور طب کے میدان میں یکتائے زمانہ تھے۔امام سمعانی رحمہ اللہ کہتے ہیں! "ابواللیث سمرقندی اپنے معاصرین میں نہایت کامیاب مناظر کی حیثیت سے مشہور تھے، آپ کا شمار اصحاب امام ابوحنیفہ میں کیا جاتا ہے"۔

علم تفسیر میں آپ کی "تفسیر القرآن المسمّی بہ بحر العلوم" شائع ہو چکی ہے۔امام ابواللیث فقیہ سمرقندی علیہ الرحمۃ کے مشہور تلامذہ درج ذیل ہیں۔

(۱) لقمان بن حکیم الفرغانی (۲) نعیم الخطیب ابو مالک

(۳) محمد بن عبدالرحمٰن الزبیری (۴) ابوسھل احمد بن محمد

(۵) ابوعبداللہ طاہر بن محمد بن احمد بن نصر الحدادی وغیرہا

معارف اسلامیہ کے مقالہ نگار لکھتے ہیں:۔

"ابواللیث نے علوم اسلامیہ کی متعدد شاخوں میں بڑی کامیابی سے قلم اٹھایا، چنانچہ اس کی تصنیفات کو مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک قبول عام حاصل ہوا، جن میں اہم یہ ہیں: (۱) ایک تفسیر، طبع قاہرہ ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء، ۱۸۹۳ء جس کا ابن عرب شاہ (م ۸۵۴ھ/۱۴۵۰ء، ۱۴۵۱ء) نے قدیم

عثمانلی ترکی زبان میں ترجمہ کیا اور اس کے معاصر ابوالفضل موسیٰ الازنیقی نے انفس الجواہر کے نام سے اس ترجمے کی مزید شرح وبسط کی۔ان ترکی تصنیفات کے مخطوطات "عثمانلی" ترکی کے ان قدیم ترین قلمی نسخوں میں شمار ہوتے ہیں جن پر ان کی تاریخ کتابت ہے، (۲) "خزانۃ الفقہ" فقہ حنفی کا ایک مختصر رسالہ، (۳) "مختلف الروایۃ": قدیم حنفی فقہا کے اختلافی عقائد کے☆ (دائرۃ المعارف اسلامیہ کے فاضل جرمن مقالہ نگار J.SCHACHT نے STUDIA ISLAMICA کی جلد اول میں غلو اور افراط وتفریط کا مظاہرہ کیا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ فقہائے احناف یا دیگر طبقات کے فقہا کے درمیان محض معمولات پر اختلاف ہے معتقدات میں اختلاف نہیں۔) بارے میں، اس کے تین نسخے ہیں۔(☆ان تین نسخوں کا تذکرہ ترکی عالم "فواد سزگین" (FUAD SEZGIN) پروفیسر فرینکفرٹ یونیورسٹی نے اپنی "تاریخی کتاب" مطبوعہ لیڈن ۱۹۶۷ء میں کیا ہے، جس کا ترجمہ عربی زبان میں دو جلدوں میں ہوا اور ۱۹۷۱ء میں قاہرہ مصر سے شائع ہوا ہے، مترجمین میں ڈاکٹر محمود فہمی حجازی (کلیۃ الادب بجامعۃ القاہرہ) اور ڈاکٹر فہمی ابوالفضل شامل ہیں۔اسی "تاریخ التراث العربی" جلد دوم صفحہ ۱۰۰ پر مروم ہے کہ اس کا قدیم ترین نسخہ ۱۹۶ اوراق پر مشتمل ہے اور اس پر ۴۵۷ھ کا سال درج ہے۔دوسرا نسخہ، علاء الدین العالم سمرقندی (وصال ۵۵۳ھ/۱۱۵۸ء) کا روایت کردہ ہے جو قاہرہ میں ۴۶۱ اوراق، استنبول میوزیم میں ۲۶۳ اوراق اور برٹش میوزیم میں ۲۱۸ اوراق پر مشتمل موجود ہے۔تیسرا نسخہ، علامہ صفی الدین عمر حنفی کے حواشی کے ساتھ مکتبہ جامعہ استنبول اور مکتبۃ الخالد بیت المقدس میں موجود ہے)

(۴) "المقدمۃ فی الصلوٰۃ": فریضۂ نماز پر، جس کی متعدد شرحیں لکھی گئیں۔

(۵) "تنبیہ الغافلین" اور (۶) "بستان العارفین" یہ دونوں کتابیں اخلاق اور تقویٰ کے موضوع پر لکھی گئیں اور متعدد بار چھپ چکی ہیں۔

(۷) "عقیدہ" سوال وجواب کی شکل میں (طبع جین بول، لیڈن JUYNBOLL LEIDEN ۱۸۸۱ء صفحات ۲۱۵ اور ۲۶۷) مع شرح از محمد بن عمر النووی (وصال

۱۳۰۵ھ/۱۸۸۸ء کے بعد)، بعنوان "قطر الغیث" (براکلمان: تکملہ ۲:۸۱۴، C.H.BECKER ۱۹۱۱ء) یہ کتاب کئی بار چھپی ہے اور اس کے "ملائی اور "جاوی" زبانوں میں بین السطور ترجمے بھی موجود ہیں۔ یہ "عقیدہ" مستند ہے اس سے مذہب کے بارے میں مقبول عام حنفی خیالات کی ترجمانی ہوتی ہے STUDIA ISLAMICA، جلد اول بحوالہ دائرۃ المعارف الاسلامیہ، اردو، جلد اول ص ۹۰۴) امام ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمۃ کی مکمل تصنیفات کا تذکرہ "دائرۃ المعارف الاسلامیہ" کے فاضل مقالہ نگار نے نہیں کیا ہے۔ "تاریخ التراث العربی" کی دوسری جلد صفحہ ۹۷ تا ۱۰۱ میں آپ کی ۲۴ تصنیفات کا ذکر ملتا ہے۔

فہرست تصانیف:۔

(۱) تفسیر القرآن (بحر العلوم) (۲) خزانۃ الفقہ
(۳) الفتاوی من اقاویل المشائخ (۴) مختلف الروایۃ
(۵) عیون المسائل فی الفروع (۶) فتاوی النوازل فی الفروع
(۷) المقدمۃ فی الصلوۃ (اس کتاب کی دس سے زائد شروحات لکھی گئی ہیں جن کے لکھنے والے اپنے وقت کے جلیل القدر فقہاء وعلماء تھے، یہ شروحات غیر مطبوعہ ہیں، کاش کوئی اشاعت کا اہتمام کرے۔
(۸) بیان عقیدۃ الاصول (۹) بستان العارفین
(۱۰) تنبیہ الغافلین (۱۱) اسرار الوحی
(۱۲) قراۃ العیون و مفرح القلب المحزون (اسی کتاب کا ترجمہ آپ کے ہاتھ میں ہے)
(۱۳) شروح الفقہ الاکبر لابی حنیفہ (علیہ الرحمہ)
(۱۴) دقائق الاخبار فی ذکر الجنۃ والنار
(۱۵) تاسیس الفقہ (۱۶) شرع الاسلام
(۱۷) المعارف فی شرح الصحائف

(۱۸) تاسیس النظر (المختلف بین اصحاب الفقہ)
(۱۹) رسالہ المعرفۃ والایمان (۲۰) رسالۃ فی الحکم
(۲۱) قوت النفس فی معرفۃ الارکان الخمس
(۲۲) تحفۃ الانام فی مناقب الائمۃ الاربعۃ الاعلام
(۲۳) اللطائف من صحیح البخاری (۲۴) رسالۃ فی الفقہ

ڈاکٹر زکریا عبدالمجید النوتی، مصری، الشیخ علی محمد معوض اور الشیخ عادل احمد عبدالموجود صاحبان نے درج ذیل کتب کا تذکرہ بھی کیا ہے۔

(۲۵) المبسوط فی فروع الفقہ الحنفی (۲۶) النوادر المقیدۃ
(۲۷) شرح الجامع الکبیر والجامع الکبیر لمحمد بن الحسن الشیبانی
(۲۸) شرح الجامع الصغیر والجامع الصغیر لمحمد بن الحسن الشیبانی
(۲۹) مقدمۃ فی بیان الکبائر والصغائر
(مقدمۃ التحقیق، حیاۃ ابی اللیث السمرقندی وآثارہ تفسیر القرآن بحر العلوم جلد اول صفحہ ۱۲)

وصال:۔ امام فقیہہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ اور سال وصال مختلف بیان کئے جاتے ہیں۔ علامہ الداودی نے طبقات المفسرین جلد دوم صفحہ ۳۴۶ پر منگل کی شب، ۱۱ جمادی الاخرۃ ۳۹۳ھ صاحب الطبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ نے سال وفات ۳۸۳ھ لکھا ہے۔ الجواہر المضیئۃ جلد ۳ صفحہ ۱۹۶ پر ۳۷۳ھ لکھا ہے۔ تاج التراجم جلد ۳ صفحہ ۲۲۴ پر ۳۷۵ھ سال وفات درج ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون جلد دوم صفحہ ۱۱۸۷ پر ۳۷۶ھ/۳۸۳ھ اور ۳۷۵ھ لکھا ہے۔ جب کہ معجم المؤلفین میں علامہ الداودی کے رقم کردہ سال وفات ۳۹۳ کی تائید کی گئی ہے۔ تاریخ التراث العربی کی جلد دوم صفحہ ۹۷ پر ۳۷۳ھ بمطابق ۹۸۳ء اور ۳۷۵ھ نیز ۳۹۳ھ لکھا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وفات ۳۷۳ھ تا ۳۹۳ھ کے مابین ہے۔

تعارف مترجم حضرت علامہ مفتی حکیم سید غلام معین الدین نعیمی رحمہ اللہ علیہ

ازقلم:۔ مولانا نسیم احمد صدیقی نوری

امام ابواللیث سمرقندی رضی اللہ عنہ کی پیش نظر کتاب "قراۃ العیون ومفرح القلب المحزون" کا اردو ترجمہ حضرت استاذ العلماء علامہ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمہ والرضوان نے غالبا آج سے پچاس برس قبل بعنوان "سرور خاطر" تحریر فرمایا تھا اتنا عرصہ گذر جانے کے باوجود آج بھی ترجمہ کی مقبولیت میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ کثیر تعداد میں چھپ چکا ہے۔

حضرت علامہ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی رحمہ اللہ تعالی علیہ کا تعلق خاندان سادات سے ہے، آپ کے مورث اعلیٰ حضرت سید خدا بخش صاحب مجددی چشتی فخری قدس السرہ العزیز کا کا خیل سادات کے مشہور ومعروف اور صاحب کشف وکرامت ولی اللہ تھے۔ اسی خاندان میں ایک صوفی بزرگ حضرت سید صابر اللہ شاہ چشتی نظامی اشرفی نعیمی کے گھر واقع مراد آباد (یو پی انڈیا) میں ۱۴، جمادی الاول ۱۳۴۲ھ بمطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۲۳ء کو مفتی سید غلام معین الدین نعیمی کی ولادت ہوئی۔ والد گرامی کی سلسلہ چشتیہ میں بیعت ارادت تھی اور انھیں سلطان الھند خواجہ خواجگان حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ تعالی عنہ سے نہایت درجہ محبت وعقیدت تھی اسی بنا پر اپنے بیٹے کا نام "غلام معین الدین" رکھا۔

صوفی سید صابر اللہ شاہ چشتی علیہ الرحمہ نے اپنے بیٹے کو حصول تعلیم کے لئے صدر الافاضل بدر الاماثل حضرت مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی قدس السرہ کے ادارہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں داخل کرادیا۔ سید غلام معین الدین نہایت ذہین اور اعلی بصیرت کے مالک تھے۔ اسی وجہ سے جامعہ کے شیخ الحدیث تاج العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عمر نعیمی رحمہ اللہ علیہ (والد گرامی علامہ مفتی محمد اطہر نعیمی مدظلہ) نہایت شفقت سے پیش آتے اور ان کی تعلیم پر خصوصی توجہ دیتے۔ لائق و فائق اساتذہ کی تدریس وتعلیم اور صدر الافاضل کی خصوصی نگرانی کے باعث تکمیل درس نظامی سے قبل ہی عربی میں استعداد ومہارت ایسی پیدا ہوگئی تھی، کہ جامعہ نعیمیہ میں اپنے اساتذہ اور طلباء کے

سامنے عربی زبان میں تقریر کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۱۹۴۰ء میں حضرت صدر الافاضل علیہ الرحمہ نے اپنی تفسیر "خزائن العرفان" کو دوبارہ چھپوانے کا ارادہ کیا تو ترجمہ وتفسیر کے اصل مسودات کی تصحیح کا کام سید غلام معین الدین نعیمی کے سپرد فرمایا۔ دوران تعلیم ہی حضرت علامہ مفتی سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ کے حکم سے علم طب بھی حاصل کیا، ۱۹۴۲ء میں طبیہ وہاجیہ کالج لکھنؤ سے "الحکیم الفاضل" کی سند حاصل کرلی، اس کے ساتھ ہی درس نظامی کی تکمیل بھی ہوگئی۔

تحریک پاکستان میں آل انڈیا سنی کانفرنس کے مرکزی دفتر کے منصرف ومنتظم کے طور پر کام انجام دیئے۔ تمام مراسلات ومواصلات، تحصیل وترسیل زر کے ذمہ دار رہے۔ صدر الافاضل علیہ الرحمہ کے تحریکی وتنظیمی تحریک حصول پاکستان کے اہم ترین دو سنگ میل ہیں اول قرارداد لاہور کی منظور کے لئے بہت بڑا عوامی اجتماع ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء میں (مینار پاکستان) لاہور میں منعقد ہوا۔ جب کہ دوسرا سنگ میل بنارس میں آل انڈیا سنی کانفرنس ۱۹۴۶ء میں برصغیر کے علماء ومشائخ کثیر تعداد میں شریک ہوئے اور مطالبہ پاکستان کے لئے مسلم لیگ کی حمایت کی۔ اس آل انڈیا سنی کانفرنس کے انتظامات میں غلام معین الدین نے تاج العلماء کے ساتھ شریک رہے۔ اس طرح غیر منقسم ہندوستان کے طول وعرض بنگال سے پنجاب اور بمبئی تا خیبر تحریک پاکستان کے لئے کام کیا۔

۱۹۵۰ء میں آپ پاکستان تشریف لے آئے۔ لاہور کو اپنا مسکن بنایا۔ غازی کشمیر علامہ ابوالحسنات قادری علیہ الرحمہ نے آپ کو جمعیت علماء پاکستان کا نائب ناظم مقرر فرمایا، اسی دوران جمعیت کے ترجمان اخبار ہفت روزہ "الجمعۃ" کی اشاعت کی ذمہ داری بھی آپ ہی کے سپرد رہی۔ آپ صاحب قلم وقرطاس تھے علی وجہ البصیرت آپ نے کئی مضامین لکھے۔ نیز ترجمہ کتب کی جانب بھی توجہ فرمائی۔ حضرت علامہ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی شہرہ آفاق کتاب "مدارج النبوۃ" کی دونوں جلدوں کو آسان اردو میں ترجمہ کیا جب کہ اصل کتاب فارسی میں تھی۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کی عظیم تصنیف "کشف المحجوب" کا بھی ترجمہ کیا۔امام ابواللیث سمرقندی کی پیش نظر کتاب کا ترجمہ کرنے کے علاوہ بہ روایت حضرت علامہ عزیز احمد بدایونی علیہ الرحمہ "مواہب اللدنیہ" کا بھی ترجمہ کیا تھا۔حضرت صدرالافاضل کی حیات پر کتاب "حیات صدرالافاضل" بھی ترتیب دی۔لاہور سے ہفت روزہ "سواد اعظم" جاری کیا۔

آپ اپنے مطب میں غرباء کا مفت علاج کیا کرتے تھے۔آپ سچے عاشق رسول، بے باک ونڈر راہنما اور عالم باعمل تھے،مگر افسوس اسلامیان پاک وہند نے ان کی قدر نہ کی۔محض ۴۸ سال کی عمر میں ۱۲ جمادی الاخری ۱۳۹۱ھ بمطابق ۱۴ اگست ۱۹۷۱ء بروز بدھ دن کے تین بج کر تین منٹ پر وصال ہوگیا۔(اناللہ وانا الیہ راجعون) میانی صاحب قبرستان لاہور میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ کے چھوٹے بھائی غلام قطب الدین نے تاریخ وصال یہ لکھی:

(۱) ضیاء نعیمیت ۱۳۹۱ھ

(۲) منعم زمانہ حکیم سید غلام معین الدین نعیمی ۱۹۷۱ء

آپ کے والد ماجد نے تاریخ وصال یوں کہی:

این ندا از غیب آمد صابر محزوں بگو
قصر فردوسی بیا بدآں معین الدین شاہ
۱ ۳ ۹ ۱ ھ

ماخوذ:۔

☆ علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی (۱) تذکرہ اکابر اہلسنت

☆ محقق اہلسنت حضرت محمد صادق قصوری مدظلہ العالی (۲) تذکرہ اکابر تحریک پاکستان

☆ پروفیسر محمد اسلم (۳) وفیات مشاہیر پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد اللہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین ولا عدوان الاعلی الظالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد و علی الہ وصحبہ اجمعین

باب اول
تارک نماز کی سزا

اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا (پارہ ۵،سورۃ النساء،آیت ۱۰۳)

ترجمہ:۔بلاشبہ مسلمانوں پر نماز مقررہ وقت کی فرض کی گئی ہے۔

واتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا (پارہ ۱۶،سورۃ المریم،آیت ۵۹)

اور جونفسانی خواہشوں کا پیرو ہوا وہ غی میں ڈالا جائے گا۔

فویل للمصلین الذین ھم عن صلوتھم ساھون (پارہ ۳۰،سورۃ الماعون،آیت ۴۔۵)

تو ویل ان نمازیوں کے لئے ہے جو اپنی نمازوں میں سستی کرنے والے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ "ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم بھی پناہ مانگتی ہے اور یہ جگہ اپنے وقت سے نمازوں کی تاخیر کرنے والوں کے لئے ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!"مابین المسلم والمشرک الاترک الصلوٰۃ فاذا ترکھا ای حجدھا کان کافرا"مسلمان ومشرک کے درمیان ترک نماز ہی کا فرق ہے تو جب مسلمان نے نماز ترک کردی۔یعنی اس کا انکار کردیا،تو کافر ہوگیا۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے،آپ نے فرمایا!"جس نے نماز کے معاملہ میں سستی برتی، اللہ تعالیٰ اسے پندرہ قسم کی سزا دے گا۔ان میں سے چھ تو دنیا میں،تین موت کے وقت،تین قبر میں

اور تین قبر سے نکلنے کے بعد دے گا۔وہ چھ قسم کی سزائیں جو دنیا میں دی جائیں گی۔ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر سے برکت زائل فرمادے گا۔دوم یہ کہ صالحین ونیکوکاروں کے چہروں کی چمک دمک کو اس کے چہرے سے چھین لے گا سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے کسی عمل کا اجر وثواب نہیں دے گا۔ چہارم یہ کہ اس کی کوئی دعا حق سبحانہ وتعالیٰ آسمان تک بلند نہ ہونے دے گا پنجم یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں لوگوں کے سامنے ذلیل وخوار کرے گا۔ششم یہ کہ اس کے لئے صالحین کی دعاؤں میں کوئی حصہ نہ ہوگا اور وہ تین قسم کی سزائیں جو موت کے وقت اسے پہنچیں گی،ایک یہ ہے کہ ذلت کے ساتھ اس کی موت ہوگی،دوم یہ کہ بھوکا مرے گا۔سوم یہ کہ پیاسا مرے گا۔اگر چہ اسے ساری دنیا کے دریاؤں کا پانی پلا دیا جائے اور وہ تین قسم کی سزائیں جو اسے قبر میں ملیں گی۔ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو تنگ کردے گا اور اسے قبر خوب شدت کے ساتھ بھینچے گی،یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہوجائے گی۔دوم یہ کہ اس کی قبر میں اس پر آگ جلائی جائے گی۔اور دن رات اسے اس پر الٹ پلٹ کیا جاتا رہے گا۔سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ قبر میں اژدھا اس پر مسلط کرے گا جس کا نام "الشجاع الافرع" ہے اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی۔اور اس کے ناخن لوہے کے اور ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہوی اور وہ اس سے کہے گا کہ میں "الشجاع الافرع" ہوں،اور اس کی آواز بجلی کی کڑک کی مانند ہوگی،وہ کہے گا۔مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے نماز صبح کی ترک پر صبح سے ظہر تک مارلگاؤں اور نماز ظہر کے ترک پر ظہر سے عصر تک مارلگاؤں اور نماز عصر کی اضاعت پر عصر سے مغرب تک اور نماز مغرب کی اضاعت پر مغرب سے عشاء تک،اور نماز عشاء کے اضاعت پر عشاء سے صبح تک مار لگاؤں گا اور جب بھی وہ مار لگائے گا تو مردہ زمین میں ستر گز تک دھنس جائے گا۔پھر اژدھا اپنے ناخنوں کو زمین میں داخل کرکے اسے نکالے گا تو اس پر یہ عذاب قیامت تک مسلسل ہوتا رہے گا۔فنعوذ باللہ من عذاب القبر اور وہ تین قسم کی سزا جو قبر سے اٹھتے وقت ہوگی۔ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کا ایک بادل اس کے چہرہ کے سامنے مسلط کرے گا جو جہنم کی طرف ہنکا کرے جائے گا۔دوم

یہ کہ حساب کے وقت اللہ تعالیٰ چشم غضب سے اس کی طرف نظر فرمائے گا اور اس کے چہرہ سے گوشت جھڑ جائے گا۔سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے ایسا شدید حساب لے گا جس سے زیادہ اس پر طویل ومدید اور کوئی شدت نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دے گا وہ کتنا برا ٹھکانا ہے"۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا!"نماز تمہاری میزان ہے اور وہی تمہارے وزن کی منتہی ہے۔ اگر وزن میں پورے اترے تو تمہاری نجات اور اگر کم ہوئے تو تم پر عذاب ہے"۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا!"جس نے فجر کی نماز ۴۰ دن تک جماعت کے ساتھ اس شان سے پڑھی کہ ایک رکعت بھی اس نے فوت نہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آتش جہنم سے برات لکھ دے گا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!"جس نے نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھی پھر طلوع آفتاب تک ذکر الٰہی میں مشغول بیٹھا رہا تو اللہ تعالیٰ فردوس اعلیٰ میں اس کے لئے محل تیار فرمائے گا ایک روایت میں ہے کہ ستر محل تیار ہوں گے اور ہر محل کے سونے اور چاندی کے ستر دروازے ہوں گے"۔

سید عالم رحمت مجسم ﷺ نے فرمایا!"بلاشبہ نماز کی مثال اس نہر جاری کی مانند ہے جو تم میں سے کسی کے دروازے کے آگے بہہ رہی ہو اور اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو یہاں تک کہ اس پر میل کا ذرہ تک نہیں رہتا۔حضور نے فرمایا یہی حالت نماز کی ہے کہ نماز گناہوں کے میل کو دھوڈالتی ہے"۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا!"جس نے پانچوں نمازوں کی اس کے وضو،اس کے اوقات،اور اس کے رکوع وسجود کے ساتھ مواظبت وہیشگی کی،اور وہ جانتا ہو کہ نماز اللہ سبحانہ تعالیٰ کا حق ہے،تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آتش جہنم پر حرام فرمادے گا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!"جس نے نمازوں کی محافظت کی تو اس ے لئے روز

قیامت، نجات اور نور و برہان ہوگا، اور جس نے نمازوں کی محافظت نہ کی تو روز قیامت اس کے لئے نہ نجات ہوگی اور نہ نور و برہان ہوگا"۔

رحمت للعالمین ﷺ نے فرمایا! "مسلمانو تم میں سے کوئی شخص اپنی پیشانی سے اس مٹی کے اثر کو نہ صاف کرے، جو نماز میں سجدے سے لگی ہو، کیوں کہ جب تک نماز کے سجدے کا نشان اس کے چہرے اور پیشانی پر رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت مانگتے رہتے ہیں"۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی روح مبارک ابھی گنجینہ صدر میں ہی تھی کہ آپ نے فرمایا! "میں تمہیں نماز اور تمہارے غلاموں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں اور اس وصیت کی برابر تاکید فرماتے رہے یہاں تک کہ سلسلہ کلام مبارک منقطع ہوگیا"۔

نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا! "جو کوئی قصداً ایک فرض نماز چھوڑے تو اللہ تعالیٰ جہنم کے دروازہ پر اس کا نام لکھ دیتا ہے کہ فلاں کا جہنم میں داخلہ لازم ہوگیا"۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم دعا مانگو کہ اللھم لاتدع فینا شقیا ولا محروما "اے خدا ہم میں کسی بدبخت وشقی اور محروم کو نہ رہنے دے"۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو کہ شقی و محروم کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ہمیں معلوم نہیں فرمایا! "شقی محروم تارک الصلوٰۃ ہے اس لئے کہ اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "بے عذر تارک صلوٰۃ کی نہ توحید قبول ہے اور نہ امانت، نہ صدقہ، نہ روزہ اور نہ شہادت اور اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور تمام رسول اس سے بیزاری کا اظہار فرماتے ہیں"۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا! "بلا عذر نماز کے چھوڑنے والے پر اللہ تعالیٰ نظر نہیں فرماتا اور نہ اس کا تزکیہ فرماتا ہے، اس کے لئے دردناک عذاب ہے۔ مگر یہ کہ توبہ کرے، اور اللہ سبحانہ کی طرف رجوع کرے تو حق تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے"۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا! "میری امت کے دس لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ روز قیامت اظہار ناراضگی فرمائے گا اور ان کو جہنم کی جانب لے جانے کا حکم دے گا اور ان کے چہرے بغیر گوشت کے ہڈیوں کا خول ہوگا استفسار کیا گیا یارسول اللہ یہ کون کون لوگ ہیں؟ فرمایا، بوڑھا زانی، گمراہ پیشوا، شراب خور، والدین کا نافرمان، چغلخور کے ساتھ چلنے والا یا چغلخور، جھوٹی گواہی دینے والا زکوٰۃ نہ دینے والا، سودخور، ظالم اور تارک نماز، مگر یہ کہ تارک نماز کے لئے عذاب دوگنا ہوگا، اور قیامت میں اس حال میں اٹھے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کی طرف بندھے ہوں گے اور فرشتے اس کے چہرے، اس کی پشت اور اس کی کوکھ میں مارتے ہوں گے، اور جنت اس سے کہے گی، نہ تو مجھ سے ہے اور نہ میں تجھ سے ہوں، اور جہنم کہے گا میں تجھ سے ہوں اور تو مجھ سے ہے، اور تو میری اہل سے ہے میرے قریب ہو جا، تو قسم ہے، اللہ عزوجل کی یقیناً میں تجھے شدید ترین عذاب دوں گا اس وقت اس کے لئے جہنم کا دروازہ مکمل ہو جائے گا اور وہ تیز رفتار تیر کی مانند اس کے دروازہ میں داخل ہوگا اور اس کے دماغ پر ہتھوڑے مارے جائیں گے اور جہنم کے اس نچلے درجہ میں ہوگا، جس میں فرعون، ہامان اور قارون ہوں گے"۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا! "تارک نماز کو زکوٰۃ دینا حلال نہیں، نہ اسے پناہ دو، اور نہ اپنے پاس بٹھاؤ، کیوں کہ اس پر آسمان سے لعنت اترتی ہے"۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا! "میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے پاس موت آئی، اور وہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا تھا۔ تو والدین کے حسن سلوک نے اس سے سکرات موت کو دور کر دیا، اور میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر عذاب قبر مسلط کیا گیا ہے تو اس کا وضو آیا اور اس نے اسے اس سے نجات دلا دی، اور میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اسے زبانیہ یعنی دوزخ کے فرشتوں نے پریشان کر رکھا تھا تو اس وقت ذکر حق سبحانہ وتعالیٰ کے وہ فرشتے آئے جن کا وہ دنیا میں حق سبحانہ کی تسبیح اور ذکر کرتا تھا۔ انہوں نے ان سے اسے رستگاری دلائی، اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا کہ عذاب کے فرشتے اسے

گھیرے ہوئے تھے۔ تو اس کی نماز آئی اور اسے چھڑا لے گئی، اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا جس کی زبان پیاس سے باہر نکل پڑ رہی تھی۔ جب بھی وہ حوض کی طرف آتا تو ہجوم پانی تک پہنچنے نہ دیتا۔ اس وقت اس کا روزہ اس کے پاس آیا اور اسے پانی سے سیراب کیا، اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص کھڑا دیکھا، اور انبیاء کرام گرداگرد بیٹھے ہیں، جب بھی وہ اس حلقہ کے قریب آتا۔ تو اسے دور کر دیتے ہیں، اس وقت اس کا وہ غسل جو جنابت کے بعد نماز کے لئے کرتا تھا آیا اور اسے میرے پہلو میں لاکے بٹھا دیا، اور میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا جس کے آگے بھی تاریکی ہے اور اس کے داہنی طرف بھی تاریکی ہے اور اس کے بائیں طرف بھی تاریکی ہے اور اس کے اوپر بھی تاریکی ہے اور اس کے نیچے بھی تاریکی ہے۔ اس وقت اس کا حج آیا اور اسے ان تاریکیوں سے نکال کر نور میں داخل کر دیا، اور میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں سے بات کرتا ہے مگر مسلمان اس سے بات نہیں کرتے، اس وقت اس کا صلہ رحمی آیا اور کہا کہ اے مسلمانو! اس سے بات کرو، کیوں کہ یہ صلہ رحمی کرتا تھا۔ پھر مسلمان اس سے بات کریں گے اور اس سے مصافحہ سلام کریں گے، اور میں نے اپنی امت کا ایک شخص دیکھا کہ وہ آتش جہنم اور اس کی گرمی و شراروں کو اپنے منہ سے ہٹاتا ہے اس وقت اس کا صدقہ آیا اور اس کے چہرہ پر پردہ بن کر اس کے سر پر سایہ فگن ہوگیا اور آتش جہنم سے اسے محفوظ کر لیا"۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا! جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام "لملم" ہے اس میں سانپ ہیں۔ ہر سانپ اونٹ کی گردن کی مانند ہے اور اس کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت کی برابر ہے اس وادی میں تارک صلوٰۃ کو ڈستا ہے جس سے اس کا زہر اس کے جسم پر ستر سال تک جوش مارتا ہے اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام "جب الحزن" ہے اس میں بچھو ہیں ہر بچھو سیاہ خچر کی مانند ہے اس کے ستر ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے وہ تارک صلوٰۃ کو ایک مرتبہ ڈنک مارتا ہے تو اس کا زہر اس کے سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے اور اس کے زہر کی گرمی ایک ہزار سال تک رہتی ہے، اس کے بعد اس کی ہڈیوں سے گوشت جھڑتا ہے اور اس کی شرمگاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے

اور تمام جہنمی اس پر لعنت بھیجتے ہیں" (نعوذ باللہ من النار) تو اے ضعیف و ناتواں بندے! جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے تجھ پر توبہ لازم ہے اور جان لو کہ حق تعالیٰ کی رضا بلاشبہ واضح و روشن ہے۔

باب دوم
شرابی کی سزا

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ شراب پر اور اس کے بیچنے والے، اور اس کے پینے والے اور اس کے خریدنے والے پر لعنت بھیجتا ہے"۔ حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا "روز قیامت شراب پینے والے کو سیاہ منہ دھنسی آنکھیں اور اس کی زبان اس کے سینہ پر لٹکی ہوئی حالت کے ساتھ لایا جائے گا اور خون کی مانند اس کے منہ سے لعاب بہتا ہوگا اور روز قیامت تمام لوگ اسے پہچان لیں گے۔ لہٰذا نہ اسے سلام کرو، اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت و مزاج پرسی نہ کرو، اور جب وہ مرجائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھو، ☆ کیوں کہ وہ اللہ سبحانہ، کے نزدیک بت پرست کی مانند ہے"۔

سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "ہر نشہ والی چیز خمر یعنی شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے، تو جو دنیا میں شراب پیئے گا اللہ تعالیٰ روز آخرت جنت میں جنتی شراب حرام فرما دے گا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین شخصیتوں کو جنتی خوشبو نہ پہنچے گی، حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے۔ ایک عادی شراب خوار، دوسرا والدین کا نافرمان تیسرا زناکار، اگر وہ توبہ نہ کرے"۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا! "شرابی اپنی قبر سے مردار کی سڑاند کے ساتھ اٹھے گا۔ صراحی اس کی گردن میں لٹکی ہوگی، اور جام اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کے جسم میں سانپ اور بچھو بھرے

(☆ معاشرتی بائیکاٹ کہا جائے تاکہ وہ راہ راست پر آجائے اور ار شرابی حرمت شراب کا انکار کرتا ہے تو گویا نص قطعی (قرآن) کا انکار کرتا ہے اس عمل کو ارتداد فی الدین کہتے ہیں لہذا مرتد کا حکم ہوگا اور مرتد پر نماز جنازہ نہیں پھی جائے گی نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا۔ احقر نسیم صدیقی)

ہوں گے۔اسے آتش دوزخ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی۔جس سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا اور اس کی قبر جہنم کا ایک گڑھا ہے جو فرعون وہامان کے قریب ہے"۔

بروایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ فرمایا!"جس نے شراب خور کو ایک لقمہ کھلایا تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر سانپ اور بچھو مسلط کرے گا اور جس نے اس کی کوئی حاجت پوری کی بلاشبہ اس نے اسلام کو گرانے میں اعانت کی اور جس نے اسے قرض دیا بلاشبہ اس نے مسلمان کے قتل کرنے میں مدد کی،اور جس نے اسے اپنے پاس بٹھایا اللہ تعالیٰ اسے ایسا اندھا اٹھائے گا جس کی کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو شراب خوری کرے اس کا نکاح نہ کرو۔ اور اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی مزاج پرسی کبھی نہ کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حقیقت یہ ہے کہ کوئی شراب نہیں پیتا مگر یہ کہ وہ توریت انجیل،زبور،قرآن اور حق تعالیٰ کی نبیوں پر نازل کردہ تمام کتابوں کے ساتھ کفر کرتا ہے اور جو شراب کو حلال جانتا ہے وہ مجھ سے بیزاری کرتا ہے اور میں اس سے بیزاری کرتا ہوں،اللہ تعالیٰ اپنے عزت وجلال کی قسم کے ساتھ فرماتا ہے کہ جس نے دنیا میں شراب پی وہ روز قیامت شدید پیاس میں مبتلا ہوگا،اور اس کا دل پھٹکتا ہوگا،اور وہ اپنی زبان اپنے سینہ پر نکالے ہوگا،اور جس نے میری خوشنودی کی وجہ سے ترک کیا میں اسے روز قیامت مقدس دن میں اپنے عرش کے نیچے جنت کی شراب پلاؤں گا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب شراب کا ایک گھونٹ پیتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے،اور جب دوسری مرتبہ پیتا ہے تو اس سے ملک الموت نفرت کے ساتھ بیزاری کرتے ہیں،اور جب تیسری مرتبہ پیتا ہے تو اس سے رسول اللہ ﷺ بیزار ہو جاتے ہیں اور جب چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو حفظہ یعنی کراماً کاتبین اس سے بیزار ہو جاتے ہیں،اور جب پانچویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے جبریل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں،اور جب چھٹی مرتبہ پیتا ہے تو اس سے اسرافیل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں،اور جب ساتویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے میکائیل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں،اور جب آٹھویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے ساتوں آسمان بیزار ہو جاتے ہیں،اور جب نویں مرتبہ پیتا

ہے تو اس سے تمام اہل آسمان بیزار ہو جاتے ہیں،اور جب دسویں مرتبہ پیتا ہے تو اس پر جنت کے تمام دروازے بند ہو جاتے ہیں،اور جب گیارہویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے حاملین عرش بیزار ہو جاتے ہیں،اور جب تیرہویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے کرسی بیزار ہو جاتی ہے،اور جب چودہویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے حق تعالیٰ جل وعلیٰ بیزار ہو جاتا ہے،اور جس سے تمام انبیاء وملائکہ علیہم السلام بیزار ہوں اور اس سے رب العلمین بھی بیزار ہو،تو وہ بلاشبہ نافرمانوں کے ساتھ جہنم میں ہلاک ہوگا اور حق سبحانہ وتعالیٰ جہنم میں اسے آگ کا پیالہ پلائے گا جس سے اس کی آنکھیں نکل پڑیں گی اور ہڈیوں سے تمام گوشت وپوست جھڑ جائے گا اور جب وہ اس پیالہ کو پئے گا تو اس کے پیٹ کی تمام آنتیں کٹ کٹ کر اس کی شرمگاہ کی راہ نکل پڑیں گی۔افسوس ہے شراب پینے والے پر کہ وہ کس طرح عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا"۔

حضرت اسماء بنت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ "میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس کے پیٹ میں شراب گئی،اللہ تعالیٰ اس کی جانب سے کوئی نیکی چالیس دن تک قبول نہ فرمائے گا۔اور اگر وہ چالیس دن تک اپنے حال پر قائم رہا اور اس نے توبہ نہ کی اور چالیس دن کے اندر اندر مر گیا۔تو وہ کافر مرا اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والا ہے اور اگر وہ عادی شرابی ہے۔تو اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اسے "طینۃ الخبال" پلائے۔صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ "طینۃ الخبال" کیا ہے؟ فرمایا "وہ جہنمیوں کی پیپ،لہو اور کچ لہو ہے"۔☆

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا!"جب کوئی شرابی مرے تو اسے دفن کر دو،پھر اس کی قبر کھول کر دیکھو۔اگر تم اس کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا نہ پاؤ تو مجھے قتل کر دینا"۔کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ "جب کوئی چار مرتبہ شراب پی لیتا ہے تو حق سبحانہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے اور "سجین" میں اس کا نام لکھ دیتا ہے تو اس سے نہ روزہ قبول کیا جاتا ہے،نہ نماز نہ صدقہ، مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے۔اب اگر توبہ کر لی تو بہتر ہے ورنہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ کتنا برا ٹھکانا

(☆گندا خون)

ہے"۔

حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ "زانی اور شرابی جہنم کی طرف قیامت تک گھسیٹے جاتے رہیں گے۔پھر جب وہ جہنم کے قریب ہو جائیں گے تو ان کے لئے جہنم کے دروازے کھل جائیں گے اور دوزخ کے فرشتے لوہے کے گرزوں سے اس کا استقبال کریں گے اور جہنم کے دروازہ میں دنیاوی دنوں کی گنتی کے برابر ان کو مار لگائیں گے۔اس کے بعد ان کو جہنم میں ان کے ٹھکانوں کی طرف دھکیلیں گے،تو جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ ہوگا۔ جہاں بچھو ڈنک نہ مارے،اور سانپ اس کے سر پر نہ ڈسے۔چالیس سال تک یہی ہوتا رہے گا لیکن ہنوز وہ اپنے ٹھکانے تک نہ پہنچ سکے گا پھر آگ کی لپٹ اسے سر کے بل اٹھائے گی،اس وقت دوزخ کے فرشتے اس پر مار لگائیں گے تو وہ آگ کے گڑھے میں گر پڑے گا جب بھی اس کے جسم کی کھال جل جائے گی،تو ہم اسے دوسری کھال سے بدل دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھے۔اس کے بعد اسے شدید قسم کی پیاس لگے گی،وہ چلائے گا۔ہائے پیاس لگی ہے ہمیں ایک گھونٹ پانی دو اس وقت دوزخ کے عذاب پر مقررہ فرشتے کھولتے اور جوش مارتے پانی کا پیالہ سامنے کریں گے،جب شرابی اسے پیئے گا،تو اس کے چہرے کا گوشت گر پڑے گا،جب یہ "ماءِ حمیم" اس کے پیٹ میں پہنچے گا،تو وہ اس کی آنتیں کاٹ ڈالے گا اور شرمگاہ کی راہ نکل پڑیں گی،پھر وہ لوٹائی جائیں گی۔جیسے کہ پہلے تھیں،پھر مار پڑے گی۔تو یہ شرابی کے عذاب کی کیفیت ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!"روز قیامت شرابی اس حال میں لایا جائے گا کہ صراحی اس کے گلے میں لٹکی ہوگی،اور طنبورہ اس کے ہاتھ میں ہوگا۔یہاں تک کہ آتش جہنم کی سولی پر اسے لٹکایا جائے گا اس وقت ندا کرنے والا کہے گا،یہ فلاں بن فلاں ہے پھر اس کے بدن سے بدبو خارج ہوگی،سب اس پر لعنت کریں گے اس کے بعد داروغہ دوزخ سولی سے نکال کر آگ میں ڈال دے گا،تو وہ وہاں ایک ہزار برس تک پڑا رہے گا۔پھر وہ پکارے گا ہائے مجھے پیاس لگی ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس پر بدبودار پسینہ بھیجے گا،تو وہ پکارے گا اے رب مجھ سے اس پسینہ کو دور کر دے،

لیکن اس سے یہ بدبودار پسینہ دور نہ کیا جائے گا۔یہاں تک کہ آگ اسے جلا کر راکھ کر دے گی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ دوبارہ لوٹائے گا اور جدید آفرینش کے ساتھ آگ سے پیدا فرمائے گا،تو وہ ہاتھ پاؤں بندھے کھڑا ہوگا اور اس میں اس کے چہرے پر زنجیروں سے ابر کیا جائے گا،پیاس کی دہائی دے گا تو اسے "ماءِ حمیم" پینے کو دیا جائے گا،بھوک کی فریاد کرے گا تو "زقوم" کھانے کو دیا جائے گا،جو اس کے پیٹ کو کھولا دے گا،داروغہ جہنم کے پاس آگ کی جوتیاں ہوں گی،وہ اسے پہنائے گا جس سے اس کا دماغ کھول جائے گا،یہاں تک کہ ناک وکان کی راہ بھیجا نکل پڑے گا، اور اس کی داڑھیں چنگاریوں کی ہوں گی وہ اپنے منہ سے آگ کے شعلے خارج کرے گا،اور اس کی شرمگاہ سے اس کی آنتیں کٹ کٹ کر نکل پڑیں گی۔اس کے بعد ایک ہزار سال تک آگ کے ایسے تابوت میں بند کر دیا جائے گا جس کا عذاب طویل اور دہانہ تنگ ہوگا،اس کے پیپ جاری ہوگی،اور اس کا رنگ بدل جائے گا۔بندہ کہے گا،اے رب!میرے گوشت وپوشت کو آگ نے کھا لیا۔تو افسوس ہے اس پر جب وہ اس کی شکایت کرے،مگر رحم نہ کیا جائے گا اور جب پکارے گا تو جواب نہ دیا جائے گا۔پھر وہ پیاس کی فریاد کرے گا تو داروغہ دوزخ اسے پینے کے لئے ماءِ حمیم دے گا جب وہ پیئے گا تو اس کی انگلیاں کٹ کٹ کر گر پڑیں گی،پھر جب اسے دیکھے گا تو اس کی آنکھیں اور رخسار گر پڑیں گے پھر ایک ہزار سال کے بعد تابوت سے نکالا جائے گا اور ایسے قید خانہ میں محبوس کیا جائے گا،جس میں مٹکے کی مانند سانپ بچھو ہوں گے،جو اسے اپنے پاؤں سے پکڑ لیں گے،پھر اس کے سر پر آگ کا ڈھیر رکھا جائے گا اور اس کے بدن کے جوڑوں پر لوہے کے حلقے چڑھائے جائیں گے اور اس کے ہاتھوں میں زنجیریں اور گلے میں طوق ڈال دیا جائے گا پھر ایک ہزار سال کے بعد اس قید خانے سے نکالا جائے گا اور عذاب دوزخ کے فرشتے اسے وادی "ویل" کی طرف لے جائیں گے۔"ویل" جہنم کی وادیوں میں سب سے زیادہ شدید گرمی کی وادی ہے جس کی گہرائی بہت زیادہ ہے اور وہ سانپ اور بچھوؤں سے بھرا ہوا ہے۔اس وادی "ویل" میں اسے ایک ہزار سال تک رکھا جائے گا۔اس کے بعد وہ ندا کرے گا یا محمد یا محمد (ﷺ) تو

حضور نبی کریم ﷺ اس کے پکار کی ساعت فرمائیں گے۔اس وقت حضور عرض کریں گے۔اے رب! میری امت کے کسی شخص کی آواز جہنم میں سے آ رہی ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا کہ آپ کی امت کا یہ شخص دنیا میں شراب پیتا تھا اور بغیر توبہ کئے مر گیا تھا۔حضور اکرم ﷺ بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے اے رب!"میری شفاعت سے اسے نکال دے اور اسے معاف فرما دے"۔تو اے بندو! گناہوں سے خدا کے حضور توبہ کرو اور اپنی غلطیوں اور خطاؤں کی اس سے معافی مانگو۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا!"شرابی اپنی قبر سے اس حال میں نکلے گا کہ اس کے ہونٹ سوجے ہوئے ہوں گے اور اس کی زبان سینہ پر لٹکی ہوئی ہوگی اور اس کے پیٹ میں آگ ہوگی جو آنتوں کو کھا جائے گی تو وہ با آواز بلند چیخ و پکار کرے گا،ساری مخلوق اس سے پناہ چاہے گی،اور بچھو اس کی کھال اور گوشت کے درمیان ڈنک مارتے ہوں گے۔اسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی،جس سے اس کا خون کھول جائے گا اور وہ دوزخ میں فرعون وہامان کے قریب ہوگا۔تو جس نے شراب کی ایک چسکی پی اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر عذاب کے بچھو مسلط فرمائے گا اور جس نے شرابی کی کسی خواہش کو پورا کیا بلاشبہ اس نے اسلام کو منہدم کرنے پر اعانت کی،اور جس نے شرابی کو قرض دیا بلاشبہ اس نے مسلمان کے قتل کرنے پر مدد کی،اور جو شرابی کے پاس بیٹھا،اللہ تعالیٰ اسے بلا حجت کے اندھا اٹھائے گا،اور جو شراب پیئے تو اس کی تم شادی نہ کرو،اور اگر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت اور بیمار پرسی نہ کرو۔تو قسم ہے اس ذات کی جس نے حق کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا۔کوئی شراب نہیں پیتا مگر یہ کہ توریت وانجیل وزبور اور قرآن میں وہ ملعون ہے،اور جس نے شراب پی بلاشبہ اس نے تمام انبیاء علیہم السلام پر خدا کی نازل کردہ تمام حکموں کے ساتھ کفر کیا۔کافر کے سوا کوئی شراب کو حلال نہیں جانے گا،اور میں اس سے بری و بیزار ہوں بلاشبہ شراب کا پینے والا پیاسا مرتا ہے،اور وہ ایک ہزار سال تک فریاد وفغاں کرتا رہتا ہے کہ ہائے میں پیاسا ہوں۔قسم ہے اس ذات برحق کی جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا۔روز قیامت شرابی کو بارگاہ الٰہی میں پیش کیا جائے گا حق تعالیٰ اس وقت فرشتوں سے فرمائے گا۔اسے

پکڑ لو،تو اس کے منہ کے سامنے ستر ہزار یا کچھ زیادہ فرشتے بادل کی مانند چھا جائیں گے جس کے دل میں کتاب الٰہی کی سو آیتیں ہوں گی اور اس نے شراب پی ہوگی تو روز قیامت قرآن کریم کا ہر ہر حرف اللہ عزوجل کے حضور آ کر مخاصمہ کرے گا اور جس پر قرآن نے مخاصمہ کیا بلاشبہ وہ ہلاک ہو گیا"۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں ایک رات مسجد کی طرف جا رہا تھا کہ اچانک کچھ عورتیں سر راہ روتی ملیں۔میں نے ان سے کہا،کیا بات ہوئی ہے؟انہوں نے کہا ہمارا ایک بیمار ہے ہم اسے بلاتے ہیں اور بار بار کلمہ شہادت کی تکرار کرتے ہیں مگر وہ کہتا ہی نہیں۔تو اب آپ چل کر اس کا ثواب لیجئے اور کلمہ شہادت کی تلقین فرمائیے۔پھر میں نے اسے تلقین کی کہ لا الہ الا الله محمد رسول الله کہے مگر وہ نہ بولا،میں نے اس کا اعادہ کیا،تو اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کہنے لگا میں لا اله الا الله کے ساتھ کفر کرتا ہوں اور اسلام سے برات کا اظہار کرتا ہوں اور اس کی روح نکل گئی۔اس کے بعد میں اس کے پاس سے نکل آیا اور عورتوں کو اس کا حال بتایا اور میں نے اعلان کرایا کہ اے مسلمانو! نہ اس کی نماز جنازہ پڑھو،اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرو،اس لئے کہ یہ کافر ہو کر مرا ہے لوگوں نے اس کے گھر والوں سے پوچھا،یہ کیسے عمل کرتا تھا؟انہوں نے بتایا کہ ہم اس کے کسی گناہ سے واقف نہیں۔بجز اس کے کہ یہ شراب پیتا تھا۔لہذا شراب موت کے وقت ایمان کو سلب کر لیتی ہے"۔

لہذا اے ضعیف و ناتواں بندے! اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور میں جسم وروح کے تعلق منقطع ہونے سے قبل توبہ کرنی چاہئے،اور جو نافرمان وعصیاں شعار ہیں ان پر افسوس ہے،کیوں کہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے تو جب تک جسم میں روح کا علاقہ ہے اور علم وصال واضح وروشن ہے،توبہ میں سرعت وسبقت کرنی چاہئے۔توبہ کرنے والوں کے لئے دروازہ کھلا ہوا ہے۔

نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا!"جب بندہ توبہ کرتا ہے تو فرشتے آسمان کی طرف چڑھ کر عرض کرتے ہیں:اے ہمارے رب! تیرا فلاں بندہ غفلت اور کھیل کود کی نیند سے

بیدار ہو گیا ہے اور تیرے حضور نگونساری ☆ کے ساتھ کھڑا ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو اس کے "انفاس حضرہ" کے استقبال کے لئے آسمانوں اور زمینوں کو آراستہ کر دو،اور اس کی توبہ کی قبولیت کے لئے توبہ کے دروازے کھول دو۔اس لئے کہ توبہ کرنے والے کی جان جب کہ وہ توبہ کرے میرے نزدیک زمینوں اور آسمانوں سے زیادہ عزیز ہے لہٰذا جس نے توبہ کو لازم کر لیا،اور بارگاہ الٰہی کی حاضری کو کھڑا ہو گیا تو اس کے گناہ کو نیکیوں سے میں بدل دیتا ہوں"۔

واللہ تعالیٰ اعلم

باب سوم

زنا کا عذاب

نبی کریم ﷺ نے فرمایا!"زنا سے بچو بلاشبہ اس میں چھ خصلتیں ہیں تین دنیا میں،اور تین آخرت میں۔دنیا کی تین خصلتیں یہ ہیں کہ چہرہ سے وجاہت جاتی رہتی ہے اور فقر ومحتاجی کو لاتی ہے اور عمر کو کم کر دیتی ہے اور آخرت کی تین خصلتیں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور حساب کی سختی اور دائمی جہنم کا موجب بناتی ہے"اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے "یقیناً کتنا برا ہے جو ان کی جانوں نے ان کے لئے بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان پر ناراضگی ہے اور عذاب میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!"زانی روز قیامت اس حال میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہروں سے آگ بھڑکتی ہوگی،اور وہ شرمگاہوں کی بدبو سے لوگوں کے درمیان پہچانے جائیں گے۔ان کو منہ کے بل جہنم کی طرف لے جایا جائے گا پھر جب وہ دوزخ میں داخل ہوں گے تو داروغہ جہنم آگ کی قمیض پہنائے گا۔اگر زانی کی اس قمیض کو اونچی اور مستحکم پہاڑ کی چوٹی پر ایک لمحہ کے لئے رکھ دیا جائے تو یقیناً وہ جل کر خاکستر ہو جائے اس کے بعد داروغہ جہنم کہے گا۔اے عذاب

(☆ندامت)

جہنم کے فرشتو! زانیوں کی آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دو،جس طرح کہ حرام کی طرف انہوں نے نظریں ڈالی ہیں،اور آگ کی زنجیروں سے ان کے ہاتھوں کو باندھو،جس طرح کہ یہ حرام کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے،اور آگ کی بیڑیاں ان کے پاؤں میں ڈال دو،جس طرح کہ یہ حرام کی طرف چلتے تھے فرشتگان عذاب کہیں گے،ضرور ضرور اسی طرح کرتے ہیں تو وہ ان کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیروں سے اور پاؤں کو بیڑیوں سے جکڑ دیں گے اور آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دیں گے تو وہ چیخیں گے کہ اے فرشتگان عذاب! ہم پر رحم کرو ایک لمحہ کے لئے ہم سے عذاب کو کم کر دو۔اس پر فرشتگان عذاب ان سے کہیں گے ہم تم پر کیسے رحم کریں جب کہ رب العلمین تم پر غضبناک ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!"جس نے اپنی آنکھوں کو نظر حرام سے پر کیا اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو جہنم کی آگ سے پر کرے گا۔اور جس نے حرام کردہ عورت سے زنا کیا۔اللہ تعالیٰ اسے اس کی قبر سے پیاسا،روتا،غمگین،سیاہ اور تاریکی میں کھڑا کرے گا اس کی گردن میں آگ کا طوق ہوگا اور اس کے جسم پر قطران کا لباس ہوگا اللہ تعالیٰ اس سے نہ کلام فرمائے گا اور نہ اسے پاک وستھرا کرے گا اور اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!"جس نے شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو اس عورت اور اس مرد پر قبر میں اس امت کا نصف عذاب ہوگا،اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس مرد کی نیکیاں اس عورت کے شوہر کو دے گا،اور اس کی بدیاں اس کے ذمہ کرے گا،اور اسے جہنم کی طرف گھسیٹا جائے گا یہ جب ہے جب کہ اس کے علم کے بغیر ہو۔لیکن اگر عورت کے شوہر کو معلوم ہو گیا کہ کسی نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ خاموش رہا،تو اللہ تعالیٰ شوہر پر جنت حرام کر دے گا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازہ پر لکھ رکھا ہے کہ "تو اس دیوث پر حرام ہے جو اپنی بیوی کی بدی پر جان بوجھ کر خاموش رہے"وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا بلاشبہ ساتوں آسمان زانی اور دیوث پر لعنت کرتے ہیں"۔

بعض صحف آسمانیہ میں مرقوم ہے کہ "زناکار مرد وعورت قیامت کے دن اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کی شرمگاہوں پر آگ دہکتی ہوگی، اور اس حال میں اٹھیں گے کہ ان کے دونوں ہاتھ ان کی گردنوں کی طرف بندھے ہوں گے۔ عذاب کے فرشتے انہیں گھیرے ہوں گے، اور وہ اعلان کریں گے کہ "اے لوگو! یہ زناکار لوگ ہیں، جن کے ہاتھ گردنوں کی جانب بندھے ہوئے ہیں اور ان کی شرمگاہوں پر آگ دہک رہی ہے پھر ان کی شرمگاہوں کو کشادہ کیا جائے گا اور ان کی شرمگاہوں سے نہایت بدبودار آگ کی بھاپ نکلے گی۔ اس وقت عذاب کے فرشتے کہیں گے یہ بدبوان زانیوں کی شرمگاہوں کی ہے جنھوں نے زنا کیا اور بغیر توبہ کئے مرگئے۔ تو ان پر لعنت کرو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے تو اس وقت ہر ایک نیک و بد شخص کہے گا، "اے خدا! زانیوں پر لعنت کر"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "شب معراج مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں نے کچھ مرد وعورتوں کو سانپ وبچھوؤں کے ساتھ محبوس دیکھا، بچھو انہیں ڈنک مارتے، اور سانپ انہیں ڈستے تھے ہر شرمگاہ کی جگہ ایک سوراخ تھا جس میں بچھو گھستے تھے اور ان سوراخوں میں گھس کر ڈستے اور گوشت کو کاٹتے تھے ان شرمگاہوں سے پیپ بہتی تھی جس کی بدبو سے دوزخی چیختے چلاتے تھے اور وہ ان کی اس چیخ وپکار سے بے نیاز تھے۔ میں نے جبریل سے دریافت کیا یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ زانی وزانیہ، مرد وعورتیں ہیں" (نعوذ بالله من فعل اهل النار و من غضب الجبار)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جس نے محرمہ یعنی اجنبیہ عورت سے مصافحہ کیا وہ روز قیامت آگ کی زنجیروں سے اس کے ہاتھ گردن پر بندھے آئے گا اب اگر اس نے اس سے زنا کیا تو بارگاہ رب العزت میں اس کی ران گویا ہوگی، اور کہے گی کہ میں نے فلاں جگہ فلاں مہینے فلاں کے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے اور اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا اور بغیر گوشت کے ہڈیاں رہ جائیں گی اس وقت اللہ عزوجل گوشت کو حکم دے گا، میرے حکم سے اپنی جگہ جم جا۔ تو وہ اس کے

حکم سے لوٹ جائے گا اور زانی کا چہرہ غایت درجہ سیاہ بلکہ قطران سے زیادہ سیاہ ہو جائے گا پھر زانی مکابرہ کرے گا اور کہے گا اے رب میں نے تو کبھی گناہ نہیں کیا"۔ اس وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ زبان کو حکم دے گا کہ گونگی ہو جا تو زبان گونگی ہو جائے گی پھر اس کے حضور اعضاء وجوارح گویا ہوں گے چنانچہ ہاتھ بولے گا، اے خدا! میں نے حرام کی جانب ہاتھ بڑھایا، اور آنکھ کہے گی میں نے حرام کی طرف نظر ڈالی اور پاؤں کہیں گے میں حرام کی طرف چل کر گیا، اور شرمگاہ پکارے گی میں نے فعل حرام کیا ہے حفظہ فرشتوں میں سے ایک کہے گا میں نے سنا ہے اور دوسرا کہے گا میں نے لکھا ہے اور زمین کہے گی میں نے دیکھا ہے اس وقت اللہ رب العزت فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی، میں باخبر تھا مگر میں نے ستر پوشی کی اے میرے فرشتو! اسے پکڑلو، اور میرے عذاب میں اسے ڈال دو، اور میری ناراضگی کا اسے مزہ چکھاؤ۔ بلاشبہ میرا غضب اس پر بہت شدید ہے۔ جس میں حیاء کم ہے"۔

تو اے لغزش وعیوب والے بندے! جاگ اٹھ کون ہے جو تیری طرف سے مرنے کے بعد استغفار کرے، اور کون ہے جو توبہ کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "بلاشبہ اللہ عزوجل اپنے بندے کی اس حالت کو پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنے حضور گریہ وزاری کرتا اور اس کے حضور دعا میں ذوق وشوق رکھتا دیکھے۔ اس حالت میں اگر وہ سوال کرتا ہے تو اسے عطا فرماتا ہے اور اگر دعا کرتا ہے تو اسے قبول فرماتا ہے خبردار، خبردار! بلاشبہ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے میں گڑگڑا کر توبہ کرنے والوں کا حبیب ہوں۔ میں عاجز و منقطع لوگوں کا ملجاء وماویٰ ہوں، اور میں مستغیثین کا فریادرس ہوں۔ تو کون ہے؟ جو مجھ سے مانگے میں اسے عنایت فرماؤں! اور کون ہے؟ جو مجھ سے توبہ کرے میں اسے قبول کروں اور کون ہے؟ جو میری طرف قصد کرے میں اسے عطا فرماؤں! میں کریم ہوں میری جانب سے کرم ہے، میں جواد ہوں میری طرف سے جود ہے میں ہی دیتا ہوں خواہ وہ مجھ سے مانگے یا مجھ سے نہ مانگے۔ میری بخشش کے دروازے ہر خطاکار کے لئے کھلے ہوئے ہیں" اس کے بعد حضور ﷺ یہ دعا پڑھتے،

"اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو یقیناً ہم زیاں کاروں میں سے ہوں گے"۔

باب چہارم

لواطت یعنی اغلام کا عذاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے! "کیا مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے ہو، اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے لئے تمہارے رب نے بی بیاں بنائیں۔ بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو"۔ (پ۱۹، سورۃ الشعراء، آیات ۱۶۵۔۱۶۶)

حضور اکرم سید عالم ﷺ نے فرمایا! "جس نے قوم لوط کا سا عمل کیا تو ایسا عمل کرنے والے اور جس کے ساتھ عمل کیا گیا دونوں کو قتل کردو"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں! کہ "لواطت کی حد وتعزیر یہ ہے کہ ایسا کرنے والے کو بلند واونچی سطح سے گرایا جائے۔ پھر اس کے اوپر اتنے پتھر مارے جائیں کہ وہ مر جائے اس لئے کہ اللہ رب العزت نے قوم لوط کو آسمان سے پتھر مار کر ہلاک فرمایا اور اگر لوطی شخص زمین بھر کے پانی سے غسل کرے، تب بھی وہ نجاست سے پاک نہ ہوگا۔ جب تک توبہ نہ کرے اس لئے کہ شیطان جب مرد کو مرد پر سوار دیکھتا ہے تو عذاب کے خوف سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور جب مرد مرد پر سوار ہوتا ہے تو عرش الٰہی جنبش میں آجاتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ آسمان زمین پر گر پڑیں۔ اس وقت فرشتے آسمانوں کے کنارے پکڑ کر پڑھتے ہیں۔ قل ھو اللہ احد یہاں تک کہ جبار وقہار کا غضب ساکن ہو جائے"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ "ان کا گزر ایک آگ پر ہوا جو جنگل میں ایک مرد پر جل رہی تھی۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پانی لیا تاکہ اس سے آگ کو ٹھنڈا کریں تو آگ نے نوعمر لڑکے کی صورت اختیار کرلی اور مرد آگ کی شکل بن گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

نے رو کر بارگاہ الٰہی میں مناجات کی اور کہا۔ اے رب! ان دونوں کو ان کی اپنی اصلی حالت میں بدل دے تاکہ میں دیکھوں کہ ان دونوں کا گناہ کیا ہے؟ تو وہ آگ ان دونوں سے منکشف ہوگئی۔ دیکھا کہ ایک مرد ہے اور ایک نوعمر لڑکا ہے پھر اس مرد نے کہا، اے عیسیٰ! میں دنیا کی زندگی میں اس لڑکے سے محبت رکھتا تھا۔ تو مجھ پر شہوت نے غلبہ کیا۔ یہاں تک کہ جمعہ کی رات میں میں نے اس سے بدفعلی کی اس کے بعد میں نے دوسرے دن بھی بدفعلی کی۔ اس وقت ایک شخص ہمارے پاس آیا۔ اس نے ہم سے کہا، خرابی ہو تمہاری! تم خدا سے ڈرو۔ اس وقت میں نے اس سے کہا مجھے نہ خوف ہے اور نہ ڈر ہے۔ پھر جب میں مرا اور یہ لڑکا مرا، تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر آگ مسلط کردی، جو ایک مرتبہ مجھے جلاتی ہے جب میں آگ بن جاتا ہوں تو میں اسے جلاتا ہوں، لہٰذا ہمارا یہ عذاب روز قیامت تک ہے" (نعوذ بالله من النار و من غضب الجبار)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "سات آدمی ہیں جن پر اللہ سبحانہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے اور روز قیامت ان کی طرف نظر نہ فرمائے گا اور ان سے فرمائے گا جہنمیوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ۔ وہ فاعل ومفعول جس نے قوم لوط کی مانند بدفعلی کی ہو۔ ماں اور اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے والا، اپنے ہمسایہ کی بیوی سے زنا کرنے والا، اپنی بیوی کی پشت میں جماع کرنے والا، اپنے ہاتھ (جلق) سے مادہ نکالنے والا۔ مگر یہ کہ توبہ کرے، اور وہ جو اپنے ہمسایہ کو ایذا دے"۔

حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے ابلیس ملعون سے دریافت کیا۔ "مجھے بتا کہ تجھے کون سا عمل بہت پیارا ہے؟ ابلیس نے کہا مجھے لواطت یعنی اغلام سے زیادہ کوئی عمل پیارا نہیں ہے اور اللہ عزوجل کے نزدیک مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے بدفعلی کرنے سے زیادہ مبغوض کوئی عمل نہیں ہے اور میرے نزدیک اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ابلیس سے فرمایا! خرابی ہو تیری! تجھے کیوں یہ محبوب ہے؟ ابلیس نے جواب دیا! اس لئے کہ کوئی نہیں ہے کہ اس کی عادت ڈالے، اور وہ اس سے ایک گھڑی صبر نہیں کرسکتا کیوں کہ حق سبحانہ تعالیٰ ان کے اوپر شدید غضب فرماتا ہے، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو شدید غضب میں لائے تو

اس پر وہ توبہ کا دروازہ بند کر دیتا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "قوم لوط کے عمل سے شغل کرنا، اور گدھے کے ساتھ دوڑ لگانا اور کتوں کے درمیان بازی لگانا، اور میڈھوں کے درمیان شرط لگانا، مرغ بازی کرنا، اور بغیر تہبند کے حمام میں داخل ہونا اور کم تولنا، اور ڈنڈی مارنا یہ تمام افعال قوم لوط کے ہیں"۔ افسوس ہے اس پر جو ایسا کرتا ہے "ان کا گناہ، عورت کا عورت کے ساتھ، اور مرد کا مرد کے ساتھ بدفعلی کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے جب اپنے سروں سے حیاء کی چادر اتار دی، اور اللہ عزوجل کے سامنے معاصی کے ساتھ ظاہر ہو گئے تو اللہ عزوجل ان کو سر کے بل اوندھا کر دیتا ہے اور نیچے کا اوپر اور اوپر کا نیچے تلپٹ کر دیتا ہے، اور آسمان سے ان پر پتھر برساتا ہے"۔

حضرت امام جعفر بن محمد رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن کی پڑھنے والی دو عورتیں آئیں، انہوں نے کہا کیا خدا کی کتاب میں عورت کا عورت سے مستی کرنے کا ذکر ہے؟ فرمایا ہاں ہے! وہ قوم تبع کے تذکرہ میں ہے۔ اسی بناء پر اللہ تعالیٰ نے قوم تبع کو ہلاک فرمایا۔ پھر حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لئے آگ کی جوتیاں، آگ کا لباس آگ کی ہنسلیاں، آگ کا سرپوش، اور آگ کے موزے تیار کئے"۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ "عورت جب دوسری عورت پر سوار ہو کر مستی کرتی ہے تو اللہ سبحانہ تعالیٰ فرشتہ کو حکم فرماتا ہے کہ ان کے لئے آگ کی جوتیاں، آگ کا لباس اور آگ کے موزے تیار کرو"۔ اور ان سے بڑھ کر یہ کہ "اس آگ میں جھونکی جائیں گی جو بچھوؤں سے بھری ہوئی ہے اور عورت کا اپنے پیچھے کے راستہ میں آنا لواطت سے بہت شنیع ہے اسے کافر ہی عمل میں لا سکتا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "اللہ تعالیٰ اس گھر پر لعنت بھیجتا ہے جس میں مخنث داخل ہو۔ اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مرد مخنث پر اور عورت کا مردوں کی مانند شکل و صورت اختیار کرنے والیوں پر لعنت فرماتا ہے"۔

~~سید عالم مخبر صادق ﷺ نے فرمایا! "قوم لوط کا سا عمل کرنے والا جب کوئی مرتا ہے تو وہ~~

اپنی قبر میں ایک لحہ نہیں گزارتا کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے جس کی ہیئت خطاف ☆ کی مانند ہوتی ہے، تو وہ اسے اپنے پنجوں میں پکڑ کر لے اڑتا ہے اور قوم لوط کی بستی میں جا کر ڈال دیتا ہے، تو وہ ان کے ساتھ جہنم میں سنگسار رہتا ہے"۔ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ "یہ اللہ کی رحمت سے مایوس و محروم ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روز قیامت ایسے بچے لائے جائیں گے جن کے سر نہ ہوں گے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا اور در آں حالیکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ تم کون ہو؟ وہ کہیں گے ہم مظلوم ہیں۔ اللہ عزوجل فرمائے گا، در آں حالیکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ کس نے تم پر ظلم کیا؟ تو وہ کہیں گے ہم پر ہمارے باپوں نے ظلم کیا ہے کہ وہ مخلوق میں مردوں سے بدفعلی کرتے تھے اور ان کی دبر میں مادہ خارج کرتے تھے۔ اس پر حق سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا! "ان لوگوں کو جہنم میں لے جاؤ اور ان کی پیشانیوں پر لکھ دو کہ یہ میری رحمت سے محروم ہیں"۔

تو اے بندگان خدا! تم خدا کی رحمت کی محرومی سے بچو، اور خطا و عصیاں سے حق تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کرو، اس سے پہلے کہ تمہارے اعضاء گواہی دیں اور تمہاری زبانیں گنگ ہوں وہ ملک الدیان، جس کی ہر آن نرالی شان والی ہے تم کو تمہارے ناموں سے پکارتا ہے۔ تو اے گنہگار بندو! اس کی طرف گریہ و زاری سے رجوع کرو، اور اس کے حضور گناہوں سے توبہ کرو۔ بلاشبہ وہ کریم، حلیم اور غفور رحیم ہے۔

باب پنجم

سود کھانے والے کا عذاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، "اے ایمان والو! بڑھا کر سود نہ کھاؤ" (پارہ۴، سورہ آل عمران، آیت ۱۳۰) اور فرماتا ہے "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سود کو جتنا بھی ہو چھوڑ دو اگر تم مسلمان

(☆ معنی (۱) لمبے بازوؤں اور چھوٹے پاؤں والا سیاہ پرندہ۔ معنی (۲) آنکس کی طرح، لوہے کا آنکڑہ)

ہو، اب اگر تم نے ایسا نہ کیا، تو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ (پارہ۳، سورۃ البقرہ، آیات ۲۷۸، ۲۷۹)

مطلب یہ کہ سود کھانے والے اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور اللہ ان سے جنگ کرتا ہے تو خرابی ہو اسے جو اس کے اور حق عزوجل کے مابین جنگ برپا کرے اس پر حق تعالیٰ کا قہر و غضب ہو۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جس رات مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی، تو میں نے سر کے اوپر بجلی، رعد اور کڑک کی آواز سنی، اور کچھ مردوں کو دیکھا جن کے پیٹ ان کے آگے حجروں کی مانند تھے۔ جو سانپ و بچھو سے بھرے ہوئے تھے اور ان کے پیٹوں میں گھوم پھر رہے تھے میں نے کہا اے بھائی جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ سود خور لوگ ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جس نے سود کھایا اگر چہ ایک ہی درہم (۲۸ پیسے) ہو ☆ گویا کہ اس نے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، سود خوار کو عذاب کے فرشتے ایسا درد سر میں مبتلا کریں گے جس طرح بخار والا درد سر میں مبتلا ہوتا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "اللہ تعالیٰ نے سود خوار اور دوسرے کو سودی مال کھلانے والے، اور اس کے گواہ، اور اس کے لکھنے والے، اور اس کی ترغیب دینے والے، اور اس ترغیب کو قبول کرنے والے، اور سود کو حلال جاننے والے اور دوسروں کو حلال بتانے والے، اور مانعین زکوۃ پر لعنت فرمائی ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "آخر زمانہ میں چار باتیں عام ہو جائیں گی، سود خوری، خرید و فروخت میں جھوٹی قسمیں، کم ناپنا اور کم تولنا، تو جب یہ باتیں عام ہو جائیں تو ان میں امراض رونما ہو جائیں گے، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کو خونریزی کی مصیبت میں مبتلا کر دے گا"۔

(☆ حضرت علامہ مفتی غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمۃ نے جب یہ ترجمہ کیا تھا اس زمانہ میں ۲۸ پیسے کی قدر ایک درہم کے مساوی تھی لیکن آج سکہ رائج الوقت میں ایک درہم تقریباً سترہ (۱۷) روپے کے برابر ہے۔ احقر نسیم صدیقی غفرلہ)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا! "اس دن رب العالمین کے حضور سب لوگ کھڑے ہوں گے" سوائے سود خواروں کے۔ کیوں کہ "وہ کھڑے ہونا چاہیں گے مگر مجنون اور مخبوط الحواس ہو کر گر پڑیں گے یہاں تک کہ تمام لوگ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائیں گے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جس نے سودی مال کھایا، اللہ عزوجل اس کے پیٹ کو جتنا مال کھایا ہے آگ سے بھر دے گا اگر چہ مال کو محنت کر کے کمایا ہو، اور حق سبحانہ و تعالیٰ اس کے عمل کو قبول نہ فرمائے گا، اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اللہ عزوجل کی ناراضگی میں رہے گا جب تک کہ اس کے پاس ایک حبہ (یعنی ایک دانہ) بھی سود کا باقی ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "سونے کے بدلے برابر سرابر اور چاندی چاندی کے برابر سرابر ہے اور جتنا زائد ہو وہ اور زائد لینے والا دونوں جہنم میں ہوں گے"۔

بلاشبہ سود نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے اور عبادتوں کو باطل کر کے خطاؤں کو عظیم تر بنا دیتا ہے تو جو روزہ دار ہو اور اس سے افطار کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے روزہ کو قبول نہیں کرتا، اور جس نے نماز پڑھی اور اس کے پیٹ میں سودی مال ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں کرتا اور اگر ایسے مال میں سے صدقہ کیا تو اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا۔ سود خوار کا جتنا وقت بھی گزرتا ہے قیامت تک اس کا ہر لحہ خدا کی لعنت میں ہے لہذا حق تبارک و تعالیٰ اس سے جنگ کرتا ہے، اور نہ اس کی جانب نظر فرماتا ہے اور نہ اس سے کلام۔

تو اے بندے! اپنی ناتوانی پر اور خدا کی جنگ کرنے پر نظر کر۔ ہر مغلوب و مقہور شخص جہنم میں ڈالا جائے گا۔

(فصل نمبر ۱، باب پنجم)

کم تولنے اور ڈنڈی مارنے کا عذاب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "بلاشبہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے اہل جہنم

روزانہ پانچ مرتبہ پناہ مانگتے ہیں۔اگر اس وادی میں پہاڑ ڈال دیا جائے تو وہ بھی اس گرمی سے پگھل جائے اس وادی میں نماز میں سستی کرنے والا، اور کم ناپنے والے اور کم تولنے والے لوگ قید کیئے جائیں گے۔تو افسوس ہے جس نے ایسی جنت کو جس کی چوڑائی آسمانوں اور زمین کے برابر ہے ایک دانہ یا دو دانے کے بدلے فروخت کردی"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "وہ لوگ جنھوں نے کم تولا اور ڈنڈی ماری قیامت کے دن سیاہ رو، زبان نکلی ہوئی آنکھیں پھری ہوئی ان کی گردن میں آگ کی ترازو لٹکی ہوئی لائے جائیں گے، ان سے کہا جائے گا یہاں سے یہاں تک وزن کرتو انہیں دو پہاڑوں کے درمیان پچاس ہزار سال تک عذاب دیا جائے گا"۔

قاضی عیاض رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "بلاشبہ جن کے چہرے روز قیامت کالے ہوں گے وہ کم ماپنے والے لوگ ہیں"۔

(فصل نمبر۲، باب پنجم)

پانچ گناہوں کا دنیاوی وبال

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "اے لوگو! پانچ باتوں سے قبل پانچ باتوں سے بچو، جس قوم نے کم ماپا، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان کو گرانی اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کردیا، اور جس قوم نے بدعہدی کی۔اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے دشمن کو مسلط کردیا، اور جس قوم نے زکوۃ ادا کرنے میں روک پیدا کی، اللہ سبحانہ نے ان کو بارش سے محروم کردیا، اگر جانور چوپائے نہ ہوتے تو بارش کے ایک قطرے سے بھی وہ سیراب نہ ہوتے اور جس قوم میں بدکاری پھیلی اللہ تعالیٰ نے ان پر طاعون مسلط کردیا، اور جس قوم نے قرآن کے علاوہ فیصلہ دیا، اللہ تعالیٰ نے ان کو ظلم وستم کا مزہ چکھایا اور ایک دوسرے کو ظلم وستم کا آلۂ مشق بنایا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "بلاشبہ صراط کی شاہراہ پر آگ کی بیڑیاں ہیں، جس نے حرام

کا ایک درہم بھی لیا، اس کے پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ڈالی جائیں گی جس سے صراط کے راستہ پر گذرنا دشوار ہوگا جب تک کہ اس درہم کا مالک اس کی نیکیوں میں سے اس کا بدلہ نہ لے لے لیکن اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو وہ اس کے گناہوں کا بوجھ بھی اٹھائے گا اور جہنم میں گر پڑے گا"۔

تو اے بندے! مال ظلم وحرام کو اس کے مالک کی طرف تم سے نیکیاں لئے جانے سے پہلے لوٹا دو۔

(فصل سوم، باب پنجم)

چوری کا عذاب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جس نے کسی کا تھوڑا سا مال بھی چرایا قیامت کے دن اس مال کو اپنی گردن میں آگ کے طوق کی شکل میں لٹکا کر آئے گا اور جس نے تھوڑا سا بھی مال حرام کھایا تو اس کے پیٹ میں آگ دھکائی جائے گی، اور اس کی ایسی خوفناک آواز ہوگی کہ جس دن ساری مخلوق اپنی قبروں سے اٹھیں گے سب کانپ جائیں گے یہاں تک کہ احکم الحاکمین اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے جو بھی فیصلہ فرمائے"۔

تو اے کمزور ناتواں بندو! توبہ کے ذریعہ ان بیماریوں کا مداوا آج کرلو، اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، شاید کہ وہ تمہیں ان بیماریوں سے شفاء عطا فرمائے اور تم اس کی رحمت کے سزاوار بن جاؤ اور عذاب میں واقع ہونے اور تمہیں ذلت وخواری اٹھانے اور تمہاری زبان گنگ ہونے اور تمہارے دل پر مہر لگنے سے پہلے تم اس کے قرب وفضل کے مستحق ہو جاؤ۔لہذا سفر آخرت کے لئے زیادہ سے زیادہ آج اپنا توشہ بنالو، کیوں کہ توشہ کی قلت تمہیں کفایت نہ کرے گی۔

باب ششم

رونے پیٹنے کے عذاب میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "یقیناً یقیناً ہم ہی زندہ کرتے اور ہم ہی مارتے اور ہم ہی وارث ہیں" (پارہ۱۴، سورۃ الحجر، آیت ۲۳)

تو جس طرح قصاب کی ناراضگی اپنی بکری ذبح کرتے وقت مستحسن نہیں ہے اسی طرح بندے کی موت کے وقت بندے کی ناراضگی اچھی نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "میں اس سے بری و بیزار ہوں جس نے جھوٹی قسم کھائی اور کپڑے پھاڑے اور چوری کی۔(اسے مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "والذین لایشھدون الزور "وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے فرماتے ہیں وہ نوحہ کرنا اور رونا پیٹنا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "رونے پیٹنے والی عورتیں اپنی قبروں سے بکھرے بال پریشان حال اور گرد آلود اٹھیں گی۔ان کے سروں پر خارش کا دوپٹہ اور اللہ کی لعنت کے جوتے، اور قطران کے لباس ہوں گے اور اپنے ہاتھوں کو اپنی چھاتیوں پر رکھے چیختی چلاتی اور واویلا کرتی ہوں گی اور فرشتے آمین کہتے ہوں گے۔پھر جو اس نوحہ گری پر اجرت ومزدوری لی ہوگی، تو وہ نار جہنم کا حصہ ہوگا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "اللہ تعالیٰ واویلا کرنے والیوں اور اس کے سننے والیوں پر لعنت کرتا ہے"۔

کسی بزرگ نے فرمایا! کہ میں نے امام حسن بصری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں کیا، تمام مہاجر عورتیں اس قسم کی نوحہ گری کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا! نہیں! خدا کی قسم نبی کریم ﷺ کے دربار میں ایک عورت آئی جس کا باپ، جس کا بھائی، جس کا

بیٹا غزوہ میں شہید ہوگئے تھے اور وہ روتی تھی، حضور اکرم ﷺ نے فرمایا! اے عورت! تجھے کیا مصیبت پہنچی ہے؟ اس نے کہا میرے گھر کے تمام مرد شہید ہوگئے ہیں۔حضور نے اس سے فرمایا! "اگر تو صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے تو تیرے لئے جنت ہے۔اس نے کہا خدا کی قسم! آج کے بعد میں کبھی نہ روؤں گی جب کہ میرے لئے جنت ہے" حالانکہ اس زمانہ کی عورتیں چہروں کو نوچتیں، جیب وگریباں چاک کرتیں اور بالوں کو کھسوٹا کرتیں تھیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو دو قسم کی بری آوازیں انتہائی مبغوض و ناپسند ہیں ایک کسی مصیبت کے وقت بین کرنے کی آواز دوسرے خوشی کے وقت گانے باجے کی آواز۔اللہ تعالیٰ گانے والے اور بین کرنے والے پر لعنت کرتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

و فی اموالھم حق للسائل والمحروم (پارہ۲۶، سورۃ الذاریات، آیت ۱۹)

اور ان کے مالوں میں مانگنے والے اور محروم کا حصہ ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں سے گانے والیوں کو خوشی کے وقت دیتے اور مصیبت کے وقت بین کرنے والیوں کو دیتے ہیں جب کوئی مرتا ہے تو اس کے اوپر بار قرض بھی ہوتا اور اس کے پاس امانتوں کا مال بھی ہوتا اور اس کے ذمہ لوگوں کے مواخذے بھی وہ اپنی جانکنی کے وقت دہشت زدہ اور بوقت حضوری رب تعالیٰ مصیبت زدہ ہوتا ہے اور اپنے گناہوں کے بوجھ کو ہلکا ہونے کی تمنا کرتا ہے اور شیطان ان کی قبر تک ساتھ آتا ہے، اور وہ اس کی قبر میں فرشتوں کی تنبیہہ و تہدید کو سنتا ہے، جو اس کے گناہوں پر فرشتے اسے جھڑکتے اور اسے اس کے گناہوں کے سبب عذاب سے ڈراتے ہوتے ہیں۔تو اس سے شیطان کہتا ہے، اے فلاں! تو مجھے پہچانتا ہے؟ قسم خدا کی! زیادہ کروں گا تیرے اوپر عذاب اور عقوبت کو زیادہ تیرے عذاب سے، جہاں حساب کیا جاتا ہے بغیر گناہ کے جو تجھ سے صادر ہوئے، پھر اس کے گھر والوں کے پاس آتا ہے اور کتنا ہی آسان ہے تمہارے مردے کے لئے تم پر اس کا ماتم، تو گویا وہ ماتم کا دلال ہے، فلاں آدمی کی طرح تم

زیادہ ہوا ور فلاں شخص کے مثل زیادہ رونا ہو، اور فلاں شخص کی مثل ندبہ؟ نوحہ ہو، فلاں نوحہ کرنے والی کو بلاؤ اسے مال دو، اس کے بعد اہل میت کسی نوحہ کرنے والی کو اجیر بناتے ہیں، وہ روتی ہے بلا مصیبت کے، اور اپنے آنسو کو روپے کے عوض بیچتی ہے۔ زندہ لوگ اپنے گھروں میں فتنوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مردے اپنی قبروں میں عذاب پاتے ہیں جو اجر وثواب کو روکتے اور ان کے گناہوں کو عظیم بناتے اور مردے پر متعدد سختیاں لاتے ہیں۔ لہٰذا اللہ سبحانہ تعالیٰ ان پر اور میت پر غضب فرماتا ہے اور میت کی قبر میں جہنم کے ستر دریچے کھول دیئے جائیں گے، جن سے سیاہ رنگ کے کتے میت کے پاس آکر اسے بھنجھوڑ ڈالیں گے اور عذاب کے فرشتے اس کے سر کو کوٹیں گے اور مار لگائیں گے مردہ کہے گا ہائے خرابی، یہ عذاب میرے پاس کہاں سے آ گیا؟ فرشتے کہیں گے یہ تیرے گھر والوں کی طرف سے تیری طرف ہدیہ ہے اس وقت مردہ کہے گا اے خدا! ان کو میری طرف سے اچھی جزاء نہ دینا۔ اے خدا! ان پر بھی ایسا ہی عذاب کرنا جس طرح کہ مجھے عذاب دیا جا رہا ہے فرشتے کہیں گے ان میں سے ہر ایک کو اتنا ہی عذاب لازمی دیا جائے گا۔ اس وقت دعائیں کرنے والے کہیں گے جنھوں نے مردے پر بین کیا، طمانچے مارے اور جیب وگریباں چاک کیا۔ ہمارے کون سے گناہ کے بدلے میں ہمیں یہ عذاب دیا جا رہا ہے؟ اس وقت اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا! "تمہارا گناہ یہ ہے کہ تم نے ان سے عہد و پیمان لیا تھا کہ اپنے بعد مجھ سے جنگ نہ کرو گے، تو جنھوں نے اقارب کی وصیت پر معاہدہ کو بھلا دیا کہ اپنے رب سے جنگ نہ کرو گے تو اللہ عزوجل ان پر عذاب فرماتا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ "بین کرنے والی عورت اپنے مرنے سے ایک سال پہلے جب تک توبہ نہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جاتی کیوں کہ اس کا گناہ عظیم ہے۔ اب اگر وہ بغیر توبہ کئے مر گئی تو وہ روز قیامت اس طرح کھڑی ہوگی کہ اس کے جسم پر قطران ☆ کے کپڑے اور خارش کا دوپٹہ ہوگا۔ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کسی دوسرے کے گناہ کے پاداش میں عذاب دیا

(☆ تارکول)

جائے۔ بجز مردے کے کیوں کہ مردے پر اس کے گھر والوں کا اس پر رونے کی برابر عذاب دیا جاتا ہے تو جب گھر والے بین کرتے وقت کہتے ہیں کہ اے ہماری عزت! اے ہماری وجاہت! تیرے بعد ہمارا کون مددگار ہے؟ اس وقت مردے کو اس کی قبر میں بٹھاتے ہیں، اور ہر بات کے بدلے عذاب کے فرشتے مردے کو مار لگاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے جوڑ جوڑ الگ ہو جاتے ہیں۔ عذاب کے فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ تو ایسا ہی تھا۔ جیسا کہ تیرے گھر والے کہتے ہیں؟ کیا تو ان کا رازق، ان کا امیر اور ان کا کفیل تھا؟ مردہ کہے گا کہ نہیں! خدا کی قسم! اے رب میں کمزور وناتواں تھا۔ تیری ذات پاک ہے، تو ہی مجھے رزق دیتا تھا اور ان کو بھی رزق دیتا تھا اس وقت حق سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا۔ "تجھ پر یہ عذاب اس بناء پر ہے کہ تو نے ان کو اس سے باز کیوں نہ رکھا"۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا! کہ "رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بین کرنے والوں کو جنت و دوزخ کے درمیان سر راہ روز قیامت کھڑا کیا جائے گا، ان کے کپڑے قطران کے ہوں گے، اور ان کے چہروں پر آگ کا نقاب ہوگا۔ مردے کو فرشتے گھسیٹ کر لائیں گے، حق تعالیٰ ان کی ارواح کو ان کے جسموں میں لوٹائے گا اور ان کے ہاتھوں کو دراز کیا جائے گا عذاب کے فرشتے ان سے کہیں گے بین کرو جس طرح کہ تم دنیا میں مردے پر بین کرتے تھے، اس وقت وہ کہیں گے آج ہمیں شرم آتی ہے۔ فرشتے ان پر مار لگاتے ہوئے کہیں گے اے ملعونو! دنیا میں تم کو کیوں خدا سے شرم نہ آئی۔ یا تم نہیں جانتے تھے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمہاری آوازوں کو سن رہا ہے اس کے بعد بین کرنے والے دوسری بات کہیں گے اس وقت اس کے پاؤں کٹ کر گر پڑیں گے۔ پھر وہ تیسری بات کہیں گے۔ تو ان کے ہاتھ کٹ کر گر پڑیں گے تو وہ چیخیں گے ہائے میری خرابی اور مردہ کہے گا میرا گناہ کیا ہے؟ فرشتے کہیں گے تیرا گناہ یہ ہے کہ اپنے مرنے سے پہلے تو نے ان کو منع کیوں نہیں کیا تھا۔ پھر عذاب کے فرشتے اس پر مار لگائیں گے تو اس کے جسم پر کوئی عضو باقی نہ رہے گا، سب کٹ کر گر پڑیں گے۔ اور وہ اڑنے والے پرندہ کی مانند رہ جائے گا اور جب کبھی اس پر مار پڑے گی، تو وہ ایسی چیخ مارے گا کہ ساری مخلوق اس

سے رو پڑے گی تو وہ برابر چیختا رہے گا اور اسے سات مرتبہ یوں ہی کاٹا جائے گا اس کے بعد اگر وہ اہل خیر میں سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بھیج دے گا اور اگر وہ اہل نار میں سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں بھیج دے گا پھر بین کرنے والوں کو آگ کا خنجر دیا جائے گا اور آگ کا لباس پہنایا جائے گا اور آگ کی ڈھال اور آگ کا خود اور آگ کی جوتیاں پہنائی جائے گی، اور عذاب کے فرشتے ان سے کہیں گے، اے ملعونو! "اپنے رب سے جنگ کرنے والو، تمہارا رب آج تم سے جنگ کرتا ہے جس طرح کہ تم دنیا میں اس سے جنگ کرتے تھے"۔ تاکہ آج تم دیکھو کہ کون مغلوب، ذلیل، خائف اور آگ میں جھونکا ہوا ہے؟ یہ سن کر نوحہ کرنے والے کہیں گے، ہائے خرابی اس کے بعد ان کو جوان کے نوحہ میں شریک ہوئے، اور جو ان کے فعل سے راضی ہوئے سب کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا اور ان کو اوندھے منہ جھونکا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جس نے نوحہ کے کلمے بولے اگرچہ وہ سات کلمے ہی ہوں، قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے سر پر قطران کی چادر، آگ کی قمیص اور اللہ کی لعنت کے طوق ہوں گے، اور وہ اپنے سر پر ہاتھ مار کر کہے گا، ہائے میری خرابی، وہ فرشتہ جو لے کے جاتا ہوگا کہے گا، آمین، یہاں تک کہ وہ فرشتہ داروغہ جہنم مالک کو سپرد کر دے گا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "اللہ سبحانہ وتعالیٰ جہنم میں نوحہ کرنے والوں کی دو صف بنائے گا۔ ایک صف جہنمیوں کے داہنی جانب اور دوسری صف جہنمیوں کے بائیں جانب ہوگی، وہ جہنمیوں پر اس طرح بھونکتے ہوں گے جیسے کتے بھونکتے ہیں"۔

منقول ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک عورت کو گاتے ہوئے سنا تو انہوں نے کوڑے سے اتنا پیٹا کہ سر کی چادر گر پڑی، کسی نے ان سے عرض کیا، اے امیر المومنین! کیا اس کے لئے حرمت، یعنی پردہ نہیں ہے؟ فرمایا نہیں! خدا کی قسم کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عورتوں کو گھر میں روکے رکھنے کا حکم دیتا ہے اور یہ عورتیں خدا کی نافرمانی کرتی ہیں اور حق تعالیٰ ہمیں جزع ~~(یعنی بے صبری اور غم وتکدر کا اظہار کرنا) سے منع فرماتا ہے اور یہ عورتیں اس کے خلاف کرتی ہیں~~

اور اس کی نافرمانی پر اجرتیں لیتی ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "اللہ کے ساتھ کفر کی تین خصلتیں ہیں جیب وگریبان کا چاک کرنا اور بالوں کا منڈانا یا فرمایا گالوں پر طمانچے مارنا، اور نوحہ گری کرنا بلاشبہ فرشتے نوحہ کرنے والے اور گانے والے مرد وعورت پر رحمت کی دعا نہیں کرتے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نائحہ ☆(۱) اور مغنیہ ☆(۲)، واشمہ ☆(۳)، اور مستوشمہ ☆(۴) پر لعنت فرماتا ہے اور اپنے رخساروں پر طمانچے مارنے والوں پر، اور زور سے واویلا کرنے والوں پر لعنت بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ نوحہ گروں اور اس کے سننے والوں سب پر لعنت کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "وہ ہم میں سے نہیں ہے جس نے رخساروں پر طمانچے مارے، جیب وگریباں چاک کیا اور جاہلیت کے نوحہ گری کی مانند واویلا کی"۔

باب ششم

صبر کرنے کا اجر

اللہ تعالیٰ سبحانہ ارشاد فرماتا ہے کہ "صبر وصلوۃ کے ذریعہ استعانت کرو، بے شک یہ عمل بہت بڑا ہے مگر خشوع رکھنے والوں پر نہیں"۔ (پارہ ۱، سورۃ البقرہ، آیت ۴۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جہنم کی پشت پر صراط قائم کی جائے گی، گویا کہ وہ پل اس کی داہنی اور بائیں جانب پر (درمیان میں) نصب کیا جائے گا تو اگر مسلمان نمازی ہے تو وہ اس کی داہنی جانب سے اسے پناہ میں رکھے گی، اور اگر سختیوں پر صبر کرنے والا ہے تو اسے اس کی بائیں جانب سے پناہ میں رکھے گی، اور اگر وہ غیر نمازی ہے اور صبر کرنے والا نہیں ہے تو پل کو عبور کرتے ~~وقت دونوں جانب سے جہنم کی آگ کے شعلے اسے جلائیں گے لہٰذا تم صبر وصلوۃ کے ذریعہ مدد~~ چاہو، تاکہ وہ تم کو آگ کی لپیٹ سے بچائے"۔

(☆(۱) نوحہ کرنے والی، (۲) گانے والی، (۳) چہرے کے بال اکھیڑنے اور چہرے یا جسم کو گودنے والی، (۴) جسم یا چہرے کو گودوانے والی))

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جب قیامت کا دن ہوگا تو منادی ندا کرے گا کون ہے وہ جس کا قرض اللہ کے ذمہ ہے؟ مخلوق کہے گی ایسا کون ہوگا؟ جس کا قرض اللہ کے اوپر ہو، فرشتے جواب دیں گے، وہ شخص ہے جس کا دل حزن وملال سے مبتلا کیا گیا۔ اگر چہ اس کی آنکھیں آنسو بہاتی ہوں، مگر وہ اللہ کی خوشنودی میں صبر کر رہا ہو۔ تو جو کوئی ایسا ہو، وہ اس دن اللہ سبحانہ تعالیٰ سے اپنا اجر لے لے۔ تو بہت سی مخلوق مصیبتوں والی کھڑی ہو جائے گی۔ فرشتے کہیں گے، دعوی بغیر دلیل کے نہیں ہوتا ہے، تم ہمیں اپنا نامہ اعمال دکھاؤ تو وہ ان کے نامہ اعمال کو دیکھیں گے، تو وہ جس کے نامہ اعمال میں خدا سے ناراضگی یا فحش کلامی پائیں گے کہیں گے بیٹھ جاؤ، تو صبر کرنے والے میں سے نہیں ہے اور اسی طرح جب وہ عورت کے نامہ اعمال میں ناراضگی پائیں گے تو اس کے آگے نامہ اعمال پھینک دیں گے، اور صبر کرنے والے مرد وعورت کو فرشتے لے کر جائیں گے یہاں تک کہ ان کو عرش کے نیچے لائیں گے اور عرض کریں گے، اے ہمارے رب! یہ تیرے صبر کرنے والے بندے ہیں۔ اللہ عزوجل فرمائے گا انہیں شجرۃ البلویٰ لے جاؤ تو وہ ان کو ایسے درخت کے پاس لائیں گے جس کی جڑیں سونے کی ہوں گی اور اس کے پتے چاندی کے، اور اس کا سایہ اتنا طویل ہوگا کہ سوا سو سال تک اس کے نیچے چلتا رہے، تو فرشتے انہیں اس کے سائے میں بٹھائیں گے، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ یکے بعد دیگرے بار باران پر تجلی فرمائے گا اور ان سے معذرت ☆فرمائے گا جس طرح آدمی اپنے ساتھی سے معذرت کرتا ہے، اور حق سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا، اے میرے صبر کرنے والے بندو! میں نے جو تم کو بلاؤں میں مبتلا کیا تھا، اپنی بارگاہ میں تمہیں ذلیل وخوار کرنے کے لئے نہیں کیا تھا، بلکہ اپنے حضور میں تمہاری عزت وکرامت کے لئے ہے اور میں نے چاہا تھا کہ دنیا کے گھر میں بلاؤں کے ذریعہ تم سے تمہارے گناہ اور بوجھ کو مٹاؤں، اور تمہیں بلند درجہ عطا فرماؤں جب بھی تمہیں اپنے اعمال میں بلائیں پہنچیں۔ تم نے میری وجہ سے

(☆ اللہ تعالیٰ جل مجدہ قادر مطلق ہے، مالک ومختار ہے، سبحان ہے یعنی بے عیب ہے، حق تعالیٰ سبحانہ غلطی کرنے سے پاک ہے اس لئے معذرت کرنے سے بھی پاک ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ روز محشر اللہ تعالیٰ مصیبت میں مبتلا کرنے کی حکمت اپنے بندوں کو بیان فرمائے گا۔ احقر نسیم صدیقی غفرلہ)

صبر کیا اور مجھ سے حیا کرتے رہے اور میری قضاء وقدر کو تم نے برا نہ جانا۔ تو آج میں تم سے حیا فرماتا ہوں میں تمہارے لئے میزان قائم نہیں کرتا اور نہ تمہارے نامہ اعمال کو کھولتا ہوں، "بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بلاحساب پورا اجر دیا جائے گا" اور میں تمہارا حساب وکتاب نہیں لیتا اس کے بعد حق سبحانہ وتعالیٰ فقراء کی طرف اعتذار میں فرمائے گا اے میرے فقراء بندو! میں نے تم کو فقر کے ساتھ اپنے حضور میں ذلیل وخوار کرنے کے لئے مبتلا نہیں کیا تھا، اور نہ میرے حضور میں دنیاداروں کی کوئی عزت ہے۔ میں نے دنیاوی ملکیت میں سے اگر کسی چیز کا کسی کو مالک بنایا تھا تو میں اس سے ذرہ ذرہ کا حساب لوں گا اور میں اس سے پوچھوں گا کہ تو نے اسے کہاں استعمال کیا اور تو نے اسے کہاں سے حاصل کیا؟ لیکن اے فقیرو! میں نے تمہارے لئے پسند کیا کہ تمہارا حساب وکتاب ہلکا ہو اور تم پورے پورے اجر وثواب کو حاصل کرو، تو جس نے دنیاوی زندگی میں تمہیں ایک گھونٹ پانی پلایا، یا ایک لقمہ کھانا کھلایا، یا ایک کپڑا تمہیں پہنایا تو وہ تمہاری شفاعت میں ہے"۔

اس کے بعد حق سبحانہ وتعالیٰ اس عورت کی جانب جس کا بچہ گم ہوا اور اس نے صبر کیا اعتذار میں فرمائے گا، "اے میری بندی! میں نے تیرے بچے کے عوض لوح محفوظ میں ایسا اجر و ثواب لکھا ہے اس کے بعد میں نے اپنے حضور اس کو قبض کیا، تو تیرے دل نے جزع وفزع نہ کیا اور نہ تیرا سینہ تیرے لئے تنگ ہوا، تو آج میری رضا وخوشنودی کی تجھے بشارت ہو اور اپنے بیٹے کے ساتھ ایسے ابدی حیات والے گھر میں اکٹھے ہو جا، جس میں نہ موت ہے اور نہ وہاں سے کسی اور مقام کی طرف جانا ہے، وہاں نہ غم ہے نہ حزن وملال"۔

اس کے بعد حق سبحانہ وتعالیٰ اندھوں، کوڑھیوں جذامیوں اور ہر بیماری والوں سے اعتذار میں فرمائے گا، "آج تم انتہائی مسرت کے ساتھ خوش ہو جاؤ، کیوں کہ آج تمہیں ان کا پورا پورا اجر ملے گا"۔ اس کے بعد ان کے لئے ایسے جھنڈے لہرائے جائیں گے جیسے بادشاہوں اور حاکموں کے جھنڈے لہرائے جاتے ہیں تو جس نے کسی ایک بلا پر صبر کیا اس کے لئے ایک جھنڈا

ہوا، اور جس نے دو قسم کی بلاؤں میں مبتلا ہو کر صبر کیا اس کے لئے تین جھنڈے نصب کئے جائیں گے جس نے بہت سی بلاؤں میں مبتلا رہ کر صبر کیا اس کے لئے اتنے ہی زیادہ جھنڈے نصب کئے جائیں گے، اس کے بعد فرشتے انہیں سوار کریں گے، اور خود ان کے جلو میں ہوں گے اور ان کے آگے جھنڈے لہراتے ہوں گے۔ یہ لوگ اس شان سے جنت کی طرف جائیں گے لوگ ان کی طرف دیکھ کر کہیں گے کیا یہ لوگ شہداء وانبیاء ہیں؟ فرشتے ان سے کہیں گے۔ واللہ! نہ یہ شہداء ہیں اور نہ نبی، بلکہ یہ وہ عوام انسان ہیں جنہوں نے دنیا کی سختیوں اور بلاؤں پر صبر کیا ہے اور یہ آج کے دن نجات پائے ہوئے ہیں۔ یہ سن کر لوگ کہیں گے، اے کاش ہم پر بھی شدید بلائیں واقع ہوتیں اور ہمارے گوشت کو قینچیوں سے کاٹا جاتا تو ہم بھی انہی کے ساتھ یہ عزت ومنزلت پاتے۔ جب یہ لوگ اس شان کے ساتھ جنت کے دروازے پر پہنچیں گے تو فرشتے اس کے دروازہ پر دستک دیں گے۔ رضوان آ کر پوچھے گا، کون ہے؟ فرشتے رضوان سے کہیں گے، دروازہ کھولو۔ رضوان ان سے کہے گا ان لوگوں کا کس وقت حساب ہوا ہے اور نجات پائی ہے؟ حالانکہ لوگ ابھی زمین پر کھڑے ہیں اور ابھی تک حق عزوجل نے کسی کے نامہ اعمال بھی نہیں کھولے ہیں اور نہ میزان نصب کی گئی ہے؟ فرشتے کہیں گے، "یہ صبر کرنے والوں کی جماعت ہے جن پر کوئی حساب نہیں ہے، اے رضوان! ان کے لئے جنتوں کے دروازے کھولو، تاکہ یہ چین وآرام کے ساتھ اپنے محلوں میں بیٹھیں، تو اس وقت رضوانِ جنت ان کے لئے دروازہ کھولے گا اور وہ لوگ اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہوں گے پھر ان سے خوشی ومسرت کے ساتھ تہلیل وتکبیر کرتے ہوئے خدام ملاقات کریں گے۔ تو وہ پانچ سو سال جنت کی بلندیوں پر بیٹھے رہیں گے، اور لوگوں کا حساب و کتاب ہوتا دیکھتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائیں گے"۔ (فطوبیٰ اللصابرین)۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، یارسول اللہ! کونسا عمل میزان میں سب سے زیادہ وزنی ہوگا؟ فرمایا، "صبر" تو جتنا کچھ اس نے صبر کیا ہوگا وہ سب اس کے سامنے صراط پر

گزرتے ہوئے آجائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو صراط کو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز نہ پائے جس نے صراط کو اس حالت میں پایا وہ ضرور ہلاک ہو جائے گا اس میں شک وشبہ نہیں کہ ہر انسان کو ایک جزیرہ کی چوڑائی کی برابر صراط معلوم ہوگی، اور کوئی اسے ایک ہاتھ کے برابر پائے گا اور کوئی چار انگل کے برابر۔ جیسا اس نے شدائد اور مصائب پر دنیا میں صبر کیا ہے اور طاعات پر قائم رہا ہے اس کے مطابق صراط کو پائے گا اور کوئی اسے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز پائے گا ایسا وہ لوگ پائیں گے جن کو دنیا میں نہ صبر کی توفیق ہوگی اور نہ ان کا دین ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جب بچہ مرتا ہے اور فرشتے اس کی روح کو لے کر جاتے ہیں تو اللہ عزوجل فرماتا ہے اے میرے فرشتو! تم نے میری بندی کو کس حال میں چھوڑا ہے جب کہ تم نے اس کے بیٹے اور اس کے پھل کو چھینا ہے؟ حالانکہ حق تعالیٰ اسے خوب جانتا ہے فرشتے عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہم نے اسے تیری بلا پر راضی اور نعمتوں پر شکر گزار پایا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا، فرشتو! اس کے لئے میرے عرش کے نیچے سونے کا گھر بناؤ، اور اس کا نام "بیت الصبر" رکھو، دوسری حدیث میں ہے اس کا نام "بیت الحمد" رکھو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جس کا ایک بچہ گم ہوا اور اس کے گم ہونے پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے احد پہاڑ کے برابر اس کے میزان میں اجر عطا فرمائے گا اور جس نے دو بچوں کو گم کر کے ان کی گم گشتگی پر صبر کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا نور عطا فرمائے گا جو اس کے آگے چلتا ہوگا جو اس کے لئے موقف کی اندھیری میں روشنی دے گا، اور جس کے تین بچے گم ہوئے اور اس نے ان کے گم ہونے پر صبر کیا تو اس سے جہنم کے دروازوں کو بند کر دیا جائے گا جب کہ وہ جہنم پر سے گزرے گا، اور جس نے اپنی ایک آنکھ کے ضائع ہونے پر صبر کیا تو وہ پہلا شخص ہوگا جو رب العزت جل وعلیٰ کے وجہ کریم کی طرف نظر کرے گا اور اللہ تعالیٰ نابیناؤں کے جسموں پر خلعت پہنائے گا اور تمام اہل بلاء کے آگے ان کے جھنڈے نصب ہوں گے اور جس نے دونوں آنکھوں کے ضائع ہونے

پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے عرش کے نیچے گھر بنائے گا اور اس میں ایسی بادشاہت ہوگی، جس کی کوئی تعریف کر سکتا ہی نہیں اور جس نے نماز کے اہتمام میں غسل اور وضو پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اس کے جسم کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی لکھے گا، اور اللہ تعالیٰ اس کے غسل و وضو کے ٹپکے ہوئے ہر قطرہ سے فرشتے پیدا کرے گا اور قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول رہیں گے، اور ان کی تسبیح کا اجر اس کے لئے ہوگا اور جس نے لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر کیا، اور اللہ تعالیٰ جہنم کی اذیت اور اس کے دھوئیں سے اسے باز رکھے گا اور جہنم میں ایک دروازہ ہے اس کا نام "باب التشفی" ہے اس سے کوئی داخل نہ ہوگا مگر ہر وہ آدمی جو اپنے غضب کو نہ دبا سکا ہے، اور جس نے اپنے غضب و غصہ کو نہ دبایا، اور اللہ کے عائد کردہ حق کو تلف کیا تو اللہ تعالیٰ اس پر اس دروازہ کو کھول دے گا جب وہ صراط پر سے گزرے گا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کی نیکیوں کو اس کے زائد اعمال میں لکھ دے گا جس کو اس نے ایذاء پہنچائی ہے اور اس کی بدیوں کو اس کے نامہ اعمال میں منتقل فرما دے گا حق تعالیٰ اچھا حکم دینے والا ہے"۔

اور جس نے چھوٹے بچوں کے گم ہونے یعنی فوت ہونے پر صبر کیا اور اس نے اللہ کی راہ میں "انا للہ وانا الیہ راجعون لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم" کہا تو اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں اور حق تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے اور اس چھوٹے بچے کو اس کے لئے حوض پر اللہ تعالیٰ ذخیرہ بنائے گا اور وہ بچہ قیامت کے دن جو پیاس کا بہت بڑا دن ہوگا پانی پلائے گا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "لوگ قیامت کے دن بھوکے پیاسے قبروں سے اٹھیں گے تو جس کے لئے دنیا میں گرمی کے دنوں میں نفلی روزے ہوں گے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت سے کھانے پینے کے دستر خوان بھیجے گا، اور اس کا وہ روزہ آئے گا اور حوض پر سے لوگوں کے اژدحام کو اس کے لئے ہٹائے گا اور اسے خوب سیر ہو کر پانی پلائے گا"۔

اور جن کا ایک ہی بچہ ہو اور وہ بلوغ سے پہلے فوت ہو گیا ہو تو وہ اس لئے جھگڑے گا اور

اسے سیراب کرے گا اگر اس نے اس کے فوت ہونے پر صبر کیا ہو، اللہ سے ناراضگی اور اس سے لڑنے کے الفاظ مونہہ سے نہ نکالے ہوں۔ اس لئے کہ تمام مسلمانوں کے بچے حوض کے گرد حور و غلماں کے ساتھ ہوں گے اور ان کے اوپر دیباج کے قبے اور نور کی مندیلیں یعنی پردے ہوں گے اور ان کے آگے چاندی کی صراحیاں اور سونے کے پیالے رکھے ہوں گے۔ وہ بچے اپنے ماں باپ کو پانی پلائیں گے مگر جس نے اللہ عزوجل سے اس کے فوت ہونے کے وقت لڑنے جھگڑنے کے الفاظ مونہہ سے نکالے، تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے اجازت نہ دے گا کہ وہ بچے ان کو پانی پلائیں۔

ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ مسلمانوں کے بچے قیامت کے دن موقف میں مجتمع ہوں گے، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا ان سب کو جنت میں لے جاؤ، جب وہ جنت کے دروازہ پر کھڑے ہوں گے، تو خازن جنت کہے گا، اے مسلمانوں کے بچو مرحبا! تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ تم پر کوئی حساب نہیں ہے اس وقت وہ بچے کہیں گے ہمارے ماں باپ کہاں ہیں؟ خازن جنت ان سے کہے گا تمہارے ماں باپ، تمہاری مانند نہیں ہیں اس لئے کہ ان پر گناہ، مطالبے اور بدیاں ہیں وہ حساب دیں گے اور مطالبے پورے کریں گے، بچے کہیں گے انہوں نے ہمارے گم ہونے یعنی مرنے پر آج کے دن کے ثواب کی خاطر صبر کیا ہے ان کی اس بات کا جواب خازن جنت ان کو نہ دے سکے گا حضور ﷺ نے فرمایا!" تو وہ بچے جنت کے دروازے پر کھڑے رہیں گے اور ہم آواز ہو کر چیخ ماریں گے، اللہ سبحانہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھے گا؟ باوجودیکہ وہ ان کے اس چیخنے کو خوب جانتا ہے فرشتے عرض کریں گے، اے ہمارے رب! یہ مسلمانوں کے بچے کہتے ہیں۔ ہم جنت میں داخل نہ ہوں گے مگر اپنے ماں باپ کے ساتھ۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا ان سب کو بھی داخل کر دو تو بچے اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ کے جنت میں داخل ہو جائیں گے"۔

تو صبر کرنے والوں کو خوشی ہو، تھڑ ولے☆، جزع و فزع کرنے والوں کی خرابی ہو وہ اپنی دون ہمتی اور بے صبری سے کیسے اجر و ثواب کو کھو لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم سب کو اس چیز

کی توفیق مرحمت فرمائے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو، اور ہمیں اور تم کو سب کو اس کی ناپسندیدگی اور ناراضگی سے بچائے جو اس نے مقدر فرمایا ہے، ہمیں اور تم کو سب کو حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی محبت و موت عطا فرمائے جس سے وہ راضی و خوش ہو۔ (آمین)

ساتواں باب

زکوٰۃ نہ دینے والے کے عذاب میں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

واقیمو الصلوٰۃ واتوا الزکوۃ ترجمہ:۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔

(القرآن: حکم زکوٰۃ سے متعلق ۳۲ آیات ہیں جب کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے مضامین قرآن میں ۴۷ مقامات پر بیان ہوئے ہیں)

فرمان باری ہے:۔

الذین یقیمون الصلوٰۃ و مما رزقنھم ینفقون اولئک ھم المؤمنون حقالھم درجات عند ربھم و مغفرۃ و رزق کریم (پارہ ۹، سورۃ الانفال، آیات ۳۔۴)

ترجمہ:۔ "مسلمان وہ ہیں جو نماز قائم کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کرتے ہیں۔ حقیقۃً یہی لوگ مومن ہیں ان کے لئے ان کے رب کے پاس درجے، مغفرت اور عزت والا رزق ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "مسلم وہ ہے جب نصاب کا مالک ہو، اور وہ نصاب بیس مثقال سونا ہے تو وہ نصف مثقال کی زکوٰۃ دے، اور جو چاندی کا مالک ہو تو اس کا نصاب دو سو درہم ہے اس کے اوپر زکوٰۃ فرض ہے جب کہ اس کے قبضہ میں سال گزر جائے اور جب اس پر سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ لازم ہو جاتی ہے اب اگر وہ زکوٰۃ نہ دے تو وہ تمام مال آگ کی سلاخیں بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کر کے رکھتے ہیں اور خدا کی راہ میں اسے خرچ نہیں کرتے، تو ان کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو، جس دن جہنم کی آگ میں انہیں غوطہ دیا جائے گا اور اس مال سے ان کی پیشانیوں، ان کے پہلو اور ان کی کمر کو داغ دیا جائے گا یہ مال وہ ہے، جس کو تم نے اپنی جانوں کے لئے ذخیرہ کر کے رکھا تھا تو چکھو اپنے جمع کئے ہوئے مال کا مزہ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جو شخص نصاب زکوٰۃ کا مالک ہو، اور اس نے زکوٰۃ نہ دی تو اس مال کو قیامت کے دن اژدھے کی صورت میں لایا جائے گا اس کی آنکھوں میں آگ دہکتی ہوگی، اور اس کے دانت لوہے کے ہوں گے تو وہ اژدھا مانع زکوٰۃ کے پیچھے دوڑے گا اور اس سے کہے گا، بخیل اپنا داہنا ہاتھ دے تاکہ اسے کاٹ کر جدا کر دوں، مانع زکوٰۃ بھاگے گا اس سے اژدھا کہے گا گناہوں سے کہاں تو بھاگتا ہے پھر اسے پکڑ لے گا اور اس کے ہاتھ کو دانتوں سے قطع کر دے گا اور اسے نگل جائے گا پھر ہاتھ دوبارہ لوٹ آئے گا جیسا کہ پہلے تھا اس کے بعد دوسرا بایاں ہاتھ قطع کر دے گا اور جب بھی اژدھا اپنے دانتوں سے قطع کرے گا وہ درد سے ایسی چیخ مارے گا کہ موقف میں کھڑے لوگ کانپ جائیں گے اس کے بعد یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا ہر بار وہ اس کے ہاتھ کو قطع کر کے کھا جائے گا اور وہ ہاتھ دوبارہ نمودار ہو جائے گا یہاں تک کہ وہ اپنے رب کے سامنے دونوں کٹے ہوئے ہاتھوں سے کھڑا ہوگا اور اس سے سخت شدید حساب لیا جائے گا اس کے بعد جہنم کی طرف لے جایا جائے گا وہ شخص مال سے پوچھے گا، تو کون ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا وہ مال ہوں جس کی زکوٰۃ دینے میں بخل کیا تھا، میں آج تیرا دشمن ہوں، اور میں تجھے ہمیشہ ہمیشہ عذاب دیتا رہوں گا البتہ یہ کہ اللہ تعالیٰ تجھے معاف کر دے، اور فقراء تجھ سے چشم پوشی کریں تو اسے آگ میں اس کے سر کے بل ڈال دیا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، نہیں ہے کوئی ایسا جو بکریوں یا گایوں یا اونٹوں کا مالک ہو، اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دے مگر یہ کہ قیامت کے

دن وہ اس سے زیادہ قوی ہوکر آئیں گے، جب کہ وہ دنیا میں تھے،ان کے سروں پر آگ کے سینگ ہوں گے، وہ ان سینگوں سے اسے گھائل کریں گے اور اپنے ناخنوں سے نوچیں گے یہاں تک کہ اس کا پیٹ چاک کردیں گے، اور اس کی پیٹھ کو چھیل ڈالیں گے وہ فریاد کرے گا مگر کوئی فریاد کو نہ پہنچے گا اس کے بعد وہ درندے اور بھیڑیے بن جائیں گے اور اسے جہنم میں عذاب دیں گے۔

حکایت:۔ ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ میں جوانی میں جاہل تھا اور زکوۃ نہ دیا کرتا تھا اور میرے پاس اتنی بکثرت بکریاں تھیں مگر میں ان کی زکوۃ نہ دیتا تھا۔ اتفاق سے ایک دن ایک محتاج آیا، اس نے مجھ سے اپنی حاجت وضرورت بیان کی میں نے اس کو ایک بھیڑ دے دی اس رات میں سویا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میری تمام بکریاں جمع ہیں اور وہ سب اپنی پیشانیوں سے مجھ پر حملہ کررہی ہیں اور مجھ پر سینگیں ماررہی ہیں اور میں رو رہا ہوں، نہ میں بھاگنے کی قدرت پاتا ہوں اور نہ کوئی فریادرس ملتا ہے اتنے میں وہ بھیڑ آگئی جسے میں نے فقیر کو صدقہ میں دی تھی، تو وہ جم کران کو میرے پاس سے ہٹانے لگی اور وہ بھیڑ ان کو اپنے سینگ مار مار کر مجھ سے ہٹا دیتی ہے، مگر وہ بکریاں اپنی تعداد کی کثرت کی بناء پر غالب آجاتی ہیں۔ کیوں کہ وہ اکیلی تھی قریب تھا وہ بکریاں مجھے ہلاک کردیتیں کہ میں بیدار ہوگیا اور خوف سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے تھا اس وقت میں نے دل میں ارادہ کیا کہ میں ضرور اس بھیڑ کی تعداد کو زیادہ کروں گا، تو میں نے اپنی تہائی بکریاں صدقہ کردیں اور میں نے زکوۃ نہ دینے سے توبہ کی۔ اس کے بعد میں نے ان صدقہ کی ہوئی بکریوں سے اور میرے ساتھ غیر صدقہ ہوئی بکریوں کی عداوت کے عجیب مظاہر دیکھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے مال کی زکوۃ خوش دلی کے ساتھ پوری پوری ادا کردی اسے آسمان دنیا میں "کریم" اور دوسرے آسمان میں "جواد" اور تیسرے آسمان میں "مطیع" اور چوتھے آسمان میں "محفوظ" اور ساتویں آسمان میں تمام اپنے گناہوں سے "مغفور" اور عرش پر حبیب اللہ کے ناموں سے پکارا جائے گا اور جس نے اپنے مال کی زکوۃ نہ دی اسے

آسمان دنیا میں "بخیل" اور دوسرے میں "شحیح" اور تیسرے میں "ممسک" اور چوتھے میں "مفتون" اور پانچویں میں "عاصی" اور چھٹے میں "منوع" یعنی وہ شخص جس سے برکت چھین لی گئی ہو، اس کے لئے برکت کا کوئی حصہ نہ مال میں ہو اور نہ نیکی میں اور ساتویں میں "مطرود" یعنی جس کی نماز مردود ہو قبول نہ کی جائے بلکہ منہ پر ماردی جائے اسے ان ناموں سے پکارا جائے گا"۔

زکوۃ کی ادائیگی کے فوائد:۔

مروی ہے کہ ایک خوبصورت جوان حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آیا وہ جوان اسی رات دلہن کو بیاہ کے لایا تھا، ملک الموت حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ جوان آپ کو سلام کرنے آیا اس جوان کو دیکھ کر ملک الموت نے کہا، اے داؤد! آپ جانتے ہیں یہ کون شخص ہے؟ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا ہاں یہ جوان مسلمان ہے اور مجھ سے محبت رکھتا ہے، اس جوان نے اپنے گھر داخل ہونے کو اس سے پہلے محبوب نہ جانا کہ میرے پاس آکے مجھے دیکھے اور سلام کئے بغیر جائے۔ ملک الموت نے کہا اے داؤد! اس جوان کی زندگی میں صرف چھ دن باقی ہیں۔ یہ سن کر حضرت داؤد علیہ السلام کو بہت غم ہوا۔ مگر وہ جوان اس دن کے بعد سے سات مہینے تک زندہ رہا اور وہ نہ مرا جب ملک الموت حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے تو آپ نے ملک الموت سے پوچھا تم تو کہتے تھے کہ اس جوان کی عمر میں صرف چھ دن باقی ہیں مگر وہ اب تک زندہ ہے؟ ملک الموت نے کہا میں نے صحیح کہا تھا لیکن بات یہ ہے کہ جب چھ دن تمام ہوگئے تو میں نے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا، تاکہ میں اس کی روح نکالوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ملک الموت میرے فلاں بندے کو چھوڑ دو کیوں کہ وہ شخص جب حضرت داؤد کے پاس سے باہر نکلا اور اس نے ایک لاچار فقیر کو پایا تو اس نے اپنی زکوۃ دے دی، اور وہ محتاج اس سے بہت خوش ہوا اور اس نے اس کی درازی عمر کی دعا کی، اور کہا کہ جنت میں حضرت داؤد علیہ السلام کا رفیق بنے تو میں اس سے خوش ہوگیا اور میں نے اس کے لئے اس چھ دن کو ساٹھ سال تحریر کردیئے اور اس پر دس سال اور بڑھا دیئے، لہذا تم یہ مدت پوری ہونے تک اس جوان کی روح کو نہ قبض کرنا، اور میں نے

اس کے لئے لکھا ہے وہ جنت میں حضرت داؤد علیہ السلام کا رفیق ہو، (فسبحان اللہ الکریم الوھاب)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "روزانہ آسمان سے بہتر لعنتیں اترتی ہیں جس میں سے ایک یہود پر اور دوسری نصاریٰ پر اور بقیہ ستر زکوۃ نہ دینے والوں پر پڑتی ہیں"۔

ہر وہ شخص جو اپنے مال کی زکوۃ ادا کرتا ہے، وہ صاحب مال رحمٰن کا حبیب ہے اور جب صاحب مال مرجائے اور وہ مال اس کے وارثوں کے قبضہ میں چلا جائے تو وہ ورثاء اس کی زکوۃ دیں یا نہ دیں فرشتے قیامت تک صاحب مال کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے اور وہ عذاب قبر اور عذاب جہنم سے نجات میں رہے گا۔ اور جنت میں داخل ہوگا۔

اور ہر وہ مال جس کی زکوۃ ادا نہیں کی گئی وہ مال خبیث ہے اور اس کا مالک بھی خبیث ہے اس کا گناہ اس پر برابر بڑھتا رہے گا اور قیامت تک یہ جاری رہے گا اگر چہ وہ مال ایسے وارث کے قبضہ میں بعد کو پہنچ جائے جو اس کی زکوۃ ادا کرتا ہو کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو خوشدلی کے ساتھ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرتا ہو، مگر یہ کہ وہ مال اس کی گردن میں نور کا ہار بن کر آئے گا اور وہ نور قیامت کے دن مسلمانوں پر روشنی کرے گا یہاں تک کہ وہ اس کے نور میں صراط پر سے گزر جائے گا، اور جنت میں اسے لے جائے گا اور کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو اپنے مال کی زکوۃ ادا نہ کرتا ہو، مگر یہ کہ وہ مال آگ کا طوق بن کر اس کے گلے میں پڑے گا اگر اس طوق کو دنیا میں ڈالا جاتا، تو یقیناً ساری دنیا اس سے جل جاتی اور دنیا کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجاتے، اور اس کے دریا خشک ہوجاتے ہم اللہ سے اس کی ناراضگی سے پناہ مانگتے ہیں اور اللہ سے قبول وغفران اور جہنم سے نجات کی دعا مانگتے ہیں آمین۔

آٹھواں باب
جان کو قتل کرنے والے اور صلہ رحمی کو قطع کرنے والے کا عذاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "جس نے قصد وارادہ کے ساتھ کسی مسلمان کو قتل کیا تو اس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ کا غضب اور اس کی لعنت اس کے اوپر ہوگی اور اس کے لئے عذاب عظیم تیار کررکھا ہے"۔ (پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۹۳)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ خودکشی کرنا ہے اور جس نے اپنی جان کو چھری سے قتل کیا۔ فرشتے اس چھری سے جہنم کی وادیوں میں ابدالآباد تک برابر گھائل کرتے رہیں گے اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اور میری شفاعت سے محروم ہوگا اور اگر اپنی جان کو کسی اونچی جگہ سے نیچے گرایا اور وہ مرگیا، تو فرشتے ابدالآباد تک جہنم کی وادی میں اونچے ٹیلے سے اسے گراتے رہیں گے اور خودکشی کرنے والے لوگ، آگ کے کنوؤں میں قید کئے جائیں گے اور اگر اپنی جان کو پھار پر لٹکایا اور وہ مرگیا تو وہ ہمیشہ ہمیشہ آگ کی ٹہنی میں معلق رہے گا اور وہ اللہ رب العزت کی رحمت سے محروم ومایوس رہے گا اور اگر کسی جان کو ناحق قتل کیا تو یہ قتل کھلی گمراہی ہے اور فرشتے ہمیشہ ہمیشہ آگ کی چھریوں سے اسے ذبح کرتے رہیں گے جب بھی اسے ذبح کیا جائے گا تو اس کے حلق سے قطران کا سیاہ خون بہے گا اس کے بعد وہ ایسا ہی ہوجائے گا جیسا پہلے تھا اس کے بعد پھر اسے ذبح کیا جائے گا اس طرح اس کا یہ عذاب ہمیشہ جاری رہے گا اور قتل کرنے والے لوگوں کو جہنم کے کنوؤں میں مقید رکھا جائے گا اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ہم اللہ سے اس عذاب سے پناہ مانگتے ہیں اور یہی حال اس عورت کا ہے جو اپنے پیٹ کے بچے کو گرائے یعنی حمل ساقط کرے"۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے "جب موؤدہ یعنی پیٹ کے بچہ کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس خطا میں اسے قتل کیا گیا ہے"۔ (پارہ ۳۰، سورۃ التکویر، آیات ۸۔۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "قیامت کے دن گرایا ہوا بچہ آئے گا اور اس کی آواز کڑک کی آواز کے مشابہ ہوگی اور وہ فریاد کرے گا کہ میں مظلوم ہوں اس کے بعد وہ اپنی ماں کو لے کر حاضر ہوگا اور کہے گا اے رب! میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے مجھے کسی بناء پر قتل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ

بچے کے گرانے والی ماں سے پوچھے گا؟ سن لے میں نے قتل نفس کو حرام قرار دیا ہے بجز کسی حق کے اے میرے فرشتو! اس عورت کو داروغہ جہنم مالک کے سپرد کر دو تا کہ وہ اسے احزان کے کنوئیں میں قید کر دے، تو فرشتے اس عورت کو جھڑکتے گھر کتے پکڑ لیں گے۔ کیوں کہ فرشتے اس کے خلاف نہیں کرتے جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہوتا ہے پھر فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق و زنجیریں ڈال دیں گے اور منہ کے بل اسے جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے اور داروغہ جہنم "احزان" کے کنوئیں میں پھینک دے گا۔ وہ کنواں بہت عمیق ہے، اور اس آگ سے بھرا ہوا ہے جس کا نام "نارالانیار" جب جہنم سرد ہونے پر آنے لگتا ہے، تو اس کنوئیں کا منہ کھول دیتے ہیں تو جہنم اس کی حرارت سے پھر تپنے لگتا ہے اس میں درندے، بھیڑیے، سانپ اور بچھو ہیں جو معذبین کو ڈستے ہیں، اور عذاب کے فرشتوں کے ہاتھوں میں آگ کے خنجر ہوں گے، جس سے قاتلوں کو گھائل کریں گے، پچاس ہزار برس تک اس کنوئیں میں رکھ کر انہیں عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے حق میں جو چاہے حکم فرمائے"۔ (**نعوذ باللہ من غضبہ و عقابہ**)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اس جان کا قتل کرنا ہے جس کے قتل کو بغیر حق کے حرام قرار دیا ہے"۔

کسی کے لئے حلال نہیں کہ بغیر حق کے جاندار کو اذیت پہنچائے اگر چہ چڑیا ہی ہو۔ جب انسان چڑیا سے شغل کرتا ہے، حتی کہ وہ مر جائے اور اسے بغیر حاجت کے ذبح نہ کیا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گی کہ دلوں کو پھاڑ دینے والی کڑک کی مانند اس کی آواز ہوگی، وہ کہے گی، اے رب! میں سوال کرتی ہوں، اس نے بغیر ضرورت کے مجھے کیوں اذیت و عذاب پہنچایا، اور کس لئے مجھے مار ڈالا؟ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی! میں تیرا حق ضرور دلاؤں گا۔ جا کسی ظالم کا ظلم مجھ سے تجاوز نہ کرے گا میں ضرور ہر اس شخص کو عذاب دوں گا جس نے بغیر حق کے کسی جان کو عذاب و اذیت دی، ورنہ میں خود ظالم ٹھہروں گا جب کہ ظالم سے

مظلوم کو پورا پورا حق نہ دلاؤں۔ اس کے بعد حق سبحانہ و تعالیٰ فرمائے گا میں ملک الدیان ہوں، میں آج کے دن کسی پر ظلم نہ کروں گا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی کسی ظالم کا ظلم مجھ سے تجاوز نہ کرے گا۔ اگر چہ ہاتھ کا طمانچہ ہو، یا ہاتھ کی مار ہو۔ یا ہاتھ سے ہاتھ کو مڑ وڑنا ہو۔ میں آگ کے سینگوں سے اسے ضرور گھائل کروں گا اور میں اسے لکڑی پر ضرور سولی دوں گا اگر اس نے لکڑی چھوئی ہے، اور میں ضرور پتھر پر سولی دوں گا اگر اس نے پتھر سے زخمی کیا ہے، اور وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جس پر مظلوم کا حق ہے، جب تک کہ اپنی نیکیوں سے اس کا حق ادا نہ کر دے اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں، تو وہ مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے گا اور جہنم میں جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! " کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا، اور بغیر حق کے جان کو مارنا ہے تو جس طرح میں اس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اسی طرح میں اس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے جان کو ہلاک کیا ہے"۔

تو جس طرح مشرک مخلد فی النار ☆ (۱) ہے اسی طرح قاتل نفس بھی مخلد فی النار ہے، اور جس طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا غضب مشرکوں پر شدید ہے، اسی طرح اس کا غضب قاتل نفس پر شدید ہے اور جس طرح مشرک پر قیامت تک اللہ سبحانہ و تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے، اسی طرح قاتل نفس پر لعنت بھیجتا ہے اور جس طرح قاتل پر اللہ کی لعنت واقع ہوگئی، تو وہ طبقات جہنم پر مارا جائے گا یہاں تک کہ وہ جہنم کے "درک اسفل" ☆ (۲) تک دھنس جائے گا اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے لئے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے، قاتل نفس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے اس لئے کہ اللہ عز و جل نے فرمایا۔

"اور جس نے جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کیا تو اس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اور اس

(☆ (۱) ہمیشہ جہنم میں رہنا، (۲) جہنم کے انتہائی آخری مقام)

پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس کے لئے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے" (پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۹۳) لیکن اگر کسی نے توبہ کر لی تو اس کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتا ہے "اگر وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہ پکارا، اور کسی ایسی جان کو قتل نہ کیا جسے اللہ نے حرام کیا مگر حق کے ساتھ، اور نہ وہ زانی ہیں، اور وہ ایسا کر لیں، وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ (یہاں تک) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے تو یہ وہ لوگ ہیں، اللہ جن کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ غفور رحیم ہے"۔

اور جب کسی عورت نے ارادہ کیا اپنے نفس (بچہ) کا اسقاط کیا، اس کے بعد اپنے گناہ کا اعتراف کیا اور اللہ عز و جل کے حضور میں تفرع و زاری ☆ کی تو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے گا، کیوں کہ اس کا ارشاد ہے، اور اللہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

اور جنین کی دیت (خونبہا) یعنی پیٹ کے بچہ کے ضائع کرنے کی دیت، اگر چہ صورت بن چکی ہو، ورثاء کے لئے یعنی باپ بھائی کے لئے چھ سو درہم ہیں۔ ان سے اس کی دیت لی جائے گی، یا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لئے ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا ہے **فمن لم یجد فصیام شھرین متتابعین توبۃ من اللہ و کان اللہ علیما حکیما** (پارہ ۵، سورۃ النساء، آیت ۹۲) (ترجمہ:۔ تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگا تار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے) (کنز الایمان) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فانہ من قتل نفسا بغیر نفس الآیہ** (پارہ ۶، سورۃ المائدہ، آیت ۳۲) یعنی "جس نے بغیر کسی جان کے بدلے کسی جان کو قتل کیا یا زمین میں فساد پھیلایا گویا کہ اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا اور جس نے اس کو زندہ رکھا گویا کہ اس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا"۔

مطلب یہ کہ ایک جان کے قتل کرنے میں ایک ہزار جانیں شریک ہوئی ہیں تو ان میں سے ہر ایک پر قتل واجب ہوگا اور ان سب کے اوپر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ ہوگا اور جس نے کسی

(☆ اظہار ندامت کے ساتھ حد درجہ رونا)

مجبور جان پر روٹی کے ٹکڑے یا ایک لقمہ یا ایک گھونٹ پانی سے پیاس کے وقت میں یا سختی کے وقت احسان کیا، اور اپنے مسلمان بھائی پر فراخی کی، تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا، اور گویا کہ اس نے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کی طرف احسان کیا۔

معاشرتی احکام:۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں بہتر شخص وہ ہے جو تم میں اپنی بیویوں، اپنے بچوں اور اپنے غلام و باندیوں کے حق میں اچھا سلوک کرتا ہے اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا، اپنی بیویوں اپنے بچوں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں کو مجاہد فی سبیل اللہ کا درجہ دیا جائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "زکوۃ کے بعد بہترین صدقہ وہ درہم ہے جو بندہ خود کو لوگوں سے سوال کرنے سے بچانے کی خاطر اپنے نفس پر خرچ کرے، اور وہ درہم افضل ہے جسے اپنی اولاد پر اور اپنے غلام و باندی پر لوگوں کی طرف حاجت کے لئے ہاتھ پھیلانے سے بچانے کی خاطر خرچ کیا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اس کا اجر ستر گنا تک لکھے گا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جس نے حلال روزی کی تلاش میں مشقت کے ساتھ رات بسر کی تا کہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کے آگے سوال کرنے سے بچائے تو وہ رات اس کے لئے مغفور ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جس کے قبضہ میں جو کچھ ہے، اسے لازم ہے کہ وہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرے، یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں ایسا شخص ہوں کہ میرے پاس نہ بیوی ہے نہ بچے ہیں اور نہ میرا خاندان ہے سوائے مرغیوں کے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر تم نے ان کے دانے میں ایک دن بھی کمی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں محسنوں میں سے نہ لکھے گا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "اپنی عورتوں کے ساتھ لطف و مہربانی اور نرمی کو لازم کرو، تم نہ تو ان پر ظلم کرو، اور نہ ان پر تنگی پیدا کرو، کیوں کہ اللہ عز و جل اس عورت کی بناء پر غضب فرماتا ہے جب وہ مظلوم ہو، جیسا کہ یتیم کے لئے غضب فرماتا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی اہل کے لئے بہتر ہو، اور میں تم سب میں سب سے زیادہ اپنی اہل کے لئے بہتر ہوں۔ کریم کے سواء کوئی عورتوں کے ساتھ عزت وکرم سے پیش نہیں آتا اور لیئم و بدبخت کے سواء کوئی عورتوں کے ساتھ اہانت وذلت سے پیش نہیں آتا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "سب سے پہلے مرد سے جس کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز پر ہے اس کے بعد اس کی بیویوں اور غلام و باندیوں پر ہے ان سے حسن معاشرت کے ساتھ پیش آنے کی وجہ سے حق تعالیٰ اسے بہت حسن جانتا ہے اور عورتوں سے سب سے پہلے جس کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز پر ہے اس کے بعد اس کے شوہر کے حقوق اور اس کے پڑوسیوں کے حقوق پر حساب ہوگا"۔

ایک شخص نے آکر عرض کیا، "یا رسول اللہ! میں بدخلق آدمی ہوں، میں اپنی بیویوں کو اور اپنے گھر والوں کو اپنی زبان سے ایذاء دیتا ہوں"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، "اپنے گھر والوں کو ایذاء دینے والوں سے اللہ عزوجل، نہ تو اس کا عذر قبول فرمائے گا اور نہ اس کی نیکیوں میں سے کسی نیکی کو، اگرچہ وہ ہمیشہ روزہ دار رہے اور غلاموں کو آزاد کرے، اور وہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے ہوگا۔ اسی طرح وہ عورت جو اپنے شوہر کو ایذاء دے، تو نہ تو اس کی نماز قبول ہوگی اور نہ اس کی کوئی نیکی، جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کرلے، لہذا بھلائی کے ساتھ معاشرتی زندگی گزارو، کیوں کہ حق تبارک وتعالیٰ تم سے ایک دوسرے کے ساتھ قیامت کے دن سوال کرے گا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مرد پر واجب ہے کہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور اس کے ترک پر اسے مارے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، کیوں کہ وہ تمہاری قیدی ہیں۔ تم نے انہیں اللہ کے عہد و پیمان کے ساتھ حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمہ کے ساتھ تم نے

ان کی شرم گاہوں کو حلال بنایا ہے لہذا تم ان کے لئے لباس اور نفقہ کی فراخی رکھو، تاکہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے رزقوں میں فراخی دے، اور تمہارے لئے عمروں میں برکت عطا فرمائے، جو تم چاہو گے، اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کردے گا"۔

حکایت:۔

منقول ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں حضرت سارہ کے خلق کی شکایت کی، اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی "میں نے عورت کو ٹیڑھی پسلی سے پیدا کیا ہے کیوں کہ تمام عورتیں حضرت آدم علیہ السلام کی سب سے چھوٹی بائیں پسلی سے پیدا ہوئی ہیں، اور پسلی ٹیڑھی ہوتی ہے۔ اب اگر تم سیدھا کروگے تو اسے توڑ دوگے، لہذا اس کی حالت پر صبر کرو اور جیسی کچھ وہ ہے اسے برداشت کرو، مگر یہ کہ اس کے دین میں کوئی کوتاہی و کمی دیکھو"۔

مرد پر بیوی کے حقوق:۔

شوہر پر اس کی عورت کے حق کے بارے میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "مرد پر اس کی اہل، اور اس کی باندی وغلام کے حقوق میں سے لازم ہے کہ وہ وضو اور اس کی نیت، تیمم، غسل حیض، غسل جنابت، غسل نفاس، حکم استحاضہ، فرائض وضو ونماز، اس کے سنن وآداب، اعتقاد اہل سنت، ترک غیبت و چغلی، نجاست سے بچنے، بیہودہ باتوں سے خاموش رہنے ذکر و آداب میں مشغول رہنے، گناہ و بدی سے بچنے کے مسائل سکھائے اگر مرد کا علم ان مسائل کے سکھانے سے قاصر ہے تو وہ دریافت کرکے ان کو سکھائے اور اگر مرد نے ایسا نہ کیا تو عورتیں مرد کی اجازت سے ان مسائل کو معلوم کریں۔

اور مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنے گھر والوں کو ان جگہوں سے روکے جہاں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات کا وعظ ہوتا ہو۔ تاکہ وہ اپنے دین کی باتوں کو جانیں اور دخول جہنم سے خود کو بچائیں۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، "ہر مرد و عورت پر علم دین

اور اس کے فرائض کا حاصل کرنا فرض ہے"۔

گھر والوں سے حسن سلوک:۔

فصل:۔ مرد پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی، بچوں اور باندی وغلام کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے، اور اس پر ان کا کھلانا، ان کا پہنانا، اور اپنے دین کی باتوں کا سکھانا لازم ہے، اور یہ تمام امور حلال طریقہ سے ادا کرے۔ ان تمام باتوں میں سے کسی بات میں تفریط یعنی کوتاہی اس کے لئے حلال نہیں ہے، جیسا کہ حق تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:۔ "اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں اس کے اوپر ایسے سخت و شدید فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جس کا انہیں حکم دیا جائے اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے"۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ عزوجل نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم سے بچائے اور جتنے لوگ اس کے گھر میں ہیں ان کو بھی ایسا ہی بچائے جیسا کہ وہ اپنے کو بچائے۔ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا، "ہر بالا دست اپنے ماتحتوں کے بارے میں قیامت کے دن مسئول ہے یعنی اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا"۔

منقول ہے کہ مرد سے اس کی بیوی اور اس کی اولاد کے بارے میں سب سے پہلے جو سوال ہوگا اور وہ سب اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے موقف میں ہوں گے۔ یہ ہوگا کہ وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! اس مرد کو ہمارے حق کے بارے میں مواخذہ کر کیوں کہ اس نے ہمیں ہمارے دین کی باتیں نہ سکھائیں، اور ہمیں حرام روزی کھلاتا تھا، اور ہم بے علم تھے تو اسے حرام روزی کے کمانے پر پیٹا جائے گا۔ یہاں تک کہ اس کا گوشت جھڑ جائے گا اس کے بعد انہیں میزان پر لے جایا جائے گا اور فرشتے پہاڑ کے برابر مرد کی نیکیاں لائیں گے، تو عیال میں کا ایک شخص بڑھے گا، اور وہ کہے گا میرا وزن کم ہے اور وہ اس کی نیکیوں میں سے لے لے گا۔ پھر دوسرا عیال کا شخص آئے گا وہ بھی اس کی نیکیوں سے اپنی کمی پوری کرلے گا۔ غرض کہ وہ سب اس کی نیکیاں لے

جائیں گے۔ پھر وہ اپنے گھر والوں کی طرف منہ کرکے کہے گا، میری گردن پر وہ مظالم رہ گئے ہیں جو تمہارے لئے میں نے اٹھائے۔ اور فرشتے کہیں گے یہ وہ ہے جس کے گھر والے اس کی تمام نیکیاں لے گئے، اور یہ ان کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔ لہذا واجب ہے کہ حرام سے بچو، اور اپنی اہل کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

صلہ رحمی اور قطع رحمی:۔

صلہ رحمی اور قطع رحمی کے بارے میں جو حدیثیں ہیں ان میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "صلہ رحمی رزق میں کشادگی کرتا اور عمر میں اضافہ کرتا ہے چونکہ رحم عرش سے متعلق ہے اور عرش الٰہی پکارتا ہے، اے خدا اسے صلہ عطا کر جو میرے ساتھ صلہ برتتا ہے، اور اسے قطع کردے جو مجھے قطع کرتا ہے اس پر حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے، "قسم ہے مجھے اپنے عزوجلال کی میں اسے ضرور صلہ دوں گا جو تیرے ساتھ صلہ برتتا ہے اور میں اسے ضرور قطع کردوں گا، جو تجھ سے قطع کرتا ہے"۔

حکایت:۔

صالحین بیان کرتے ہیں کہ ایک صالح نے بیان کیا کہ ایک مرد صالح عجم کا رہنے والا میرا دوست تھا اور مکہ مکرمہ میں رہا کرتا تھا اور طویل رات تک خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتا اور بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کرتا تھا اس حال میں کئی برس گزر گئے تو میں نے کچھ سونا اسے امانت میں دیا اور یمن کی طرف سفر کو چلا گیا۔ جب واپس آیا تو معلوم ہوا وہ فوت ہوگیا ہے میں نے اس کی اولاد سے امانت کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے مجھ سے کہا، خدا کی قسم تم جو کہہ رہے ہو ہمیں کچھ معلوم نہیں اور نہ ہمیں اس کا کچھ علم ہے تو میں غم زدہ ہوکر بیٹھ گیا۔ حضرت مالک بن دینار رحمہ اللہ مجھ سے ملے، انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے اے بھائی کیوں فکرمند ہے؟ میں نے انہیں

سارا حال بیان کیا۔ انھوں نے فرمایا جب آدھی رات ہوجائے اور وہ رات جمعہ کی ہو، اور مطاف

میں کوئی شخص باقی نہ رہے تو رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکارنا، اے فلاں اب اگر وہ شخص اللہ کے نزدیک صالح اور مقبول ہے، تو اس کی روح تم سے بات کرے گی "اس لئے کہ تمام مسلمانوں کی روحیں رکن اور مقام کے درمیان اس رات کو جمع ہوتی ہیں"۔ وہ بزرگ بیان کرتے ہیں کہ جب جمعہ کی رات آئی، تو آدھی رات کے بعد میں رکن و مقام کے درمیان کھڑا ہوا اور زور سے پکارا، اے فلاں تو مجھے کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا، انہوں نے سن کر کہا "انا للہ وانا الیہ راجعون" وہ عجمی اہل نار سے ہوگا اب تم فلاں جگہ☆ جاؤ، وہاں ایک کنواں ہے جس کا نام "برہوت" ہے، اس میں معذبین کی روحیں جمع کی جاتی ہیں، اور وہ کنواں جہنم کے منہ پر ہے تو تم اس کنوئیں کے گوشہ پر کھڑے ہو کر آدھی رات کے وقت پکارنا، اے فلاں، تو وہ تم سے بات کرے گا وہ بیان کرتے ہیں کہ پھر میں اس کنوئیں کی طرف گیا، جب آدھی رات ہوئی تو میں کنوئیں کے پاس بیٹھ گیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ دو شخصوں کو لایا گیا ہے، اور ان دونوں کو اس کنوئیں میں اتارا گیا ہے۔ اور وہ روتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں تو کون ہے؟ ایک کہتا ہے، فلاں ظالم کی روح ہوں میں بادشاہ کا پہرہ دیا کرتا تھا اور حرام کھاتا تھا اور ملک الموت نے مجھے اس کنوئیں میں پھینک دیا، جس میں مجھے عذاب دیا جاتا ہے اور دوسرے نے کہا، میں عبدالملک بن مروان کی روح ہوں، میں مرد گنہگار ظالم تھا۔ مجھے اس کنوئیں میں عذاب کے لئے لایا گیا ہے اس کے بعد میں نے ان دونوں کے چیخنے اور چلانے کی آوازیں سنیں۔ اور شدت خوف سے میرے جسم کے تمام رونگٹے کھڑے ہو گئے وہ بیان کرتے ہیں پھر میں نے اس کنوئیں میں نظر ڈالی اور زور سے پکارا، اے فلاں! تو اس نے مجھے ضرب وعقوبت کے نیچے سے جواب دیا۔ لبیک (میں موجود ہوں) میں نے کہا اے بھائی! میری وہ امانت کہاں ہے جو میں نے تمہارے سپرد کی تھی، اس نے کہا، وہ امانت فلاں فلاں جگہ فلاں چوکھٹ کے نیچے مدفون ہے۔ میں نے پوچھا، اے بھائی! کس گناہ میں اس

(☆ مترجم علیہ الرحمۃ کے متن ترجمہ کی طباعت میں یہاں دو الفاظ سمجھ میں نہیں آرہے ہیں اس لئے اسے فلاں جگہ لکھا ہے۔ احقر نسیم صدیقی غفرلہ)

بدبختوں کے مقام میں لائے گئے ہو؟ اس نے کہا، اپنی بہن کے سبب سے کیوں کہ میری ایک بہن تھی جو محتاج تھی اور مجھ سے دور سرزمین عجم میں رہتی تھی میں اس سے بے نیاز ہو کر اللہ عزوجل کی عبادت اور مکہ مکرمہ کی حاضری میں منہمک ہو گیا اور اتنے عرصہ تک نہ میں نے اس کے کھانے پینے کی فکر کی اور نہ اس کی کچھ پوچھ گچھ کی۔ پھر جب میں مر گیا تو اس قطع رحمی پر میرے رب نے مجھ پر عتاب فرمایا، اور "اس نے مجھ سے پوچھا تو کیسے اسے بھول گیا، وہ برہنہ رہی، تو کپڑے پہنتا رہا، وہ بھوکی رہی، اور تو پیٹ بھر کے کھاتا رہا، وہ پیاسی رہی اور تو سیراب رہا قسم ہے مجھے اپنے عز وجلال کی میں قاطع رحم پر رحم نہ کروں گا لے جاؤ اسے، اور برہوت کے کنوئیں میں ڈال دو" تو ملک الموت مجھے یہاں لے آئے اب اس جگہ مجھے عذاب دیا جاتا ہے اے بھائی! تم میری بہن کے پاس جاؤ، اور مجھے معاف کرنے کی اس سے درخواست کرو، اور اس عذاب سے چھٹکارے کی تدبیر کرو ممکن ہے کہ اللہ عزوجل مجھ پر رحم فرمائے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں قطع رحمی اور اس پر ظلم کرنے کے سوا، میرا کوئی گناہ نہیں ہے۔ وہ بزرگ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد میں اس جگہ پہنچا جہاں اس نے امانت کو مدفون بنایا تھا اور میں نے اسے کھودا، اور میں نے تھیلی موجود پائی جس میں میری امانت تھی، میں اسے لے کر عجم کے شہروں کی طرف روانہ ہوا، اور اس کی بہن کی بابت دریافت کیا اور وہ مجھے ملی، میں نے اس سے اول تا آخر سب ماجرا بیان کیا، وہ سن کر رونے لگی، اور میں نے اس کے بھائی کے چھٹکارے میں اس سے کہا، تو وہ اللہ کی جناب میں قلت و حاجت کی شکایت کرنے لگی۔ اس پر میں نے کچھ دنیاوی مال اسے دیا اور میں اس کے پاس سے چلا آیا لہٰذا ہر مومن کو سزاوار ہے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "میں نے جنت میں سونے، موتی، یاقوت اور زبرجد کے محل دیکھے جس کا ظاہر اس کے باطن سے، اور اس کا باطن اس کے ظاہر سے دکھائی دیتا تھا۔ میں نے پوچھا اے بھائی جبریل! یہ منازل کن لوگوں کے ہیں؟ انہوں نے بتایا یہ گھر صلہ رحمی کرنے والوں اسلام کے پھیلانے والوں، نرم گفتگو کرنے والوں، کھانا کھلانے والوں، یتیموں پر مہربانی و نرمی

کرنے والوں، اور جب رات میں لوگ سوتے ہوں، تو اس وقت میں نماز پڑھنے والوں کے ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جس نے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت میں اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا اجر عطا فرمائے گا جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو عطا فرمایا اور جس عورت نے اپنے شوہر کی بدخلقی پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اسے اتنا اجر عطا فرمائے گا جتنا اجر اللہ تعالیٰ مجاہد فی سبیل اللہ کو اس کے شہید ہونے پر عطا فرماتا ہے اور جس عورت نے اپنے شوہر پر ظلم کیا اور ناقابل برداشت اسے تکلیفیں دیں اور اسے ایذائیں پہنچائیں تو اس پر ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب لعنت کرتے ہیں اور وہ جہنم میں جائے گی، اور جس عورت نے اپنے شوہر کی اذیتوں پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اسے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ اور عمران کی بیٹی حضرت مریم کا ثواب عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی سب سے زیادہ سچی بات فرماتا ہے"۔

"جو شخص رحمی قرابت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے، اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے اس کا مال بڑھتا ہے اور اس کا گھر فراخ ہوتا ہے، اور اس پر سکرات موت آسان ہوتی ہے، اور جنت کے دروازے اسے پکارتے ہیں کہ ہماری طرف آؤ"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "قاطع رحم پر رحمت نہیں اترتی"۔ ہم اللہ سے محرومی پر پناہ مانگتے ہیں اور اللہ سے قبول و غفران کی دعا کرتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں جہنم سے امن و امان میں رکھے، آمین۔

نواں باب
والدین کی نافرمانی کے عذاب میں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "اگر اللہ عزوجل کے علم میں زبان کے اندر "اف" سے زیادہ سبک اور کمتر لفظ کوئی اور ہوتا تو اللہ عزوجل "اف" کی بجائے اسے استعمال فرماتا" (گویا کہ اف سے زیادہ سبک کلام عرب میں دوسرا لفظ ہے ہی نہیں) چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

اما یبلغن عندک الکبیر احد هما او کلهما فلا تقل لهما اف و لا تنهر هما و قل لهما قولا کریما (پ۱۵، بنی اسرائیل، رکوع ۳، آیت ۲۳)

ترجمہ:۔ اگر تیرے سامنے والدین میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اف (ہوں) نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "اگر کلام عرب میں "اف" سے کمتر لفظ دوسرا ہوتا تو حق تعالیٰ **فلا تقل لهما اف** "نہ فرماتا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ نصیحت میں مبالغہ فرمایا ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "والدین کا نافرمان اگر روزہ رکھے اور نماز پڑھے، یہاں تک کہ وہ اس میں منفرد کی مانند بن جائے، مگر وہ اس حال میں مرے کہ اس کے والدین اس پر ناراض ہیں تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر شدید غضبناک ہوگا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "والدین کے نافرمان اور ابلیس کے درمیان جہنم میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "شب معراج میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو آگ کی شاخوں پر لٹکے ہوئے تھے میں نے جبریل سے پوچھا، اے بھائی جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا، یہ والدین کے نافرمان لوگ ہیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جس نے والدین کو گالی دی، تو جہنم میں اس کے سر پر گنتی میں اتنے قطرے گریں گے جتنے زمین پر آسمان سے پانی کے قطرے گرے ہیں۔ ہم اللہ سے جہنم اور اس کے غضب اور ہر ایسے عمل سے پناہ مانگتے ہیں جس سے جہنم میں داخل ہوں"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھے اتنا کسی کے عذاب نے رنج ومحن میں نہ ڈالا جتنا ماں باپ کے نافرمانوں کے عذاب نے مجھے رنج ومحن میں ڈالا۔ میں جنت میں تھا وہاں میں مار اور عذاب سے ان کی چیخوں کی آواز سن رہا تھا میں نے ان کے رونے کی آواز سنی میرا دل ان پر شفقت سے بھر آیا اور میں نے عرش کے نیچے سجدہ کیا اور اس جگہ ان کی شفاعت کی۔ اللہ رب العزت نے فرمایا، اے محمد! آپ اپنے سر کو اٹھایئے، میں ماں باپ کے نافرمان کو جہنم سے اس وقت تک نہ نکالوں گا جب تک کہ ان سے ان کے ماں باپ راضی نہ ہو جائیں۔ اس کے بعد میں اپنی جگہ واپس آ گیا اور ان سے بے پرواہ ہو گیا، جب واپس آیا تو میں نے ان کی چیخ و پکار اور ان کا رونا سنا تو دوبارہ عرش کے نیچے جا کر میں نے سجدہ کیا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا، اے محمد! آپ اپنا سر اٹھایئے اور جو آپ مانگیں گے میں آپ کو عطا فرماؤں گا لیکن ماں باپ کے نافرمان کے سواء، کیوں کہ وہ جہنم سے نہ نکلیں گے جب تک ان کے ماں باپ راضی نہ ہو جائیں۔ پھر میں اپنی جگہ آ گیا اور میں نے ان کو بھلا دیا اس کے بعد میں نے پھر ان کی آہ وزاری اور رونا سنا تو میں نے عرض کیا۔ اے خدا، مالک داروغہ جہنم کو حکم دے کہ ان کے طبقہ کے دروازہ کو کھولے تاکہ میں ان کے عذاب کا معائنہ کروں کیوں کہ میں ان کی چیخوں کی آواز سن رہا ہوں، رب العزت جل وعلیٰ نے فرمایا، میں نے اسے حکم دے دیا ہے، اس وقت میں مالک کے پاس پہنچا، اس نے میرے لئے دروازہ کھولا تو میں نے بہت سے لوگوں کو آگ کی شاخوں پر معلق دیکھا، اور عذاب کے فرشتے آگ کے کوڑے ان کی پیٹھوں اور رانوں پر مار رہے ہیں اور ان کے پاؤں کے نیچے سانپ اور بچھو دوڑ رہے ہیں جو انہیں ڈستے رہتے تھے۔ میں یہ دیکھ کر ان کی شفقت میں رونے لگا اور میں نے تیسری مرتبہ عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کیا اور رب العزت نے فرمایا، ان کا نکلنا بغیر والدین کی رضامندی کے نہیں ہے۔ اس وقت میں نے عرض کیا اے رب! ان کے ماں باپ کہاں ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنت میں اپنی منزلوں میں ہیں اور ان میں سے کچھ لوگ اعراف میں ہیں اور کچھ لوگ جنۃ الماویٰ میں اور کچھ ان کے سواء میں ہیں، پھر میں نے عرض کیا اے میرے معبود، اور اے

میرے مالک! مجھے پہچان عطا فرما ہر اس شخص کی جس کا والد جنت میں ہے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجھے ان کی پہچان عطا فرمائی، اور میں نے ان کے پاس پہنچ کر کہا، اگر تم اپنی اولاد کو دیکھو جو عذاب کے فرشتے ان پر مقرر ہیں اور انہیں عذاب دے رہے ہیں۔ میرا دل تو ان کے رونے اور چیخنے چلانے سے بھر گیا ہے، یہ سن کر ان کے آباء نے وہ بیان کیا جو دنیا میں ان کی اولاد سے ان پر گزرا تھا، اور ان کی ماؤں میں سے ایک نے تو یہ کہا کہ یا رسول اللہ، ان کو عذاب میں ہی رہنے دیجئے، اس لئے کہ انہوں نے میری اہانت کی ہے اور مجھے گالی دی ہے اور میرا دل پاش پاش کیا ہے وہ دنیا اور مال پر قادر تھا اور میں بھوکی رات گزارتی تھی۔ وہ بیوی کو زرق برق لباس پہناتا تھا۔ اور میں ننگی رہتی تھی اور دوسری نے کہا، انہیں چھوڑ دیجئے کہ وہ عذاب میں رہیں، اس لئے کہ میں اگر کوئی ان کے اصلاح حال کی بات کہتی تھی، تو وہ مجھے مارتے تھے اور مجھے اپنے گھر سے نکال دیتے تھے اور ایسا سلوک میرے ساتھ برابر کرتے رہے اور جو کچھ بیتی ہے اس سے ان کے دلوں میں کینہ پڑ گیا ہے یہ سن کر میں نے ان سے کہا کہ دنیا گزر چکی ہے، اور جو کچھ وہاں ہوا وہ بھی گزر چکا ہے، اب انہیں معاف کر دو اور ان سے درگزر کرو، اس عزت میں کہ میں تمہارے پاس سفارشی ہو کر آیا ہوں اس وقت اللہ عزوجل نے فرمایا، اے میرے حبیب، اے محمد! آپ ان کے اوپر گراں بار نہ ہوں قسم ہے مجھے اپنے عزوجلال کی میں جہنم سے ان کی اولاد کو نہیں نکالوں گا جب تک ان کے دل راضی نہ ہو جائیں اس وقت میں نے عرض کیا، اے میرے رب! انہیں حکم دے کہ وہ میرے ساتھ جہنم کی طرف جائیں تاکہ ان کے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں، شاید کہ انھیں ان پر رحم آ جائے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ جانے کا انہیں حکم دیا تو وہ جہنم کی طرف آئے اور داروغہ جہنم نے ان کے اوپر سے جہنم کے دروازہ کو کھول دیا۔ جب انہوں نے اپنی اولاد کی طرف اور ان کے عذاب کی طرف دیکھا تو وہ رونے لگے اور کہنے لگے، خدا کی قسم! ہمیں معلوم ہی نہ تھا کہ وہ اتنے شدید عذاب میں ہیں اور ہر ایک کی مائیں اپنی بیٹیوں اور بیٹوں کے لئے چیخ پڑیں اگر وہ والد تھا تو اپنی اولاد کے لئے چیخ پڑا۔ جب اولاد نے اپنے باپوں اور ماؤں کی آوازیں سنیں، تو ہر ایک رو کر اپنی ماں سے

کہنے لگا کہ اے اماں جان! آگ نے میرے جگر کو جلا دیا ہے اے اماں جان! میں تم پر اس سے بہت آسان تھا اگر میں دھوپ میں بیٹھتا اور ایک گھڑی اس کی حرارت میں رہتا، تو تم اسے برداشت نہ کرتی تھیں۔ اے اماں جان اب تم میرے جسم اور میری ہڈیوں پر رحم نہیں کرتیں؟ یہ سن کر ان کے ماں باپ سب رونے لگے اور کہنے لگے، اے ہمارے حبیب! اے محمد! ﷺ ان کے لئے شفاعت کیجئے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا، میں ان کو ہرگز نہ نکالوں گا مگر تمہاری شفاعت سے اس لئے کہ ان پر میرا قہر وغضب تمہاری وجہ سے ہے۔ تو انہوں نے عرض کیا، اے ہمارے معبود! اے ہمارے مالک! ہماری اولاد کو جہنم سے نکال کر ہم پر فضل واحسان فرما۔ اس وقت اللہ عزوجل نے والد و والدہ سے فرمایا کیا تم اپنی اولاد سے راضی ہو گئے؟ انہوں نے عرض کیا، ہاں۔ رب العزت نے فرمایا، ہر وہ شخص جس کا والد اس کے نکلنے سے راضی ہوا، اسے نکال دو، اور ہر وہ شخص جس کا والد اسے نکالنا نہ چاہے، اسے چھوڑ دو، کہ وہ عذاب میں رہے۔ جب تک کہ میں جو چاہوں فیصلہ فرماؤں۔ تو انہوں نے ان کو نکال لیا اور وہ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ تھے پھر ان پر نہر الحیوٰۃ کا پانی بہایا گیا اور ان کے جسموں پر گوشت، جلد اور بال اگے اور وہ جنت میں داخل ہوئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "میں تمہیں نماز کی اور والدین کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ کیوں کہ اس سے عمر میں افزونی ہوتی ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، بے شک بندے کی عمر میں اگر تین سال باقی رہ گئے ہیں اور وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تیس سال بنا دیتا ہے اور جو اپنے والدین کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے تیس سال کو تین سال یا تین دن کر دیتا ہے اور اہل وعیال اور عزیز واقارب کے ساتھ احسان کرنے سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور ان پر ظلم کرنے سے عمر اور رزق میں کمی ہوتی ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ غضب فرماتا ہے اگرچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ دنیا میں قاطع رحم کو سزا نہ دے مگر اپنے عذاب کو مرنے کے بعد تک موخر کر دیتا ہے اور اس کی روح "برہوت" کے کنوئیں میں قید کر دی جاتی ہے، جو جہنم کے منہ پر ہے اور قیامت تک وہیں مقید رہتی ہے"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "جس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی بلاشبہ اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور فرمایا والدین کے نافرمان کو جب اس کی قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے دباتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں اور قیامت کے دن جہنم میں لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب تین شخصوں پر ہوگا۔ (۱) والدین کا نافرمان، (۲) زانی اور (۳) مشرک باللہ"۔

حکایت:۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ "ایک رات میں قبرستان گیا میں نے ایک قبر دیکھی اس سے دھواں نکل رہا تھا پھر میں نے اس طرف غور سے دیکھا تو وہ قبر شق ہوئی اور اس سے سیاہ فام عذاب کا فرشتہ نمودار ہوا اور اس کے ہاتھ میں آگ کا گرز تھا جو ایک گدھے کے سر پر اس سے مارتا تھا اور وہ گدھا، گدھے کی آواز میں چیختا تھا اس کے بعد وہ گدھا آگ کی زنجیروں کے ساتھ باہر آ گیا۔ پھر عذاب کے فرشتہ نے اسے قبر میں داخل کر دیا اور خود بھی اس کے پیچھے قبر میں چلا گیا اور قبر کا شگاف قبر میں بند ہو گیا۔ میں یہ دیکھ کر تعجب میں ہوا اور فکر میں پڑ گیا پھر مجھے ایک عورت ملی، میں نے اس سے اس کے بارے میں پوچھا اس نے بتایا کہ یہ شخص زانی اور شرابی تھا۔ اس کی ماں اس سے جھگڑتی تھی اور اس نے اپنی ماں سے کہا ایسے چیختے جا جیسے گدھا چیختا ہے جب یہ مر گیا تو اللہ نے (ماں کی گستاخی پر) اسے قبر میں گدھے کی صورت کر دیا اور ہر رات عذاب کا فرشتہ اسے اس کی قبر سے نکالتا ہے اور گرز مار کر کہتا ہے اے گدھے چیخ مار اور اسے زنجیر کے ساتھ گھسیٹ کر نکالتا ہے اور پھر اسے قبر میں لے جاتا ہے اس کے بعد قبر اس پر مل جاتی ہے"۔

ہم اللہ سے نار سے، غضب جبار سے اور عمل اہل نار سے پناہ مانگتے ہیں۔ لہذا مسلمان وہی ہے جو سختیوں پر، مشقتوں پر اپنے آپ کو قابو میں رکھے اور قطعیت رحم اور دوری وعذاب سے ڈرتا رہے۔

دسواں باب

حرمت غناومزامیر

سید عالم ﷺ نے فرمایا! "قیامت کے دن عرش کے نیچے سے پکارا جائے گا، کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں اپنی سماعت کولہوومزامیر اور باطل سے بچا کے رکھتے تھے۔ تا کہ میں ان کو اپنی حمد اور اپنی ثناء سناؤں اور انہیں خبر دوں کہ ان پر نہ خوف ہے اور نہ غم"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "مجھے مزامیر کو باطل کرنے کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔ بلاشک وشبہ اللہ عزوجل لیلۃ القدر میں مزامیر والوں کی طرف نظر نہیں فرماتا"۔ یادرہے شبابہ یعنی منہ سے سیٹی بجانا حرام ہے۔

حضرت نافع سے مروی ہے انہوں نے فرمایا "میں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے ساتھ جارہا تھا۔ انھوں نے چرواہے کے مزمار کی آواز سنی، تو اپنی انگلیوں سے اپنے کان بند کر لئے، اور راستہ سے ہٹ گئے اور رفتار میں تیزی کر دی کچھ دیر بعد فرمایا اے نافع! مزمار کی آواز آنی بند ہوگئی؟ میں نے کہاہاں تو انہوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکال لیں اور راستہ پر آگئے اور فرمایا ایسا ہی میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے، حضور نے کبھی مزمار یا شبابہ کی آواز نہیں سنی۔

وما کان صلاتهم عند البیت الا مکاء و تصدیة (پ۹، سورۃ الانفال، آیت ۳۵)

ترجمہ:۔ اور کعبہ کے پاس کفار کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی۔

مفسرین فرماتے ہیں کہ مکاء یہ شبابہ ہے اور تصدیہ تالی بجانا اور گانا ہے وہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ مسجد حرام میں گاتے صفیری، شبابہ کے ساتھ بجاتے تھے۔ جب مشرکوں کی عید کا دن ہوتا۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے ان کی مذمت کی اور ان کے فعل کو برا کہا اور اس فعل پر ان کے لئے عذاب الیم کا خوف دلایا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! "باجا بجانے والے اور اس کے سننے والے دونوں ملعون ہیں تو جس نے دنیا میں گانے بجانے کو سنا وہ جنت کے مطربات کو کبھی نہ سنے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کرے۔

(لطف رب قدیر)

نغمات جنت، ایوان مصطفیٰ اور ایوان فاطمۃ الزہرا

حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز نوسو مزامیر کی آواز کے برابر ہوگی، وہ مشاہدہ حق کے دن زبور کی تلاوت کریں گے تو اے مسلمانو! جنت کی طرب کی خاطر دنیاوی طرب کو چھوڑ دو۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

لهم ما یشاء ون فیها ولدینا مزید (پ۲۶، سرق، آیت ۳۵)

ترجمہ:۔ جنتیوں کے لئے جنت میں جو چاہیں گے ہوگا اور ہماری طرف سے مزید انعام ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قیامت کے دن جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور جہنمی جہنم میں تو موت کو ایک خوبصورت دنبہ کی شکل میں لایا جائے اا اور منادی پکارے گا اے جنتیو! چڑھ کے دیکھو تو وہ سب کے سب چڑھ کے دیکھیں گے ان سے پوچھا جائے گا کیا تم جاننا چاہتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ وہ کہیں گے "کیوں نہیں" ان سے کہا جائے گا "یہ وہی موت ہے پھر جنت ودوزخ کے درمیان اسے ذبح کر دیا جائے گا اور منادی پکارے گا جنتیو! جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہو اب موت نہیں ہے اور جہنمیو! تم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ہو اب موت نہیں ہے"۔

اس وقت دوزخیوں پر بڑی حسرت ہوگی اور وہ روتے ہوئے لوٹیں گے، اور اہل جنت بے انتہا خوشی میں ہوں گے اور اپنے اپنے محلوں کی طرف لوٹ جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے حورعین گانے والیوں کو بھیجے گا اور وہ جنت کے باغوں میں سفید موتی کے ایوان میں جس کا طول سو برس کی راہ اور جس کا عرض پچاس برس کی راہ ہوگی بیٹھیں گے اور تمام عورتیں سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے پاس اور مرد نبی کریم ﷺ کے پاس دوسرے ایوان میں ہوں گے اور ان

کے لئے مراتب ومساند نصب کئے جائیں گے، اس کے بعد حورعین آگے بڑھے گی۔ ان کے لئے حمد الٰہی ایسی آواز سے گائے گی کہ اس سے بہتر کسی سننے والے نے نہ سنا ہوگا اور اس میدان میں درخت ہوں گے اور درخت کی ہر شاخ میں مزامیر ہوں گے، ان مزامیر کی تعداد نوے ہوگی، اور فرشتے ان درختوں کو حور کے آگے نصب کریں گے حق سبحانہ وتعالیٰ حورعین سے فرمائے گا میرے ان بندوں کو گانا سناؤ جنہوں نے دنیا میں میری خاطر مطربات سے اپنے کانوں کو بچائے رکھا ہے، اور دنیا میں میرے کلام اور رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں سے لذت رکھی ہے۔ آج ان کے لئے خوشی اور میرے قرب کی کرامت ہے، غرض کہ حورعین ان کے لئے حق تعالیٰ کی تسبیح وتحمید وتوحید کے ساتھ گائے گی اور ان مزامیر پر عرش کے نیچے سے ہوا پہنچے گی اور تمام لوگ طرب عظیم اور قرب وصال کی خوشی میں جھومنے اور مسرور ہونے لگیں گے اور فرشتے سونے کی کرسی، جس پر سونے سے مراتب کڑھے ہوں گے پیش کریں گے اور اس پر سبز سندس اور استبرق کے ابرے کے گدے ہوں گے، اور وہ ان کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے، فرشتے کہیں گے، حق تعالیٰ نے تمہارے بارے میں فرمایا ہے کہ رقص سے تمہارے اعضاء نہ تھکیں گے یہ بدلہ ہے دنیا میں تمہاری ان مشقتوں کا اور جو نماز و عبادت میں اٹھاتے تھے۔ ان کرسیوں پر بیٹھو، یہ کرسیاں آنکھ کی پلک جھپکنے پر تمہارے ساتھ جھک جائیں گی۔ کیوں کہ ان میں روح اور بازو ہیں تو وہ لوگ ان کرسیوں پر بیٹھیں گے اور پلک جھپکنے کی مقدار پر ان کے ساتھ جھومیں گی اگر جنت کے گانے خفیف ہوں گے، تو ان کا جھومنا بھی خفیف ہوگا اگر پر جوش ہوں گے تو ان کا جھومنا بھی قوی ہوگا اور وہ خوشی سے اپنے وجود سے بے نیاز ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کے درجات کے مطابق اپنے پاس سے خلعت عطا فرمائے گا، اور ان پر نور رحمن سے مزین ومرصع سونے کی پٹی کے ساتھ خلعت ہوگی اور اس پٹی کے وسط میں "**بسم اللہ الرحمن الرحیم**" لکھا ہوگا۔

اس خلعت میں حرفوں میں کڑھا ہوگا کہ یہ فلاں بنت فلاں یا فلاں بن فلاں کی خلعت ہے جب ان کے جسموں پر خلعت پہنائی جائے گی تو وہ تکبیر وتہلیل کریں گے اور حق تبارک وتعالیٰ

ان پر ایک ایک مرد ایک ایک عورت پر سلام فرمائے گا اور ان سے فرمائے گا، مرحبا اے میرے بندو، اے میرے طاعت گزارو! میں تم سے راضی ہو گیا تم بھی مجھ سے راضی ہو گئے؟ اس پر وہ سب عرض کریں گے، اے ہمارے رب! تو ہی حمد وشکر کا مستحق ہے، ہم کیوں راضی نہ ہوں گے، بلاشبہ تو نے انتہائی کرامت کے ساتھ ہمارا اکرام فرمایا ہے۔ اللہ رب العزت فرمائے گا تم ان چیزوں سے پرہیز کرتے رہے، جن کو میں نے تم پر حرام کیا اور اس پر عمل کرتے رہے، جن کا میں نے تمہیں حکم دیا۔ میری خاطر تم خاموش رہے اور میری خاطر تم نے نماز پڑھی اور میری جدائی کے خوف سے تم روتے رہے اور تم نے میری مخالفت نہیں کی اب قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی اے میرے محبوبو! اے میرے طاعت گزارو اے مجھ سے محبت کرنے والو! تم اپنے محلوں میں چلے جاؤ۔ اس کے بعد ان کے لئے محلات کو کھولا جائے گا۔ ہر ایک محل اتنا بڑا ہوگا جس میں ستر ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ کے سامنے ستر ہزار درخت ہوں گے، اور ہر درخت میں ستر ہزار شاخیں ہوں گی، ہر شاخ میں ستر ہزار قسم کے پھل ہوں گے ہر پھل کا رنگ خاص ہوگا جو دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا، ہر درخت کا تنا سونے کا ہوگا اور اس کے پتے چاندی کے، ہر پھل چوٹی کے برابر ہوگا اور درختوں کی دونوں صفوں کے درمیان ستر سونے کے تخت ہوں گے۔ ہر تخت کا طول تین سو ہاتھ ہوگا۔ جب وہ اس کا ارادہ کرے گا کہ تخت پر بیٹھے، تو وہ کم ہو کر ایک ہاتھ کی برابر نیچا ہو جائے گا اور جب اس پر جم کر بیٹھ جائے گا تو وہ پرواز کرے گا یہاں تک کہ وہ ہوا میں اڑتا رہے گا اور اگر دل میں یہ آیا کہ یہ ان کے ساتھ چلے، تو وہ جنت کی زمین میں ان کے ساتھ چلے گا اور اگر اس نے چاہا کہ ان کے ساتھ پرواز کرے، تو وہ درختوں کے درمیان اڑے گا اور اپنے سروں کے اوپر سے جو پھل کھانا چاہیں گے وہ ٹوٹ کر ان کے پاس آ جائے گا وہ کھائیں گے اور ہر تخت پر ستر ہزار بچھونے ہوں گے اور سندس واستبرق کے گدے اور گاؤ تکیے ہوں گے اور ہر تخت کے گرد ستر خادم ہوں گے اور ہر خادم کے ہاتھ میں سونے کا مرصع پیالہ ہوگا، جو ستر ہزار موتیوں سے مکمل ہوگا۔ ہر پیالہ میں خاص قسم کا پانی ہوگا اور "دلی" کے لئے حورعین، خدمتگار باندیاں ہوں گی۔ ہر حور پر ستر

حلے ہوں گے قریب ہوگا کہ ان حلوں کے نور سے آنکھیں چندھیا جائیں اور ستر ہزار قسم کے زیور ہوں گے جو زر و جواہر سے مکمل ہوں گے "اللہ کا ولی" ان میں سے جس سے چاہے تمتع کرے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ولھم رزقھم فیھا بکرۃ و عشیاء" (پارہ ۱۶، سورۃ المریم، آیت ۶۲) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب صبح کا وقت ہوگا فرشتہ آئے گا اور محل کے دروازہ پر دستک دے گا۔ خادم پوچھے گا کون ہے؟ وہ کہے گا، میں اللہ کی طرف سے فرشتہ ہوں اور تمہارے سردار مرد یا سردار عورت کے پاس آیا ہوں اور دنیا کی نماز صبح کا ہدیہ لایا ہوں۔ خادم دروازہ کھول دے گا، وہ فرشتہ سامنے آ کر ان سے کہے گا۔ "رب السلام تمہیں سلام فرماتا ہے، اور تم سے فرماتا ہے کہ جب تم دنیا میں تھے تو تم میری طرف اپنی نماز صبح بھیجا کرتے تھے اور میں ان کو قبول کیا کرتا تھا" میں تمہارے لئے جزاء نہیں خیال کرتا، اور یہ ہدیہ ہے جسے اللہ عزوجل نے تمہارے طرف بھیجا ہے، یہ تمہاری نماز صبح کے عوض ہے اس کے بعد وہ فرشتہ سونے کا خوان پیش کرے گا اس میں ستر طشتریاں ہوں گی، دس سونے کی اور دس چاندی کی، دس یاقوت کی، دس زمرد کی، دس موتی کی، دس مرجان کی، دس عقیق کی، اور ہر طشتری میں ایسا کھانا ہوگا جو دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا اور اس پر سفید برف کی روٹی ہوگی یہ اس قدرت سے ہوں گی جو حق تعالیٰ کسی شئے کے لئے فرماتا ہے، ہو جا، تو وہ ہو جاتی ہے اور وہ سبز سندس کے رومالوں سے ڈھکی ہوں گی، اور ایک اور فرشتہ آئے گا اس کے ساتھ دوسرا خوان نعمت سونے کا ہوگا اس میں اللہ عزوجل کی طرف سے فواکہ ہوں گے اور تیجان، عقود یعنی ہار اساور (کنگن) خلاخیل (پازیب) اور خواتیم (انگشتریاں) ہوں گے اور ہر انسان کو دس سونے کی انگشتریاں دی جائیں گی جن کے نگوں پر سبز نور سے کندہ ہوگا اس نگ پر جو انگوٹھے کی انگشتری میں ہوگا "اے میرے بندے میں تم سے راضی ہوں"۔ اور دوسری انگلی کی انگشتری کے نگینہ پر ہوگا "تم میرے لئے ہو اور میں تمہارے لئے" اور تیسرے نگینہ پر "تم میرے قرب سے کبھی نہ اکتاؤ گے" اور چوتھے نگینہ پر "میرے ٹھہرے ہوئے گھر میں میرے قرب کی لذت پاؤ" اور پانچویں نگینہ پر "تم نے دنیا میں بویا اور تم نے آخرت میں کاٹا ہے، اور چھٹے نگینہ پر "میرے لئے تم نے جو کیا طویل

کیا جب کہ لوگ غافل تھے" اور ساتویں نگینہ پر "آج تمہارے لئے میرے مشاہدہ کی خوشی ہے" اور آٹھویں نگینہ پر "یہ بدلہ ہے اس کا چاہئے کہ عمل کرنے والے عمل کریں" اور نویں نگینہ پر "سلام ہو تم پر بدلہ میں تمہارے صبر کے کتنا اچھا آخرت کا گھر ہے" اور دسویں نگینہ پر "رب رحیم کی جانب سے سلام کی بات ہے" غرض یہ کہ جبرئیل علیہ السلام ہر جنتی مرد و عورت کو دس انگوٹھیاں، اور تین اساور (کنگن) ایک سونے کا، ایک چاندی کا، اور ایک موتی کا جن میں سبز نور سے ہر کنگن پر لکھا ہوگا "**لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ انا اللہ ارفعوا الی حوائجکم بلا حاجب و لا وزیر یا عبادی طبتم فادخلوھا خلدین**" پہنائیں گے اس کے بعد ان کے سروں پر کرامت کے تاج رکھیں گے اور کسی جنتی زیور کے لئے دنیاوی زیور کی مانند بوجھ نہ ہوگا۔ دنیا کے زیور تو شور مچاتے چٹختے اور پرانے ہوتے ہیں، مگر جنتی زیور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خفی آواز سے تسبیح کرتے اور ایسا راگ گاتے ہیں جس سے سننے والوں کو خوشی اور مسرت ہو۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا! "میرے بندوں اور میرے طاعت گزاروں کو مرحبا!" اے میرے فرشتو! انہیں جنتی نغمے سناؤ۔ فرشتے جائیں گے اور جنتی نغمے سنانے والیوں کو لائیں گے جو حورعین ہیں اور ان کے لئے فرشتے شبابہ یعنی طاؤس لائیں گے اور درختوں کی شاخوں پر نصب کریں گے۔ ہر درخت کی ہر شاخ میں ستر ہزار مزمار ہوں گے عرش کے نیچے سے ہوا چلے گی اور وہ ان مزامیر میں داخل ہوگی اور اس سے ایسے نغمے سنے جائیں گے کہ اس سے بہتر کسی سننے والے نے نہ سنا ہوگا اس کے بعد اللہ تعالیٰ حورعین سے فرمائے گا میرے بندوں کو نغمہ سناؤ جس طرح کہ انہوں نے میری خاطر مطربات سے اپنے کانوں کو دنیا میں بچائے رکھا، اور انہوں نے میرے ذکر اور میرے کلام کے سننے سے لذت حاصل کی۔ اب ان کو اپنی آوازوں میں میری حمد و ثناء سناؤ تو ان کے لئے حورعین نغمہ سنائیں گی اور وہ مزامیر ان کے ہم آواز ہوں گے یہ لوگ اس کے سننے سے وصال حضرت میں خوش ہو کر مست ہو جائیں گے اور جب وجد سے افاقہ ہوگا اور طرب سے سیری ہو جائے گی، تو عرض کریں گے، اے ہمارے رب، ہم دنیا میں تیرے ذکر اور تیرے کلام عزیز سے محبت رکھتے تھے اللہ عزوجل

ان سے فرمائے گا "ہاں بلاشبہ تمہارے لئے جنت میں وہ سب کچھ ہے جس کو تمہارا جی چاہے گا اور تم یہاں ہمیشہ ہمیشہ رہو گے"۔

جنت میں حضرت داؤد علیہ السلام کا لحن:۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے داؤد! وہ عرض کریں گے لبیک یارب العالمین حق تعالیٰ سبحانہ فرمائے گا۔ "اے داؤد! میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔ منبر پر کھڑے ہو کر میرے بندوں کو اور میرے محبوبوں کو زبور کی دس سورتیں سناؤ، حضرت داؤد علیہ السلام منبر پر چڑھیں گے اور زبور کی دس سورتیں پڑھیں گے تو اہل جنت حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سے جو جنتی نغمہ سراؤں کی طرب یہ آواز سے اعظم ہوگی۔ خوش ہوں گے اور اس خوشی میں وہ مست ہو جائیں گے، چونکہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز نوے مزامیر کی آواز کے برابر ہوگی، جب وہ وجد سے افاقہ میں آئیں گے تو حق سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے میرے بندو! کیا تم نے اس سے پیاری آواز سنی ہے؟" عرض کریں گے واللہ نہیں۔ اے ہمارے رب! "ہمارے کانوں میں تیرے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے آواز کی مانند کا گزر نہیں ہوا۔ چہ جائیکہ اس سے بہتر و پیاری آواز"۔

رسول اکرم ﷺ سورہ طٰہٰ اور یٰسین تلاوت فرمائیں گے:۔

اس پر اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا! "قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی میں تمہیں ضرور اس سے زیادہ طیب و پیاری آواز سناؤں گا"۔

اے میرے حبیب! اے محمد (ﷺ) منبر پر جلوہ آرا ہو جایئے اور سورہ طٰہٰ و یٰسین کو پڑھیئے، تو نبی کریم ﷺ تلاوت کریں گے تو آپ کی آواز مبارک حسن میں حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سے ستر گنا زیادہ ہوگی تو تمام اہل جنت مست ہو جائیں گے اور ان کے نیچے کی کرسیاں اور عرش کی قندیلیں جھومنے لگیں گی اور فرشتے آپ کے حسن صوت سے وجد کرنے لگیں گے اور حورعین اور غلمان وولدان سب جھومنے لگیں گے غرض کہ جنت میں کوئی چیز باقی نہ رہے گی جو نبی کریم ﷺ کی قرأت طٰہٰ و یٰس کے حسن صوت سے مست نہ ہو جائے۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا! "اے میرے محبوبو! کیا تم نے کبھی اس سے زیادہ طیب آواز سنی ہے"؟ سب عرض کریں گے "اے ہمارے رب! قسم ہے تیرے عزت وجلال کی، جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی آواز مبارک سے زیادہ حسین، طیب اور شیریں آواز نہیں سنی"۔

اللہ سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی میں تمہیں ضرور اس سے زیادہ طیب آواز سناؤں گا تو حق سبحانہ تعالیٰ خود سورۃ انعام کو پڑھے گا۔ جب حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی آواز سنیں گے تو طرب و وجد میں ہوش و حواس کھو بیٹھیں گے اور تمام فرشتے حجابات، مستور، قصور، اشجار، حور اور نور کی نہریں مضطرب ہو جائیں گے، باغات جھومنے لگیں گے اور کلام عزیز و عقار سے طرب میں تمام اشجار و انہار وجد کرنے لگیں گے جنت وجد میں آ جائے گی اور خوشی سے اس کے ارکان جھومنے لگیں گے اور عرش و کرسی، فرشتے، روحانیین جنبش میں آ جائیں گے اور جنت اور اس میں کی ہر چیز محبت واشتیاق میں وارفتہ ہو جائے گی۔

اللہ تعالیٰ کا دیدار اور انعامات:۔

اس کے بعد حق تعالیٰ اپنے وجہ کریم سے حجابات عظمت کو مکشوف فرمائے گا اور ندا فرمائے گا "میں کون ہوں"؟ سب پیکر جمال عرض کریں گے، تو "اللہ ہمارے رزق کا مالک ہے"۔ اس کے جواب میں اللہ عزوجل فرمائے گا۔ "اے میرے بندو! میں "السلام" ہوں اور تم مسلمان ہو، میں مومن ہوں اور تم مومنون ہو، میں حبیب ہوں اور تم محبوب ہو، یہ میرا کلام ہے تو اسے سنو، یہ میرا نور ہے تو اسے دیکھو، یہ میرا وجہ کریم ہے تو اس کا دیدار کرو"۔ اس وقت تمام بندے اللہ عزوجل کے وجہ کریم کی طرف بغیر حجاب وواسطہ کے نظر کریں گے اور جب ان کے چہروں پر حق تعالیٰ کے وجہ کریم کا نور واقع ہوگا تو نور سے ان کے چہرے چمکنے لگیں گے اور تمام بندے عزیز وغفور کے وجہ کریم کی طرف نظر کے ساتھ متمتع ہوں گے، اور تمام مخلوق تین سو سال تک حق سبحانہ تعالیٰ کے وجہ کریم کی طرف نگاہیں جما کر کھڑے رہیں گے، اور ان میں سے کسی کو طاقت نہ ہوگی کہ وجہ کریم

کی طرف نظر کی لذت کی شدت سے پلک پر پلک مار سکیں تو وہ اپنی نظر کی لذت سے اس کے جمال میں محو ہوں گے اور ان کی نگاہیں اس کے کمال میں جمی ہوں گی حق سبحانہ تعالیٰ لذیذ خطاب کے ساتھ انہیں مخاطب فرمائے گا اور ان سے کہے گا "**السلام علیکم یا معشر الاحباب** "تو جتنا چاہو مجھ سے فیضیاب ہولو اور اپنی سیرابی کرلو، آج میں نے تمہارے لئے اپنے وجہ کریم سے حجاب اٹھا دیئے ہیں۔ اس کے بعد حق سبحانہ تعالیٰ ہر ایک کو ایک ایک انار عطا فرمائے گا جس کا پوست سونے کا ہوگا اور اس کے اندر رنگ برنگ حلے ہوں گے ایک حلہ سبز، ایک حلہ زرد، ایک حلہ سفید، اور ایک حلہ مختلف رنگوں پر سونے کے ساتھ کڑھا ہوا ہوگا اس کے بعد اپنے حجاب کو پلٹ لے گا اور ان سے فرمائے گا۔ اے میرے بندو! اپنی اپنی منزلوں میں چلے جاؤ میں تم سے راضی وخوش ہوں اور میں نے تمہارے حسن کو ستر گنا بڑھا دیا ہے اور تمام مردوں اور عورتوں کے درمیان ایک ہی مکان ہوگا۔ لیکن مردوں اور عورتوں کے بیچ میں نور کا حجاب ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے کے حرم کو نہ دیکھے گا اور تمام مردوں کے لئے جو اعزاز واکرام کیا گیا اتنا ہی عورتوں کے لئے پورا اعزاز و اکرام کیا گیا اور جب حق تبارک وتعالیٰ تجلی فرمائے گا تو تمام مردوں اور عورتوں کو مشاہدہ ہوگا، جس طرح کہ آفتاب طلوع ہوتا ہے تو ساری مخلوق ایک آن میں اسے دیکھ لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ شبیہ و مثال سے برتر ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کوئی شبیہ ہے اور نہ مثیل اس کے بعد حق تبارک وتعالیٰ فرمائے گا اے میرے فرشتو! انہیں سوار کر کے ان راستوں سے لے جاؤ جن راستوں سے لائے تھے، تو فرشتے انہیں یاقوت کے گھوڑے پیش کریں گے جن کی کاٹھی بھی سرخ یاقوت کی ہوگی اور ان کے باز و سبز یاقوت کے، وہ سبز حلوں سے مکمل ہوں گے۔ حق تبارک وتعالیٰ ان سے فرمائے گا!" اے میرے بندو! معرفت کے بازار کی سیر کرو" تو وہ سیر کریں گے اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے، کوئی کہے گا یہ تو اس کا ہے گھرا ئے بھائی! تم جنت کے مکانات میں کس جگہ قیام پذیر ہو؟ جواب میں بتائے گا، میں جنت میں فلاں جگہ اور فلاں مقام میں مقیم ہوں۔ اس طرح ایک دوسرے سے متعارف ہوں گے اس کے بعد فرشتے ان سے کہیں گے "تم دنیا میں اپنے بازاروں

میں جاتے تھے، اگر تمہیں کوئی کپڑا یا کوئی چیز پسند آتی، تو وہ تمہارے لئے بغیر قیمت ادا کئے صحیح نہیں ہوتی تھی، لیکن تمہارے رب العزت نے تمہارے لئے اس بازار میں ہر چیز رکھی ہے، جس چیز کو تم چاہو اسے بغیر قیمت کے لے سکتے ہو"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!" پھر وہ مسندوں، فرشوں، رنگ برنگ گاؤ تکیوں اور قسم قسم کے زیوروں اور حلوں کو دیکھیں گے، تو جو بھی جس چیز کو چاہے گا اپنی آنکھ سے اس کی طرف دیکھے گا اور فرشتے اس کے لئے اسے اٹھا کر اس کے پیچھے لے چلیں گے اس کے بعد وہ بنی آدم کی تصویروں پر گزریں گے۔ ہر وہ تصویر جسے اس کی آنکھ میں بھلی اور خوبصورت معلوم ہوگی وہ اس کی طرف دیکھتے ہی اس کی مانند ہو جائے گا اور جس صورت کو وہ چاہے گا اور وہ اس کی سیرت اور اس کی زیب وزینت میں اس کی صورت ہو جائے گی اور وہ اپنی صورت میں قدرت الٰہی سے ہمیشہ ہمیشہ رہے گا اس کے بعد وہ نظر کرے گا اور اس بازار میں قسم قسم کے حلے اور باز و پائے گا۔ فرشتے کہیں گے "جس طرح بھی جوا ڑنا چاہے، وہ ان بازوؤں اور حلوں میں سے لے کر پہن کر اڑ سکتا ہے" تو وہ پہنیں گے اور ان سے اڑیں گے جہاں وہ چاہیں اس کے بعد وہ اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہوں گے اور محلات میں داخل ہو جائیں گے اس وقت ان کی بیوی اپنے شوہر سے کہے گی، "آج تم کتنے حسین ہو اور تمہارا نور کتنا وافر ہے" شوہر اپنی بیوی سے کہے گا" آج میں نے اپنے رب کے وجہ کریم کو دیکھا ہے اور اس کا نور میرے چہرہ پر واقع ہوا ہے اور تم بھی تو واللہ العظیم ایسی ہی حسین و جمیل ہو، اور تمہارے چہرہ کا نور، اور تمہارا حسن کتنا عظیم ہے "وہ اس سے کہے گی" میرا چہرہ نور سے کیوں نہ جگمگائے اس پر اپنے رب کا نور واقع ہوا ہے تو ان سب کے چہرے انوار سے چمکتے رہیں گے اور دار القرار میں ان کی نعمتیں دائمی ہوں گی۔

جنتی شجر، محل اور ثمر:۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الذین امنوا وعمل الصلحت طوبی لھم و حسن ماب (پارہ۱۳، سورۃ الرعد، آیت ۲۹)

ترجمہ:۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے انہیں خوشی یا طوبیٰ ہو کتنی اچھی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!" طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے اس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخیں جنت کے محلات پر سایہ فگن ہیں اور جنت میں کوئی محل اور کوئی گھر ایسا نہیں ہے، جس پر اس کی شاخوں میں سے کوئی شاخ سایہ نہ کرتی ہو اور اس کی ہر شاخ ہر اس پھل سے بار آور ہے، جتنے دنیا میں پھل تھے اور ہر وہ کلی جو دنیا میں تھی، وہ اس شاخ میں لگی ہوگی، مگر یہ کہ وہ دنیاوی پھل سے زیادہ اور بڑا ہوگا اور وہ کلی دنیاوی کلی سے زیادہ حسین ہوگی، درخت طوبیٰ میں جو انگور لگے ہوں گے اس کا ہر دانہ ایک ماہ کی مسافت کی لمبائی میں ہوگا اور ہر دانہ پانی سے بھرے ہوئے مشکیزہ کی مانند ہوگا" یہ سن کر کسی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا، "یارسول اللہ! اس انگور کا ایک دانہ میرے لئے اور میرے گھر والوں اور خاندان والوں کے لئے کیا کافی ہوگا"؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا!" بے شک اس کا ایک دانہ تمہارے لئے اور تمہارے گھر والوں اور تمہاری قوم کے دس لوگوں کے لئے کافی ہوگا اور اس میں کھجور بھی ہوں گی، اور ہر کھجور مشکیزوں کے برابر ہوگی اور ہر دو کھجوروں کو برق شمس اونٹ اٹھائے گا اور بیان فرمایا شاخ طوبیٰ میں امرود، سیب، انار، اخروٹ اور کشمش بھی لگے ہوں گے اور ہر دو پھلوں کا وزن ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر ہوگا اور درخت طوبیٰ کے وصف کو کوئی نہیں جانتا بجز اس ذات کے جس نے اسے پیدا کیا اور جنت میں ہر مومن کے لئے اس کی ایک شاخ ہوگی اور اس کا نام اس شاخ پر مکتوب ہوگا اور وہ شاخ انواع ثمر کے ہر نوع سے بار آور ہوگی حتی کہ اپنی زین کے ساتھ گھوڑے، اپنی نکیلوں کے ساتھ اونٹ، حور اور غلماں تک ہوں گے اور اس شاخ میں ہار، کنگن، انگشتریاں، تاج اور زیور ہوں گے اور یہ سب چیزیں شاخ کے پتوں کی جگہ ہوں گی اور جب بھی مومن اس سے ایک حلہ لے گا فوراً اس کی جگہ دو (حلے اگ آئیں گے) اور اگر ایک کھجور توڑی ہے تو اس کی جگہ دو کھجوریں نکل آئیں گی اور درخت طوبیٰ کے نیچے بہت سے میدان ہوں گے اگر سوار اس کے سائے میں چلے تو سو سال تک چلتا رہے اور

مسافت ختم نہ ہو اور ان میدانوں میں شراب کی نہریں شہد کی نہریں اور دودھ کی نہریں ہوں گی اور ان نہروں میں مچھلی اور حیتان ہوں گی ان مچھلیوں کی جلد چاندی کی اور ان کا چھلکا سونے کا اشرفیوں کی مانند ہوگا اور ان کا گوشت برف سے زیادہ سفید اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگا اور وہ بغیر ہڈی اور کانٹے کے ہوگا اور ان نہروں میں سرخ یاقوت کی سواریاں ہوں گی، جن میں اولیاء اللہ سوار ہوں گے وہ ان میدانوں میں اپنے قصور (یعنی محلات) سے آئیں گے اور جائیں گے۔ پہلے قصر کی دیوار سبز، دوسرے قصر کی دیوار زرد، تیسرے قصر کی دیوار سرخ اور چوتھے قصر کی دیوار سفید ہوگی اور جب چاشت کا وقت ہوگا تو وہ سب کے سب ایک رنگ کے محل میں پہنچیں گے چونکہ ہر قصر کا رنگ مختلف ہوگا جیسا کہ بیان کیا گیا اور جب ظہر کا وقت ہوگا تو ان قصوروں کی تعمیر پلٹ جائے گی کوئی کمرہ سونے کا، کوئی کمرہ چاندی کا کوئی کمرہ یاقوت کا، اور کوئی کمرہ موتی کا ہو جائے گا اور جب عصر کا وقت ہوگا تو وہ زرد محل اور سفید محل کی طرف جائیں گے یہ محل وقصور اس قدرت سے رنگ بدلتے رہیں گے جس قدرت کے ساتھ حق تعالیٰ کسی شے کے لئے فرماتا ہے "ہوجا" تو وہ "ہوجاتی" ہے۔ تو وہ اس رنگ برنگی سے بڑے خوش ہوں گے"۔

جنتی مردوں کے لئے جنتی دلہن:۔

اور ہر مومن کے لئے جنت میں مساکن دوبار اور املاک عظیمہ ہوں گی، اور اس کا نام اس پر اس کے دروازے پر مکتوب ہوگا اور اس میں اس کے لئے خدمتگار باندیاں اور غلمان ہوں گے اور وہ اس سے تہلیل وتکبیر کے ساتھ ملاقات کریں گے اور اس کے آنے سے خوش ہوں گے اور رضوان آئے گا اور اولیاء کے لئے تخلیہ کرے گا اور ہر ولی کے لئے ایک قبہ ہوگا جس میں دلہن ہوگی اور اس کے جسم پر حلے اور زیور ہوں گے اور وہ ولی سے کہے گی "اے اللہ کے ولی تمہاری ملاقات کے لئے میرے شوق نے طول کھینچا ہے اب اس اللہ کا شکر وحمد ہے جس نے مجھے اور تمہیں ایک جگہ جمع فرمایا" اس کے جواب میں وہ ولی مومن کہے گا کہ "اے اللہ کی بندی، تم مجھے کیسے پہچانتی ہو، حالانکہ آج کے دن سے پہلے تم نے مجھے دیکھا تک نہیں وہ دلہن کہے گی، اللہ تعالیٰ نے مجھے

تمہارے لئے پیدا فرمایا اور تمہارا نام میرے سینہ پر لکھا، اور ان منازل کو تمہارے لئے اس نے پیدا فرمایا، اور ان کے دروازوں پر تمہارا نام لکھا اور ان تمام باندی اور غلمان کو تمہارے لئے پیدا کیا اور ان کے رخساروں پر تمہارا نام لکھا، جو رخسار پر تل سے زیادہ حسین ہے حالانکہ ابھی تم دنیا میں ہی تھے، اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی عبادت کرتے، نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے اور دن ورات کا طویل حصہ عبادت میں گزارتے تھے اور "اللہ" نے رضوان کو حکم دیا کہ وہ ہمیں اپنے بازوؤں پر اٹھا کر تمہارے پاس لے جائے تو ہم تمہارے پاس پہنچے، اور تمہارے حسین وجمیل افعال دیکھے، رضوان نے ہم سے کہا یہ تمہارا سرتاج ہے، تو ہم نے تمہیں دیکھا اور پہچانا اور جب ہمیں تمہارا اشتیاق ہوتا تو ہم قصور کے دروازوں سے باہر نکل آتے اور ہم رضوان سے کہتے خدا کی قسم! ہم اپنے قصور میں نہ جائیں گے جب تک کہ ہمیں ہمارے سرتاج کو نہ دکھادو، تو رضوان ہمیں اٹھا کر دنیا میں لے جاتا، اور ہر حورا اپنے سردار کو دیکھ لیتی، حالانکہ اسے معلوم بھی نہ ہوتا۔ اگر کوئی حور رات کے اندھیرے میں نماز پڑھتا دیکھتی تو وہ خوش ہوتی، اور وہ اس سے کہتی، خدمت گزاری کئے جاؤ تاکہ تمہاری خدمت ہو، کھیتی اگائے جاؤ تاکہ آخرت میں تم اسے کاٹو۔ اے میرے سرتاج! اللہ تعالیٰ نے تمہارا درجہ بلند کیا اور تمہاری طاعت کو قبول فرمایا ہے۔ اپنے رب جلیل کی خدمت گزاری میں فنا ہونے کے بعد اور اپنی عمر کا طویل زمانہ گزارنے کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں جمع کرے گا اور ہم تم سے ملنے کے شوق میں آس لگائے بیٹھے ہیں۔ یہ کہنے کے بعد ہم جنت میں اپنی منزلوں میں واپس آتے رہے اور تم دنیا میں ہی رہے حالانکہ تمہیں اس کا علم بھی نہ تھا اور دنیا میں کوئی مومن ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ اس کے لئے جنت میں خدام، غلمان اور حوریں ہیں اور وہ سب اسے دیکھتے ہیں۔ مگر وہ مومن نہیں جانتا جب وہ خدمت وعبادت میں ان کو پاتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور جب وہ اسے غفلت میں پاتے ہیں تو غمگین ہوتے ہیں"

اس کے بعد وہ ان باغوں کے پھل لائیں گے جو ان کے لئے ہیں۔ ایک اور فرشتہ داخل ہو گا اس کے ساتھ گٹھری ہو گی اس میں سونے سے مطلا ایک ہزار حلے ہوں گے ان پر ان کے

اسماء عظیمہ لکھے ہوں گے وہ فرشتہ کہے گا اے اللہ کے ولی! "ان حلوں کی طرف دیکھو اگر ان کی صورت تمہیں پسند ہے تو فبہا، ورنہ میں اس صورت میں اسے بدل دوں گا جس صورت کو تم چاہو گے اور پسند کرو گے"۔

اس کے بعد ایک اور فرشتہ آئے گا اس کے ساتھ انواع واقسام کے زیور ہوں گے۔ دنیا کے زیور شور مچاتے اور کانوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں مگر آخرت کے زیور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تسبیح کرتے اور سننے والوں کو اس کی آواز اچھی معلوم ہوتی ہے یہ دیکھ کر مومن ولی اللہ تعالیٰ کے شکر میں سجدے میں چلا جائے گا اس کے بعد وہ فرشتے جو انہیں لے کر آئے نماز صبح کے، نماز ظہر کے، نماز عصر کے، نماز مغرب کے، اور نماز عشاء کے ہدیئے اسے پیش کریں گے اس کے بعد تمام مسلمان، سینیوں اور برتنوں کو فراغت کے بعد جمع کر کے فرشتہ کو واپس دیں گے یہ دیکھ کر فرشتہ ہنسے گا، اور اس سے کہے گا کہ "تم اپنے آپ کو دنیا میں ہوتا گمان کر رہے ہو؟ کہ ہدایا ءکھا جاتے ہو، اور برتنوں کو ہدیہ بھیجنے والے کی طرف لوٹا دیتے ہو؟ اس لئے کہ دنیا والے قلیل چیزوں کے مالک ہیں اور وہ اس کے محتاج ہیں وہ تمہارے لئے برتن میں ہدیئے بھیجیں اور یہ ہدایا ءاور یہ ظروف اس وقت رب عظیم کی جانب سے ہے، جو غنی اور ایسا کریم ہے کہ اس کی ملک میں نہ کمی آتی ہے اور نہ اس کے خزانے ختم ہوتے ہیں وہ رب وہ ہے، جو کسی چیز کے لئے فرماتا ہے کہ "ہوجا" تو وہ ہوجاتی ہے۔ بلاشبہ یہ تمام ظروف اور جو کچھ اس میں ہے۔ تمہارے لئے ہیں اس لئے کہ تم دنیا میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف روزانہ پانچ نمازیں بھیجتے تھے، اب تم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہر دن ورات میں پانچ ہدیئے اس کے بدلے اور جزاء میں حاصل کرو اور جو دنیا میں اللہ عزوجل کی طرف اپنے لئے زیادہ سے زیادہ فرائض ونوافل بھیجے گا حق تبارک وتعالیٰ بھی اس کے لئے پانچ ہدیوں سے اتنا ہی زیادہ بھیجے گا جتنا کہ اس نے عمل کیا ہے"۔ اے میرے حبیب! جس نے رب کی خدمت کی، آخرت میں اس کی خدمت کی جائے گی، اور جس نے دنیا میں کھیتی اگائی، وہ آخرت میں کھیتی کو کاٹے گا اور جو دنیا میں خسارہ میں رہا، وہ شرمندہ ہوگا۔

جنت میں دن اور رات کی کیفیات:۔

ایک صحابیہ عورت نے عرض کیا، یارسول اللہ! کیا جنت میں دن اور رات ہوں گے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! "جنت میں اندھیرا کبھی نہ ہوگا اور عرش الٰہی جنت کی چھت ہے، جس طرح کہ آسمان دنیا کی چھت ہے اور عرش نور سے لبریز ہے اور اسے سبز نور، اور سرخ نور، اور زرد نور اور سفید نور سے پیدا کیا گیا ہے اور عرش کے نور کے رنگوں سے دنیا میں تمام نوروں کی زردی، سبزی، سرخی اور سفیدی متصف ہے اور انوار میں آفتاب کا نور، عرش کے نور سے رائی کے دانہ کی برابر ہے لیکن جنت میں دن ورات کی علامت یہ ہے کہ جب دن گزر جاتا ہے، اور رات آجاتی ہے تو قصور کے دروازوں کو بھیڑ دیا جاتا ہے اور پردوں کو لٹکا دیا جاتا ہے اور مومن پردہ نشین حور اور اپنی بیبیوں کے ساتھ تخلیہ میں شب باشی کرتا ہے اور بعض مومنوں کا تخلیہ خدائے غفور ورحیم کے مشاہدہ کے ساتھ ہوتا ہے، اور جب طلوع ہوتا ہے تو قصور کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں، اور پرندے تسبیح میں چہچہانے لگتے ہیں اور فرشتے انہیں آکر سلام کرتے ہیں اور حق سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے ہدایا ءلاتے ہیں (جیسا کہ ہم نے ذکر کیا) اور ان کے بچے اور ان کے بھائی اور عزیز واقارب ان سے ملاقات کرنے آتے ہیں"۔

ہائے افسوس، ان لوگوں پر جو نار جحیم میں داخل ہوں اور ایسی ابدی نعمتوں سے وہ محروم ہوں۔ (اللہ تعالیٰ یہ نعمتیں کتاب کے مصنف، مترجم، مرتب، ناشرین اور قارئین کو عطا فرمائے، آمین یارب العالمین)

اہل جنت کی آپس میں ملاقات:۔

مومن جب ارادہ کرتا ہے اپنے ساتھی سے ملاقات کرے، تو وہ اپنے تخت پر سوار ہو کر روانہ ہوتا ہے جو کوندنے والی بجلی سے زیادہ سریع السیر ہے اور جب دوسرے کے دل میں خیال آتا ہے تو وہ اپنے فرس جواد کی مانند تخت پر چلتا ہے، تو وہ دونوں جنت کے میدانوں میں ملاقات

کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے باتیں کرتے اور ان باغوں کی سیر کر کے خوش ہوتے ہیں بعد ملاقات وسیر ہر ایک اپنے اپنے مکان وقصر میں لوٹ آتا ہے اور ہر قصر میں بڑے بڑے دریچے ہیں اور ہر دریچہ میں ستر دروازے ہیں اور ہر دروازہ میں سونے کے دو پٹ ہیں۔ ہر دروازہ پر ایک درخت ہے اس کا تنا سرخ مرجان کا ہے، اس میں ستر ہزار شاخیں ہیں اور ہر شاخ میں ستر ہزار موتی ہیں۔ کوئی انڈے کی مانند ہے کوئی چنے کے برابر ہے اور کوئی اس سے چھوٹا اگر وہ چاہیں تو بڑا لے لیں اور اگر وہ چاہیں تو چھوٹا توڑلیں، اور جو بھی موتی توڑیں گے اس کی جگہ دو موتی نکل آئیں گے اور ایک درخت زمرد بھرا ہوگا اور ایک درخت یاقوت بھرا وہ جو چاہیں لے کر پہنیں اور ان درختوں کے اوپر سبز پرندے ہیں اور ہر پرندہ مثل اونٹ کے ہے وہ ان شاخوں پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، اے اللہ کے ولی جنت کے پھلوں کو کھاؤ، اور اس کی نہروں سے سیرابی حاصل کرو، سب اپنے ہی ہیں پھر وہ دسترخوان پر قدرت الٰہی سے آگرتے ہیں، کچھ حصہ بھنا ہوا ہوتا ہے اور کچھ قلیہ، کچھ حصہ شیریں پکا ہوتا ہے، اور کچھ ترشہ۔ غرض یہ کہ مختلف رنگ وذائقہ ہوتے ہیں تو اس میں سے ہر مومن ومومنات اور حورعین کھاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں رہ جاتی ہیں اس کے بعد وہ ویسے ہی ہوجاتے ہیں جیسے کہ قدرت الٰہی سے پہلے تھے اور وہ پرندان شاخوں پر اڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے لگتے ہیں اور وہ حلے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ولیوں کے اشتیاق میں رہتے ہیں کہ کب وہ انہیں پہنیں بلاشبہ یہ تمام قصور وحجر قدرت الٰہی کی وہ صناعی ہے، جو وہ کسی چیز کے لئے حکم فرماتا ہے کہ "ہوجا" تو وہ ہوجاتی ہے اس میں نہ قطع ہے اور نہ وصل۔

جنت میں سواریاں اور خدام:۔

غرض یہ کہ ہر مومن ان قصور میں داخل ہوں گے اور وہاں عیش وعشرت کی زندگی گزاریں گے اور ان میں ستر سال رہیں گے اور وہ ان نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے اور ایک محل سے دوسرے محل کی طرف اور ایک باغ سے دوسرے باغ کی طرف منتقل ہوتے رہیں گے اور فردوس کے گھوڑے سرخ یاقوت کے ہیں، اور ان کی زینیں سبز زمرد کی ان کے دو بازو سونے

کے ہیں اوران کی راسیں چاندی کی، اوران کے دو ہاتھ اور دو پاؤں ہیں وہ کہیں گے اے اللہ کے ولی، مجھ پر سواری کیجئے اگر تم زمین پر چلنا چاہو گے تو میں زمین پر چلوں گا، اور پرواز کرنا چاہو گے تو پرواز کروں گا اوراس میں اسی شان کے ساتھ ناقے بھی ہوں گے جب مومن ان گھوڑوں میں سے کسی ایک پر سوار ہوگا تو وہ گھوڑا باقیوں پر فخر کرے گا اوراس کے ساتھ اس کی بیویوں اور خادموں میں سے جس کو وہ چاہے سوار ہوگا تو وہ ان کے ساتھ ایک ساعت میں ستر سال کی مسافت کی سیر کرے گا اور وسط جنت تک جائے گا اور سونے وموتی کے محل دیکھے گا۔ وہاں جواہرات کے درخت ہوں گے جس میں زیورات کے پھل لگے ہوں گے اوراس کے پتے زیور کے ہوں گے اوران میں کھجوریں ہوں گی اور ہر کھجور مشکیزہ کی برابر ہوگی اور وہ شہد سے زیادہ شیریں ہوں گی جب وہ اس کھجور کو کھائیں گے تو اس کی گٹھلی رہ جائے گی اور ہر دانہ کے وسط سے باندی یا غلام نکلے گا اوراس کے رخسار پر اس کے مالک کا نام لکھا ہوگا جو رخسار پر تل سے زیادہ حسین ہوگا وہ کہے گا۔ السلام علیکم یا ولی اللہ! میرا شوق آپ سے ملاقات کو بہت دراز ہوگیا۔ اس کے بعد ان قصور کے درمیان دودھ کی نہریں اور شہد مصفی کی نہریں دیکھے گا اوران نہروں پر یاقوت کے قبے، موتی کے قبے اور مرجان کے قبے ہوں گے اوران میں کثرت کے ساتھ خدام اور حور وولدان ہوں گے وہ سب کے سب کہیں گے اے اللہ کے ولی! تم سے ملاقات کا شوق عرصہ دراز سے تھا تو وہ مومن ان نعمتوں اوران لذتوں میں اپنی بیوی کے ساتھ ٹھہرے گا مرد عورت کے جمال سے، اور عورت مرد کے جمال سے لطف اندوز ہوں گے، مرد کا نام، عورت کے سینہ پر اور عورت کا نام مرد کے سینہ پر تل سے زیادہ حسین مکتوب ہوگا۔ مرد اپنی صورت کو عورت کی صورت کے نور میں اوراس کے سینہ کے نور میں دیکھے گا اور عورت اپنی صورت کو مرد کی صورت کے نور اوراس کے سینہ کے نور میں دیکھے گی۔ یہ ان انوار کی کثرت کی وجہ سے ہے جو ان پر ہیں وہ اسی حال میں ہوں گے کہ ان کے رب کی طرف سے ہدایا ان کے پاس آئیں گے اور وہ کہیں گے۔ السلام علیکم یا اولیاء اللہ! یہ تمام ہدیئے تمہارے رب کی طرف سے ہیں۔ (**سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار**) (پارہ ۱۳، سورۃ الرعد،

آیت ۲۴) تم پر سلام ہو، بدلہ اس کا جو تم نے صبر کیا کتنا اچھا آخرت کا گھر ہے) تو ان خوانوں کو خدام اٹھائیں گے ان میں بعض خوان موتی کے ہوں گے بعض یاقوت کے اور بعض سونے کے، اور ان کے اندر ظروف ہوں گے جن میں قسم قسم کے کھانے ہوں گے۔ (**ولحم طیر مما یشتھون**) (پارہ ۲۷، سورۃ الواقعہ، آیت ۲۱) اور پرند کا گوشت جس طرح تم چاہو) ان خوانوں کے اوپر جڑے ہوئے موتیوں کے سبز رومال ہوں گے وہ اوراس کی بیوی مل کر ان کھانوں کو کھائیں گے اس لئے کہ نصف ہدیہ اس کا ہے اور نصف اس کی بیوی کا یہ جزاء ہے ان مجاہدوں کی جو اللہ عزوجل کی طاعت میں انہوں نے عمل کئے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کی طرف نظر کر کے لذت پائیں گے اور وہ ولی اوراس کی بیوی حور وولدان اور خدام کے لئے کافی ہوگا وہ خوان نعمت نہ کم ہوں گے اور نہ تغیر واقع ہوگا اور وہ پرندے ان کے سروں پر شاخوں پر بیٹھے حق تعالیٰ کی تحمید وتمجید کے ساتھ ایسی خوش آوازی کے ساتھ نغمہ سنائیں گے کہ وہ خوشی سے وجد میں آجائیں گے اور کسی سننے والے نے اس سے احسن نہ سنا ہوگا اوران کے دائیں اور بائیں فرشتے باتیں کرتے ہوں گے اوران کے رب کی بشارتوں کی خوش خبری سناتے ہوں گے۔

اور جب وہ کھائیں گے تو ان کا کھانا بغیر بھوک کے ہوگا اور جب وہ سیر ہوجائیں گے تو نہ پیشاب آئے گا اور نہ رفع حاجت کی ضرورت ہوگی، بلکہ جب سیر ہوں گے تو مشک سے زیادہ خوشبو دار پاکیزہ پسینہ آئے گا جس کو وہ زیوارت چوس لیں گے جوان کے جسموں پر ہوں گے نہ ان کے لباس پرانے ہوں گے اور نہ ان کی جوانی فنا ہوگی، اور نہ ان کی نعمتیں ختم ہوں گی بلکہ وہ ابدالابدین تک دائمی ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ کے دیدار کی کیفیات اوراہل جنت کے درجات:۔

اس کے بعد حق تبارک وتعالیٰ اپنے دیدار سے مشرف کرنے کے لئے کسی کو ہر جمعہ ایک مرتبہ یاد فرمائے گا، اور کسی کو سال میں ایک مرتبہ اور کسی کو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور کسی کو ہر تین سال میں ایک مرتبہ بلائے گا اور کچھ لوگ ایسے ہوں گے جن کو ساری مدت میں ایک ہی مرتبہ دیدار

نصیب ہوگا یہ فرق ان کی ان منزلتوں کے اعتبار سے ہے۔ جو بارگاہ الٰہی میں ہیں، جیسی انہوں نے دنیا میں حق سے محبت وخدمت گزاری کی ہوگی۔ اب رہے وہ لوگ جن کو ہر جمعہ دیدار الٰہی سے مشرف کیا جائے گا وہ ہیں جنہوں نے اپنی جوانیوں کو بچپنا چھوڑ کیا اور بالغ ہونے کے بعد سے دنیا سے رخصت ہونے کے وقت تک اپنی عمروں کو رب کی طاعت میں خدمت میں فنا کر دیا اور وہ لوگ جن کو ہر مہینہ ایک مرتبہ مشاہدہ ہوگا یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے رب کی طاعت کی مگر ان میں جوانی کی رمق موجود رہی اور وہ لوگ جن کو سال میں ایک مرتبہ دیدار ہوگا وہ ہیں جنہوں نے اپنی عمر کے آخری حصہ مین اپنے رب کی طاعت وخدمت گزاری کی اور وہ لوگ جو اپنے رب کا دیدار ساری مدت میں صرف ایک مرتبہ کریں گے ان میں کچھ تو وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی ساری عمر کو معاصی میں غرق وفنا کر دیا، اپنے رب سے انہوں نے محبت نہ رکھی، مگر جب توبہ کی، تو وہ رب سے غافل نہ رہے مگر ایسے لوگ اہل جنت میں کم سے کم درجے کے ہیں۔

(تو اے بندگان خدا! اپنی جوانی کے دنوں میں طاعت کی طرف سبقت کرو، اوراپنے رب کے دیدار کے شوق میں اس کی خدمت وطاعت بجالاؤ اس لئے کہ اس کے لئے ایک دن ہے)

اہل جنت کے دوسردار آقائے دو جہاں ﷺ اور سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا وسلام اللہ علیہا:۔

حق تبارک وتعالیٰ اپنے اولیاء کو اس دن تجلی سے سرفراز فرمائے گا اوراس کے دیدار سے مشرف ہونے کی صورت یہ ہوگی کہ جب جمعہ کا دن ہوگا، اہل جنت میں اس دن کا نام "یوم المزید" ہے، تو اللہ تعالیٰ اپنے حضور سے قصور کے دروازہ کی طرف سیب بھیجے گا۔ ہر ولی کو ایک ایک سیب سلام عرض کرے گا جب ولی اس سیب کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا تو فوراً اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے اوراس کے وسط سے ایک حور نکلے گی، اس کے ساتھ ایک خط ہوگا جس پر مہر لگی ہوگی وہ حور کہے گی "السلام" تمہیں اپنے سلام سے نوازتا ہے یہ اس کا خط تمہارے نام ہے تو وہ اسے

کھولے گا اس میں لکھا دیکھے گا "یہ خط اللہ عزیز وعلیم کی طرف سے فلاں بن فلاں کے نام ہے بے شک میں تمہیں دیکھنے کا مشتاق ہوں، تو تم میری ملاقات کو آؤ، اگر تم مجھ سے ملاقات کا اشتیاق رکھتے ہو" وہ ولی یہ دیکھ کر کہے گا، میں کس لائق ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں پوچھے یہ تو سراسر حق سبحانہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہی ہے، جب کہ میرا آقا ومولیٰ میرا مشتاق ہے تو میں اس کے حضور میں حاضری کا بہت زیادہ مشتاق ہوں۔ پھر تمام نجبا، مرد اور تمام پردہ نشین عورتیں سوار ہوں گی اور تمام مرد سید عالم سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے حضور، اور تمام عورتیں سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حضور میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوں گے اور نبی کریم ﷺ براق پر سوار ہوں گے۔ اور لواء الحمد لہرایا جائے گا وہ علم چار ہزار سبز سندس کے پھریروں کا ہوگا اوراس پر نوری خط سے مکتوب ہوگا۔ "**امۃ مذنبۃ و رب غفور**" "یہ امت گنہگار ہے اور رب بخشنے والا ہے اس علم کو نوری عمود پر باندھیں گے اور فرشتے نبی کریم ﷺ کے سر اقدس پر لہرائیں گے۔

اس کے بعد امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے سادات کرام اس کے پیچھے چلیں گے یہ عظیم لشکر اپنے گھوڑوں پر سوار ہوگا، ان کے ہاتھوں میں "رایات الوصال" (یعنی قرب و وصل کے جھنڈے) ہوں گے۔ اور وہ سب اس شان سے روانہ ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کے قصر کی طرف آئیں گے۔ حضرت آدم پوچھیں گے یہ کون حضرات ہیں؟ فرشتے کہیں گے، یہ آپ کے فرزند جلیل الشان محمد مصطفیٰ ﷺ اوران کی امت اخیار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دیدار کے لئے بلایا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے اے میرے حبیب اے محمد علیک الصلوٰۃ والسلام، ٹھہریے میں حاضر ہوتا ہوں کیوں کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے مجھے بھی یاد فرمایا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام آئیں گے اوران کی اولاد میں سے حضرت شیث، ہابیل، ادریس اور صالحین گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف چلیں گے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام گھوڑوں کو ہنہنانے اور فرشتوں کے بازوؤں کے پھڑ پھڑانے کی آوازسنیں گے تو پوچھیں گے، یہ کون حضرات ہیں؟ فرشتے کہیں گے، یہ آپ کے بھائی محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ یہ سن کر وہ عرض

کریں گے اے میرے حبیب اے محمد! علیک الصلوٰۃ والسلام ٹھہریئے میں بھی چلتا ہوں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی یاد فرمایا ہے تو موسیٰ علیہ السلام مع اپنی قوم کے صالح بندوں کے ساتھ روانہ ہوں گے اور حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پوچھیں گے یہ کیسا شور ہے؟ فرشتے کہیں گے، یہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سواری ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار کے لئے بلایا ہے یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے قصر سے باہر آئیں گے اور عرض کریں گے! اے میرے حبیب اے محمد! علیک الصلوٰۃ والسلام انتظار فرمایئے میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے یاد فرمایا ہے اس کے بعد یہ سب کے سب ہمارے آقا سید عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کے "لواء الحمد" کے نیچے مشاہدہ (دیدار) باری تعالیٰ کی طرف چلیں گے۔ مرد گھوڑوں پر سوار ہوں گے اور عورتیں ہودج پر ہوں گی اور جب منزل مقصود پر پہنچیں گے تو فرشتے عورتوں کو سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے قرب میں پہنچا دیں گے اور مرد نبی کریم ﷺ کے جلو میں اور وہ سب ایسے میدان میں ٹھہریں گے جس کی مٹی مشک کی ہوگی۔ اس کا نام "حضیرۃ القدس" ہے اس میدان میں بکثرت کرسیاں یاقوت سے نصب ہوں گی اور کچھ کرسیاں سونے سے اور کچھ چاندی سے اور ان کرسیوں کے اوپر سبز مراتب ہوں گے اور یہ تمام کرسیاں نور کی ہوں گی۔ پھر فرشتے ان کے ہاتھ تھام کر ہر ایک کو ان کے مرتبے کے مطابق بٹھائیں گے اور بکثرت حضرات ان کرسیوں پر بیٹھیں گے اور کچھ لوگ مشک کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے، جیسی بھی ان کی منزلت اور ان کا درجہ بارگاہ رب العزت میں ہوگا۔

اس کے بعد حق سبحانہ تعالیٰ ایک ایک مرد اور ایک ایک عورت پر جلوہ گر ہو کر سلام سے سرفراز فرمائے گا تمام نیک بیبیاں سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس سفید موتی کے ایوان میں درخت طوبیٰ کے نیچے بیٹھی ہوں گی ان کے لئے درجوں کے مطابق کرسیاں نصب ہوں گی۔ (ہم اللہ تعالیٰ سے تمنا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے اس نعمت سے سرفراز فرمائے آمین)۔ اور حق سبحانہ تعالیٰ ایک ایک مرد و عورت کے پاس تجلی فرما کر ان کو سلام سے سرفراز

فرمائے گا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا! "میرے بندو میرے ولیو، میرے طاعت گزارو، میرے خدمت گزارو، اور مجھ سے محبت رکھنے والو، تم کو مرحبا۔ اے میرے فرشتو! ان کی ضیافت کرو"، تو فرشتے ان کے لئے موتیوں کے خوان لائیں گے ان میں قسم قسم کے کھانے ہوں گے جب وہ کھانے سے فارغ ہو جائیں گے تو حق سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں کو مرحبا اے میرے فرشتو! اب انہیں پلاؤ۔ تو فرشتے سونے کے پیالے پیش کریں گے جو سرخ یاقوت سے مکلل ہوں گے اور پیالہ میں شراب طہور کی قسم سے ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے (وسقاهم ربهم شرابا طهورا) (پارہ ۲۹، سورۃ الدھر، آیت ۲۱) ان کا رب ان کو شراب طہور پلائے گا) تو ان میں سے ہر ایک پیالہ لے گا اور اس سے شراب طہور نوش کرے گا یہاں تک کہ وہ سیراب ہو جائیں گے وہ پیالہ عرض کرے گا اے اللہ کے ولی! اگر تم نے مجھ سے دودھ نوش فرمایا ہے، تو اب مجھ سے شراب طہور نوش کیجئے، اور اگر تم نے مجھ سے شراب طہور نوش کیا ہے، تو اب مجھ سے شہد مصفّٰی نوش کیجئے تو وہ اس سے اتنا پئیں گے، کہ وہ سیراب ہو جائیں گے۔ اس کے بعد فرشتے کہیں گے ہمارے رب نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس پیالہ سے انواع واقسام کی شراب طہور پلائیں جو ستر رنگوں میں ہیں اور ہر رنگ دوسرے سے لذیذ تر ہے جب وہ خوب سیر ہو جائیں گے تو حق سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا "میرے بندوں، میرے طاعت گزاروں، میری خدمت بجالانے والوں، اور مجھ سے محبت کرنے والوں کو مرحبا"۔ "اے میرے فرشتو! فواکہ سے ان کی تواضع کرو"، تو فرشتے سونے کے طباقوں میں انہیں پیش کریں گے ان میں رنگارنگ کے پھل ہوں گے جب وہ کھا چکیں گے تو اللہ عزوجل فرمائے گا "میرے بندوں میرے طاعت گزاروں اور مجھ سے محبت کرنے والوں کو مرحبا" "اے میرے فرشتو! انہیں خوشبو میں بساؤ" تو فرشتے عرش کے نیچے سے "سفید مشک اذفر" لے کر انہیں پیش کریں گے، اور وہ انہیں ملیں گے اس کے بعد حق تبارک وتعالیٰ فرمائے گا! "میرے بندوں اور میرے طاعت گزاروں کو مرحبا"۔ "اے میرے فرشتو! انہیں خلعت پہناؤ"، تو فرشتے سبز، سرخ، زرد اور سفید خلعتیں ایسے نور رحمٰن سے چمکتی ہوئیں کہ اگر اللہ سبحانہ تعالیٰ لوگوں کی نگاہوں کی حفاظت

نہ فرماتا تو اس خلعت کے نور سے ان کی آنکھوں کا نور یقیناً جاتا رہتا ان کو لے کر ہر ایک کو خلعت پہنائیں گے اس کے بعد اللہ سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا، "میرے بندوں، میرے طاعت گزاروں، اور مجھ سے محبت رکھنے والوں کو مرحبا"۔ "اے میرے فرشتو! انہیں زیور پہناؤ" تو وہ بڑھ کر انھیں ہر قسم کے زیورات پہنائیں گے۔

اور حدیث پاک میں حوروں کو ان کے آقاؤں پر روکے جانے اور انہیں ان کے تمام احوال سے باخبر کرنے کا سبب یہ ہے کہ ہر ایک حور اپنی ساتھی حور سے پوچھے گی کہ تم نے اپنا آقا کو کس عمل پر قائم پایا ہے؟ وہ جواب میں کہے گی، میں نے انہیں نماز پڑھتے، روتے اور بارگاہ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے پایا ہے اور دوسری حور کہے گی میں نے اپنے سردار کو سوتے ہوئے پایا ہے دوسری کہے گی، میرا آقا تو کثیر مجاہدہ میں ہے اور تمہارا آقا کثیر غفلت میں ہے، غالباً تم بھی میرے آقا کی میراث بن جاؤ گی وہ حور اس سے کہے گی "حاشا اللہ!" میرا آقا مجھ سے جدا ہو۔ اللہ عزوجل ہمارے اور اس کے درمیان کبھی جدائی نہ ڈالے گا اور نہ میں محروموں میں سے ہوں گی۔

اب اگر بندہ اللہ تعالیٰ کی طاعت سے کوتاہی اور روگردانی کرتا ہے اور معصیت میں گر پڑتا ہے، تو اللہ تعالیٰ قصور سے اس کا نام مٹا دیتا ہے اور دوسرے اہل جنت اس کے منازل اور اس کے خدام کے حق دار ہو جاتے ہیں اور اگر بندہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طاعت پر قائم رہتا ہے تو وہ ابدی نعمتوں کا مستحق بن جاتا ہے۔

تو اے اللہ کے بندو! باب حق کو مضبوطی سے تھام لو، اور توبہ کو تازہ بہ تازہ کرتے رہو اور رب العزت کے حضور میں گریہ وزاری کرتے رہو، تاکہ احباب کی ملاقات کے ساتھ جنتیوں میں بہرہ ور ہو سکو۔

والله اعلم بالصواب واليه المرجع والماب و صلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تسليما كثيرا الى يوم الدين والحمد لله رب العلمين

مطبوعات انجمن ضیاء طیبہ

۱۔ ''ضیاءِ طیبہ'' (قصیدہ بردہ شریف وقصیدہ محمدیہ ﷺ)
۲۔ ''ضیاءِ درود'' (متعدد درود شریف کا مجموعہ)
۳۔ ''سامانِ بخشش'' (مختلف نعتوں کا مجموعہ)
۴۔ ''ضیاءِ حج'' (حجاج کرام کی راہنمائی کیلئے، مرتبہ: مولانا نسیم احمد صدیقی)
۵۔ ''کس کیلئے اللہ ہی کافی ہے؟ (مرتبہ: مولانا نسیم احمد صدیقی)
۶۔ ''مسلک: کیا؟ کیوں؟ کونسا؟ (مرتبہ: مولانا نسیم احمد صدیقی)
۷۔ ''وسلیہ: کیا؟ کیوں؟ کیسے؟ (مرتبہ: علامہ نسیم احمد صدیقی)
۸۔ ''ضیاءِ میلاد النبی: (شیخ الحدیث علامہ منظور احمد فیضی مدظلہ کے خطاب کو مولانا نسیم احمد صدیقی نے کتابی شکل میں ترتیب دیا ہے۔)
۹ تا ۲۰۔ ''ضیائے محرم الحرام تا ضیائے ذوالحجہ (بارہ عدد رسائل: متعلقہ مہینے کی فضیلت، خصوصی عبادات ومعمولات، تاریخی واقعات اور اعراس بزرگان دین کی تواریخ کو تحقیق وجامعیت سے مولانا نسیم احمد صدیقی نے ترتیب دیا ہے۔
۲۱۔ ''آیئنہ عشق رسول میں دو عکس: صدیق اکبر اور ہم'' (مؤلف: مولانا نسیم احمد صدیقی)
۲۲۔ ''اس صدی کا مجدد کون''؟ (مؤلف: مولانا نسیم احمد صدیقی)
۲۳۔ ''لوگ کیا کہیں گے''؟ (مؤلف: ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب)
۲۴۔ ''معراج، سیرگاہ مصطفیٰ ﷺ کہاں سے کہاں تک؟ (مؤلف: نسیم احمد صدیقی)
۲۵۔ ''اسلامی اخلاقیات اور ہماری ذمہ داریاں (مؤلف: مولانا نسیم احمد صدیقی)
۲۶۔ ''رسول اللہ ﷺ کا حج'' (مؤلف حضرت علامہ مفتی محمد خان قادری صاحب)
۲۷۔ ''امام احمد رضا اور احترام سادات'' (مؤلف حضرت سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب)